﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26

جمعۃ المبارک 08/فروری 2019ء

02 جمادی الثانی 1440 ہجری قمری ❁ 08/تبلیغ 1398 ہجری شمسی

شمارہ 06

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 25 جنوری تا 03 فروری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گونا گوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے :

❁...**25/جنوری بروز جمعۃ المبارک**: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر، چند بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ فرمایا۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁...**26/جنوری بروز ہفتہ**: آج نمازِ ظہر سے قبل دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ مجلس انصار اللہ سویڈن کے ایک وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے ان کے ملکی اور جماعتی حالات کے مطابق زرّیں نصائح اور روہنمائی سے نوازا۔

☆...حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 4 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ نیز تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1۔ عزیزہ حنا رحمان (واقفہ نَو) بنت مکرم عبد الرحمان صاحب (کوٹلی، آزاد کشمیر) ہمراہ مکرم حسیب احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ سیالکوٹ) ابن مکرم محمد ایوب صاحب (کوٹلی، آزاد کشمیر)۔ 2۔ عزیزہ مریم منور بنت مکرم منور احمد صاحب (سیالکوٹ) ہمراہ مکرم عبد الباسط صاحب (مربی سلسلہ۔ طاہر فاؤنڈیشن) ابن مکرم عبدالحمید صاحب (ربوہ)۔ 3۔ عزیزہ درِّ شہوار احمد بنت مکرم سعید احمد صاحب (بیلجئم) ہمراہ مکرم شہزاد مطیع صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مطیع الرحمان صاحب (مانچسٹر)۔ 4۔ عزیزہ سِیتی مریم صدیقہ بنت مکرم عمر فاروق احمدی صاحب (انڈونیشیا) ہمراہ مکرم یاسر احمد وسیم صاحب ابن مکرم وسیم احمد ناصر صاحب (کارکن دفتر امام مسجد فضل لندن)۔

❁...**27/جنوری بروز اتوار**: آج نمازِ ظہر سے قبل دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی نیشنل عاملہ اور ریجنل و مقامی صدرات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے ان کے ملکی اور جماعتی حالات کے مطابق زرّیں نصائح سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

☆...آج نمازِ عصر کے بعد مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی نیشنل عاملہ و زعماء نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے زرّیں نصائح سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔

❁...**28/جنوری بروز سوموار**: نمازِ عصر کے بعد حضورِ انور نے ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

❁...**29/جنوری بروز منگل**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ خدیجہ بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب۔ ربوہ۔ حال Clapham یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 7 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁...**31/جنوری بروز جمعرات**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ نرگس ناہید صاحبہ (اہلیہ مکرم عزیز اللہ صاحب۔ مورڈن، یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 5 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁...**یکم/فروری بروز جمعۃ المبارک**: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر، جنگ یمامہ میں شہادت کا عظیم مرتبہ پانے والے بدری صحابی حضرت ابو حذیفہؓ بن

...باقی صفحہ 15 پر...

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”طاقتور وہ نہیں جو (مقابل کو) پچھاڑ دینے والا ہو، طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

(متفق علیہ)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ کیونکہ اَلۡاِسۡتِقَامَۃُ فَوۡقَ الۡکَرَامَۃِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اُس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدّد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے اور اُس کی تین قسم ہیں۔ امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنّہ۔ امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا۔ اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گِر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بُزرگ کو کُتّے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اُسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اُس نے جواب دیا۔ بیٹی۔ اِنسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مِثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقرّبوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا۔ مگر اُن کو اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اُس انسان کامِل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو بہت بُری تکلیفیں دی گئیں۔ اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلقِ مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کِیا۔ اُن کے لئے دُعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عِزّت اور جان کو ہم صحیح سلامت رکھیں گے۔ اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ حضور کے مخالف آپ کی عزّت پر حرف نہ لا سکے۔ اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں میں گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 102-103 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس شمارہ میں:

☆...خطبہ نکاح فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (02) ☆...عہدِ وفا (02) ☆...جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں (03) ☆...مسجد فضل لندن میں تقاریب آمین (04) ☆...خطبہ جمعہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/جنوری 2019ء (05) ☆...حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ (09) ☆...حضور انور کا دورہ امریکہ 2018ء (11) ☆...جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد (16) ☆...مختصر عالمی جماعتی خبریں (19) ☆...تعارف کتاب 'سوشل میڈیا' (21) ☆...الفضل ڈائجسٹ (22) ☆...اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب (اردو ترجمہ) (24)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 03 جنوری 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ امۃ الحئی صدیقی (فلوریڈا امریکہ) بنت مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کا ہے جو عزیزم سفیر احمد نجم (واقف نو) ابن مکرم نصیر احمد نجم کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا بچی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کی بیٹی ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید جو تھے یہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے نواسے تھے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب وہ تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ تقریباً ساری زندگی گزاری۔ یورپ کا جو سفر تھا اس میں بھی ساتھ تھے اور بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے اپنا خدمت کا حق ادا کیا۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید کے والد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی ایک بڑا لمبا عرصہ ضلع تھر پارکر کے امیر رہے اور بڑی خدمات انجام دیں۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ شوریٰ میں میں نے دیکھا ہے بہت ٹھوس اور صائب رائے دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کو میر پور خاص یا تھر پارکر کی جماعتوں نے امیر کے طور پر منتخب کیا اور انہوں نے بھی اپنی امارت کا حق ادا کیا۔ باوجود اس کے کہ ڈاکٹر تھے۔ مصروف الاوقات تھے۔ ان کا میر پور خاص میں بڑا اچھا ہسپتال تھا لیکن جماعتی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہوتے۔ اور تھر پارکر کی دیہاتی جماعتیں ہیں، ہر جماعت تک پہنچتے تھے۔ خاص طور پر ان حالات میں جو 1984ء کے بعد ہوئے ہیں۔ بڑی گہرائی میں جا کر ہر فرد جماعت سے انہوں نے رابطہ رکھا۔ ان کی تکالیف کو جانا اور ان کا مداوا کیا۔ پھر ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے مریضوں کی بھی بے انتہا خدمت کی۔ اور ایک خوبی ان کی یہ تھی کہ جتنے چاہے مرضی تھکے ہوں ہمیشہ مریض سے بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ بعض غریب مریضوں کا نہ صرف مفت علاج کرتے تھے بلکہ اپنے پاس سے ان کو خرچ بھی دیتے تھے اور یہی چیز دشمنان احمدیت کو تکلیف دیتی تھی۔ غیر از جماعت بھی ان کے بڑے گرویدہ تھے، بہت پسند کرتے تھے۔ اور ان کا ہسپتال وہاں بہت مشہور تھا۔ دوسرے غیر از جماعت مختلف سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی ان کے ہسپتال میں آیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک نے ان کی تعریف کی کہ ان کے ہسپتال میں کام کرنے کا، ان کے ساتھ رہنے کا ایک اپنا مزہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پس یہ بچی اس خاندان کی ہے جو ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے جماعت کی خدمت کرنے والا خاندان ہے اور شہید کی بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس بچی کی یہ نئی زندگی جو وہ شروع کرنے جا رہی ہے اس کو برکتوں سے بھر دے اور ان کے آباؤ اجداد کی، باپ کی، ماں کی دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں۔

لڑکا بھی وقف نو ہے اور ڈاکٹر بن رہا ہے۔ اور وقف نو کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف واقف نو ہونا، نام لگانا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت اگر کہے کہ کسی چیز میں سپیشلائز کرنا ہے تو وہ کرنے کے بعد پھر اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کرے اور بے نفس ہو کر خدمت دین کرے۔ اس کے بغیر صرف کہہ دینا کہ میں واقف زندگی ہوں کوئی فائدہ نہیں۔ اب یہ ڈاکٹر منان صدیقی کی مثال میں نے دی۔ ان کے والد کی مثال دی۔ یہ لوگ وقف نہیں تھے لیکن انہوں نے وقف سے بھی بڑھ کر جماعت کی بھی خدمت کی اور انسانیت کی بھی خدمت کی۔ اسی طرح ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب وہ تو ایک لحاظ سے وقف زندگی تھے۔ بلکہ ایک لحاظ سے کیا، میرا خیال ہے وقف زندگی ہی تھے۔ کیونکہ ساری زندگی انہوں نے جماعت کی خدمت میں ہی گزاری ہے۔ اور یہ لوگ بڑے بے نفس ہو کر خدمت کرنے والے تھے۔ پس اس لحاظ سے اس عزیز بچہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ڈاکٹر بننے کے بعد جماعت کیلئے اور انسانیت کیلئے اپنی زندگی کو مکمل طور پر وقف کرے۔

اور اسی طرح دونوں لڑکا اور لڑکی اور ان کے خاندان یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمیشہ رشتے بابرکت اس وقت ہوتے ہیں جب ایک دوسرے کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ان کی طرف توجہ دی جائے۔ جس طرح لڑکی کے حقوق ہیں اسی طرح لڑکے کے بھی حقوق ہیں۔ جس طرح لڑکی کی ذمہ داریاں ہیں اسی طرح لڑکے کی بھی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پس دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ گو بے شک پہلے ان خاندانوں میں دوستانہ تعلقات تھے لیکن اب رشتہ قائم ہونے کے بعد اس تعلق میں ایک ایسی تبدیلی آنی چاہئے جو ہر لحاظ سے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے والی ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کا بھی اور خاندانوں کا بھی لحاظ رکھنے والی ہو۔ اور اسی بات کی اللہ نے ہمیں نکاح کے خطبہ میں بار بار تلقین فرمائی ہے کہ تقویٰ قائم کرو گے تو تم لوگ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو گے۔ تم لوگ ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی قائم رکھو گے۔ تم لوگ ایک دوسرے کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے ہو گے۔ اور پھر اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسے انعام سے نوازے گا کہ تم کل پر نظر رکھتے ہوئے نہ صرف اپنی کل سنوارو گے، اپنے اعمال کو درست کرو گے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی اس نہج پر تربیت کرو گے جو آئندہ دین کی خدمت کرنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ دلہن کے وکیل مکرم منعم احمد نعیم صاحب ہیں۔

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

عہد وفا

یہ جو بس گیا ہے خیال میں کہاں ایسا کوئی جمال ہو
کہ جو دلبری میں ہو بے مثل تو شگفتگی میں مثال ہو!

کوئی جاں فزا سی طمانیت میری روح تک میں اتر گئی
کہ نہ دل میں کوئی طلب رہے نہ ہی تشنگی کا سوال ہو

وہ محبتیں سی محبتیں وہ عنایتیں سی عنایتیں
تیرے بن سکون ملے کہیں کہاں دل کی ایسی مجال ہو

یہ جو عطر بیز فضائیں ہیں یہ مہک اٹھے ہیں جو بام و در
وہ گلاب چہرہ ہے رو برو کہ جو دلکشی میں کمال ہو!

اے مسیحِ پاک کے جانشیں وہی عہد ہے تیرے ساتھ بھی
وہ اطاعتوں کا جو عقد تھا نہ جہاں میں جس کی مثال ہو

کہ یہ جان و مال یہ آبرو نہ کبھی ہوں تجھ سے عزیز تر
نہ متاعِ جاں سے دریغ ہو نہ کسی زیاں کا ملال ہو

وہ جو خادمانہ نیاز تھا وہی حرزِ جان ہے آج بھی
کہ عقیدتوں میں یہ رنگ ہو نہ اخوتوں میں مثال ہو

یہ اسی مسیح کا دور ہے کہ جو عافیت کا حِصار ہے
وہ جو دشمنوں سے بچا سکے کہاں ایسی کوئی بھی ڈھال ہو

ہمیں اپنے رب کا ہے آسرا کہ ہیں ہم اسی کی امان میں
مگر اے معاندِ زشت خو تیرا شر تجھی پہ وبال ہو

جو نصیب ہو تجھے دیکھنا تو اٹھا کے دیکھ حدیث کو
کہ پناہ تجھ سے طلب کریں یہاں بھیڑیوں کا یہ حال ہو

جسے راہِ حق کی تلاش ہو تو وہ آئے بغض کو چھوڑ کر
نہ ہی دِل کے شیشے پہ گرد ہو نہ ہی سوءِ ظن کا وبال ہو

ہیں محبتوں کے سفیر ہم یہاں نفرتوں کا گزر کہاں
نہ جبیں پہ اپنے کوئی شکن نہ ہی دل میں کوئی ملال ہو

یہ سعید روحوں کے قافلے یوں کشاں کشاں ہیں رواں دواں
یہ کریں گے سر نئی رفعتیں کوئی ماہ ہو کوئی سال ہو!

یہ بڑھیں گے شرق سے غرب تک رہیں مشکلات میں خندہ زَن
کبھی ڈگمگائیں نہ راہ میں نہ کسی تھکن کا سوال ہو

یہی جان باز ہیں دین کے یہی ہر محاذ پہ سرخ رو
اسی دین پر ہے نثار سب کہ وہ جاں ہو وقت ہو مال ہو!

یہ خدا کے ہاتھ کا پودا ہے اسے پھیلنا ہے چہار سو
کوئی روک پائے تو روک لے یہ اگر کسی کی مجال ہو!

(مبارکہ ابرار۔ کینیڈا)

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 2

کام کرنے والوں کا فرض

اسی طرح جن لوگوں کے سپرد کام ہو مثلاً یہاں کی جماعت کا امیر مقرر ہے اور اس کے ماتحت اور کام کرنے والے ہیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم چونکہ افسر بنائے گئے ہیں، اس لئے ہم ہی اپنی ہر ایک بات منوائیں گے۔ اپنی بات منوانے کا بہترین طریق یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی کی بھی مان لی جائے۔ اپنی ہی بات منوانے کا وہی موقع ہوتا ہے جبکہ انسان دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ سمجھتا ہو کہ میں اس کے خلاف مان ہی نہیں سکتا۔ ورنہ تھوڑا بہت نقصان اٹھا کر بھی دوسروں کی بات مان لینی چاہیے تا کہ دوسروں کے احساسات کو صدمہ نہ پہنچے۔

مختلف طبائع کا خیال رکھنا ضروری ہے

اسی طرح آپس کے معاملات کے متعلق یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ طبائع مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض سخت ہوتی ہیں اور بعض نرم۔ جو سخت ہوتی ہیں انہیں تھوڑی سی بات پر بھی ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ تو دوسروں کے ساتھ سلوک اور معاملہ کرتے وقت ان کی طبائع کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ انتظام قائم رکھنے کے لیے اسلام میں امیر رکھا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ جس طرح وہ کہے اسی طرح کرو۔ لیکن معاملہ اور سلوک کرنے میں امیر کا یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو حقیر اور ادنیٰ سمجھے۔ حتیٰ کہ محمد ﷺ کو بھی یہ حق نہیں کہ کسی کو حقیر سمجھیں۔ کُجا یہ کہ ان کے خلفاء میں سے کسی کو یہ حق ہو۔ اور پھر کجا یہ کہ ان کے خلفاء کے غلاموں کو یہ حق ہو۔ تو خود نبیوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ دوسروں کو حقیر سمجھیں۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کو ایسا کرنے سے خود بچاتا ہے۔ اور ان کے وہم و گمان میں بھی کسی کی تحقیر نہیں آتی۔

جس پر خدا احسان کرتا ہے وہ اَور جھکتا ہے

تو خدا تعالیٰ جس کو بڑا بناتا ہے وہ خود سب سے نیچے ہو کر رہتا ہے۔ کیونکہ جس کو خدا تعالیٰ کوئی درجہ دیتا ہے اس پر احسان کرتا ہے اور احسان ایک بوجھ ہوتا ہے اور بوجھ سے گردن اونچی نہیں ہوا کرتی بلکہ نیچی رہتی ہے۔ ایک ایسا شخص جس پر خدا تعالیٰ کوئی احسان کرتا ہے اور وہ تکبر کرتا ہے اس کے تکبر کرنے کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے میرا حق تھا یا یہ کہ وہ اس کو اپنے لیے عزت ہی نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ دونوں دھوکے ہیں اور سخت خطرناک دھوکے ہیں جن کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا اَور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیے ہر جگہ کے کارکنوں اور خصوصاً لاہور کے کارکنوں کو جو اس وقت میرے مخاطب ہیں چاہیے کہ تواضع اور فروتنی اختیار کریں اور خیال کریں کہ چونکہ ان کے نام کے ساتھ امیر یا سیکرٹری یا محاسب یا امین یا اور کوئی نام لگ گیا ہے اس لیے وہ اور بھی گِر کر رہیں۔ تا کہ دوسرے لوگوں کو یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اسی کی وجہ سے ان میں تکبر پیدا ہو گیا ہے۔

اسلامی مساوات کی شان

دیکھو! اسلامی مساوات کی بھی کیا شان ہے۔ ایک طرف تو ایک شخص کو بڑھا کر اس درجہ پر پہنچا دیا کہ ہر ایک کو جو اس کے ماتحت کیا گیا ہے اس کے احکام کی اطاعت کرنی چاہیے اور اگر کوئی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہے اور دوسری طرف معاملات میں اس کو اتنا نیچے لاتا ہے کہ کہتا ہے اسے غریب سے غریب انسان کی بھی عزت اور توقیر کرنی ہوگی۔ اور اس کا قدرتی درجہ جس سے وہ عام طور پر فائدہ اٹھاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ امیر ہے اور اس وجہ سے اس کی خاص پوزیشن ہے۔ اس کو بھی چھڑا دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ ایک شخص ان کے پاس آتا ہے اور آ کر کہتا ہے کہ اے عمر! میری بڑی ذلت کی گئی۔ انہوں نے پوچھا کس نے کی۔ اس نے کہا عمرو بن عاص کے بیٹے نے۔ انہوں نے پوچھا کس طرح۔ اس نے کہا گھوڑ دوڑ ہو رہی تھی۔ میرا گھوڑا اس سے آگے بڑھنے لگا تھا کہ اس نے مجھے کوڑا مار کر کہا کہ میں شریف ہوں کیا تو شریف سے بھی بڑھنا چاہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا عمرو بن عاص کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کیا تمہارے بیٹے نے اس شخص کو کوڑا مارا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ تحقیقات کی جائے۔ تحقیقات کی گئی تو بات صحیح نکلی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاص کے بیٹے کو یہ سزا دی کہ جس کو اس نے کوڑا مارا تھا اسی کے ہاتھ میں کوڑا دیا اور کہا کہ مار شریف ابن شریف کو جب وہ مار چکا تو حضرت عمرؓ نے کہا کیا خدا نے جن کو آزاد کیا ہے تم ان کو غلام بناتے ہو۔ یہ ہے اسلامی مساوات۔

> **جس کو خدا تعالیٰ کوئی درجہ دیتا ہے اس پر احسان کرتا ہے اور احسان ایک بوجھ ہوتا ہے اور بوجھ سے گردن اونچی نہیں ہوا کرتی بلکہ نیچی رہتی ہے۔**

یک جہتی کی بنیاد کیا ہے؟

پس ہماری جماعت میں جو لوگ کام کرنے والے ہیں دوسروں پر فرض ہے کہ وہ جو حکم دیں اس کے ماتحت کام کریں۔ لیکن حکم دینے والوں کا یہ فرض ہے کہ کسی پر ایسا بوجھ نہ رکھیں جسے وہ اٹھا نہیں سکتا اور ماتحت کام کرنے والوں کا فرض ہے کہ جن کو کوئی عہدہ دیا گیا ہو ان کی پوری پوری عزت اور توقیر کریں کیونکہ جن کاموں پر انہیں مقرر کیا گیا ہے وہ عزت چاہتے ہیں۔ پھر افسروں کا فرض ہے کہ جو لوگ ان کے ماتحت کیے گئے ہیں ان کی تواضع کریں کہ یہ ان کے کام کے سرانجام پانے کے لیے ضروری ہے۔ پس یہ وہ احکام ہیں جن کا آپ لوگوں کو سنانا ضروری تھا کہ جن کے سپرد کوئی کام کیا گیا ہے۔ ان کی اطاعت کی جائے سوائے کسی صاف شرعی حکم کے خلاف حکم کے۔ اور جن کے سپرد ہیں ان کو چاہیے کہ دوسروں کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھیں اور دوسرے ان کی پوری اطاعت کریں۔ ہوسکتا ہے کہ کبھی سیکرٹری یا محاسب یا اور کوئی عہدہ دار درجہ کے لحاظ سے چھوٹا ہو۔ مگر اس کے احکام کی انہیں اطاعت کرنی چاہیے۔ کیونکہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ چھوٹا نہیں ہے یہ ہے وہ چیز جس پر اسلام ہر ایک مومن کو قائم کرنا چاہتا ہے اور یہی ہے وہ چیز جو اخوت اور یک جہتی کی بنیادوں کو استوار رکھتی ہے اور جب تک کوئی قوم اس پر قائم نہ ہو جائے اس وقت تک اسلام کے حقیقی فوائد حاصل نہیں کر سکتی۔

لاہور میں تبلیغ کی ضرورت

اس کے بعد میں لاہور کی جماعت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں تبلیغ میں بہت سستی ہے۔ اگر ہر شخص اپنا یہ فرض قرار دے کہ میں سال میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بناؤں گا تو ایک سال میں کتنے آدمی بڑھ سکتے ہیں۔ مگر اب تو یہ ہوتا ہے کہ کسی سال ایک بھی آدمی داخل نہیں ہوتا جو کہ بہت ہی افسوس کی بات ہے۔

تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے

ہر ایک احمدی یہ تو سمجھتا ہے کہ تبلیغ ہونی چاہیے لیکن صرف یہ سمجھنے سے تبلیغ نہیں ہو جاتی۔ بلکہ تبلیغ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہر ایک احمدی محسوس کرے کہ مجھے تبلیغ کرنی چاہیے۔ اب تو تبلیغ کرنا ہر شخص دوسرے کا فرض سمجھتا ہے اور اس طرح کوئی بھی اس فرض کو ادا نہیں کرتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا ایک مجمع میں آواز دی جائے کہ پانی لاؤ۔ اس کے جواب میں ممکن ہے کہ ہزار آدمی کے مجمع میں سے کوئی بھی نہ اٹھے اور ہر ایک یہ خیال کرے کہ اور کوئی اٹھے گا۔ لیکن اگر کسی کا نام لے کر کہا جائے کہ پانی لاؤ تو وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوگا تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ایک شخص یہ سمجھے کہ تبلیغ کرنا اور احمدیت کو پھیلانا جماعت فرض ہی نہیں ہے بلکہ فرداً فرداً بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے اور ہر ایک کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ میں سال میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بناؤں گا۔ اگر یہ خیال کر لیا جائے تو بہت عمدگی سے تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ پس اس کے لیے پورے طور پر کوشش کرو تا کہ یہاں کی جماعت ترقی کرے۔ یہ ایک مرکزی جگہ ہے۔

لاہور میں مضبوط جماعت کی ضرورت

اگر یہاں ہماری مضبوط جماعت قائم ہو جائے تو پھر سارے پنجاب کا فتح کرنا ہمارے لیے بہت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ تمدنی طور پر سارے علاقہ پر لاہور کا اثر ہے۔ یہی دیکھ لو پنجاب میں سیاسی خیالات پھیلانے والا کونسا مقام ہے؟ یہی لاہور۔ جب یہاں کے لوگوں میں سیاسی معاملات کے متعلق جوش پیدا ہو گیا تو سارے صوبہ میں پھیل گیا۔ پس جو مقام کسی صوبہ کا دارالامارت ہوتا ہے۔ اس سے سارے صوبہ کے لوگوں کا بہت تعلق ہوتا ہے کوئی مقدمات کے لیے آتا ہے۔ کوئی سفارشوں کے لیے آتا ہے کوئی افسروں سے ملنے کے لیے آتا ہے۔ کوئی ملازمت کے لیے آتا ہے۔ کوئی تجارت کے لیے آتا ہے کوئی اور فوائد حاصل کرنے کے لیے آتا ہے۔ پس اس شہر میں اگر ہماری مضبوط جماعت ہو جائے اور ایسی مضبوط ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو دوسروں سے الگ اور نمایاں طور پر نظر آ جائے۔ دینی کوشش اور سعی کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ تعداد کے لحاظ سے بھی۔ مثلاً جس بازار میں کوئی جائے۔ اور پوچھے یہ دکان کسی کی ہے۔ تو اسے بتایا جائے کہ فلاں احمدی کی ہے اور اگر کوئی پوچھے یہ کونسا وکیل ہے تو اسے بتایا جائے فلاں احمدی وکیل ہے۔ اسی طرح ہر پہلو اور ہر رنگ میں ہماری جماعت کے لوگ ہر ایک شخص کو نمایاں طور پر نظر آنے لگیں تو انشاء اللہ سارے صوبہ میں ہماری بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔

خاص فیضان کا زمانہ

ان خاص نصیحتوں کے بعد میں مردوں اور عورتوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خاص فیضان کے خاص اوقات مقرر ہوتے ہیں۔ اگر وہ وقت جو کسی فیض کے حاصل ہونے کے لیے مقرر ہو۔ یونہی نکل جائے تو پیچھے کچھ نہیں بنتا۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار انسان ایسے ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ ایک صحابیؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ میں بھی ان میں شامل ہوں گا آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر دوسرے نے کہا یا رسولؐ اللہ میں بھی۔ آپ نے فرمایا وہ وقت گزر گیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 271) تو خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے لیے خاص وقت مقرر ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ لوگ دین کو چھوڑ چکے اور اس سے نفرت کرتے بلکہ اس پر ہنسی اڑاتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک رسول کو بھیج کر ہماری اصلاح کی اور ہماری ترقی کے لیے دروازے کھول دئے اس کے متعلق خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے دروازے روز روز نہیں کھلا کرتے تیرہ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد ایک رسول کو دیکھنے کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ دیکھو دنیا میں جب کوئی نئی چیز نکلتی ہے تو کس قدر شوق اور خوشی سے اس کو دیکھا جاتا ہے۔ فونوگراف اور گراموفون جب نکلے تو پہروں لوگ ان کو دیکھنے کے لیے کھڑے رہتے۔ لیکن ان سب سے بڑی چیز بلکہ اس سے بڑی کوئی ہے ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص پیغام لے کر آئے اس کے لیے تو ہر ایک عورت، مرد، بچے، بوڑھے، نوجوان اور نوعمر کا فرض تھا کہ اس کی آواز کو سنتا اور اس کی قدر کرتا۔ لیکن افسوس! دنیا کے اکثر لوگوں نے قدر نہ کی۔ اب اگر ہماری جماعت بھی جس کو خدا تعالیٰ نے قدر کرنے کی توفیق دی ہے وہ بھی اسے پہچاننے کے باوجود قدر نہ کرے تو کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہوگا۔

خدا تعالیٰ کا وہ برگزیدہ انسان تو گزر گیا لیکن چونکہ ابھی زمانہ قریب ہے اس لیے اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہو رہے ہیں۔

خدا کا خاص فضل

میں تو اپنی ذات کو دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ اگر کوئی اجنبی آئے اور مجھ سے ان باتوں کو سنے جو خدا تعالیٰ مجھ پر کھولتا ہے تو سمجھے کہ یہ بڑا عالم ہے۔ لیکن میں اپنے علم اور اپنی پڑھائی کو خوب جانتا ہوں۔ میں دس سال سکول میں پڑھتا رہا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں کسی سال بھی پاس ہوا اور کسی مضمون میں بھی پاس ہوا۔ انٹرنس کے امتحان میں دو تین مضامین میں پاس ہوا تھا جن میں سے ایک عربی تھا۔ یوں میں کبھی اردو میں بھی پاس نہیں ہوا تھا۔ پھر میں حضرت مولوی صاحب کے پاس پڑھنے بیٹھا۔ مولوی صاحب نے بخاری پندرہ دن میں مجھے پڑھائی اور وہ اس طرح کہ فرماتے سناتے جاؤ اگر میں کچھ پوچھتا تو فرماتے پوچھو مت پڑھے جاؤ اسی طرح ایک دو اور کتابیں پڑھیں اور صرف ونحو کی چھوٹی سی کتاب پڑھی گویا ظاہری طور پر میں نے کچھ نہیں پڑھا۔ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ اسلام پر حملہ کرنے والا خواہ کسی علم کا ماہر ہو اور اس علم کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو وہ اعتراض کر کے دیکھ لے۔ اگر اسے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ میں اس سے زیادہ اس علم کو جانتا ہوں تو پھر اعتراض کرے۔ لیکن یہ میری پڑھائی اور میری محنت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس مقام اور رتبہ کی وجہ سے ہے جس پر مجھے کھڑا کیا گیا ہے۔

پھر مجھے لکھنے اور اس سے زیادہ بولنے کی بہت کم عادت ہے۔ کوئی ایک گھنٹہ میرے پاس بیٹھا رہے میں اس سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ میں تکبر کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ مگر میں بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کچھ سوجھتا نہیں۔ اور تقریر کرنے کے لئے تو میں کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ میں خطبہ کو پڑھنے کے لئے جا کر کھڑا ہوتا ہوں لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کہنا ہے۔ پھر تشہد پڑھتا ہوں مگر معلوم نہیں ہوتا کیا کہوں گا۔ پھر سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں۔ اس وقت بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا بیان کروں گا۔ پھر میں بولنا شروع بھی کر دیتا ہوں اور تین چار منٹ تک بولتا جاتا ہوں۔ پھر پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کہوں گا۔ اس کے بعد جا کر اصل مضمون سوجھتا ہے۔ ہمیشہ تو نہیں اکثر دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھڑے ہوتے ہی مضمون سمجھا دیا جاتا ہے ایک دفعہ تو قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑتا کیونکہ دیر تک بولتا رہا مگر یہ معلوم نہ تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ آخر اس حالت سے اس قدر وحشت ہوئی کہ بے ہوش کر گرنے لگا۔ مگر اس وقت معلوم ہوا کہ یہ تو دراصل فلاں مضمون کی تمہید تھی اور پھر میں نے ایسا اعلیٰ مضمون بیان کیا کہ میں خود حیران تھا۔

زمانہ کا اثر

تو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا خاص فیضان نازل ہو رہا ہے اور یہ مت سمجھو کہ یہ ہمیشہ رہے گا۔ رسول کریم ﷺ کا زمانہ نہ رہا تو کون کہہ سکتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت نہ تھا۔ اور حضرت عمرؓ کا زمانہ حضرت عثمانؓ کے وقت نہ تھا اور حضرت عثمانؓ کا زمانہ حضرت علیؓ کے وقت نہ تھا۔ بیشک حضرت ابوبکرؓ خود بھی کامل انسان تھے مگر ان کے زمانہ کو جو فضیلت حاصل ہے اس کی وجہ یہ بھی تو ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زیادہ قریب تھا۔ پھر اس میں شک نہیں کہ حضرت عمرؓ کا درجہ حضرت ابوبکرؓ سے کم تھا اور حضرت عثمانؓ سے زیادہ۔ اس لئے وہ حضرت ابوبکرؓ جیسا انتظام نہ کر سکے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ کی نسبت حضرت عمرؓ کا زمانہ رسول کریم ﷺ سے زیادہ دور تھا۔ یہی حال حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا تھا۔ بیشک ان کا درجہ اپنے سے پہلے خلیفوں سے کم تھا۔ لیکن ان کے وقت جو واقعات پیش آئے۔ ان میں ان کے درجہ کا اتنا اثر نہیں تھا۔ جتنا رسول کریمؐ کے زمانہ سے دور ہونے کا اثر تھا۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے وقت زیادہ تر وہ لوگ تھے جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی۔ لیکن بعد میں دوسروں کا زیادہ دخل ہو گیا چنانچہ جب حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے عہد میں تو ایسے فتنے اور فساد نہ ہوتے تھے۔ جیسے آپ کے وقت میں ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ماتحت میرے جیسے لوگ تھے اور میرے ماتحت تیرے جیسے لوگ ہیں۔ تو لوگوں کی وجہ سے زمانہ میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔

موجودہ زمانہ کی قدر کرو

پس تم لوگ اس زمانہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھو اور یہ مت سمجھو کہ تم پر کوئی بوجھ پڑا ہوا ہے۔ بلکہ یہ سمجھو کہ تمہیں دین کی خدمت کا موقع ملا ہوا ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے وقت کے گزر جانے پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی افسوس کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو کھانسی کی بیماری ہو اور وہ سنگترہ مانگے تو نہیں دیا جاتا۔ لیکن اگر وہ مر جائے تو پیچھے افسوس کیا جاتا ہے کہ ہم نے کیوں نہ اسے سنگترہ دے دیا۔ پس جب نادانی کی باتوں پر بعد میں حسرت اور افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے تو ایسی باتوں پر کیوں افسوس نہ ہوگا جو اپنے اندر بہت بڑی حقیقت اور صداقت رکھتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جب یہ زمانہ گزر جائے تو کوئی کہے کاش! میں اس وقت اپنا سب کچھ خدا کے لئے دے دیتا اور خود ننگا پھرتا۔ تو انسان کو چاہئے کہ کام کرنے کے وقت یہ نہ دیکھے کہ میں نے کتنا کام کیا ہے۔ بلکہ یہ دیکھے کہ اگر یہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا تو پھر کس قدر مجھے حسرت اور افسوس ہوگا۔

پس ہماری جماعت کے خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں ان کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس وقت جو فیضان الٰہی ہو رہے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اب یہ زمانہ جو تیرہ سو سال کے بعد آیا ہے پھر کب آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے نبی عظیم الشان انسان ہوتے ہیں۔ وہ روز پیدا نہیں ہوا کرتے۔ پس تم لوگ اس زمانہ کی قدر کر کے دین کی خدمت کرنے کی کوشش کرو۔ تا کہ خدا تعالیٰ کی اس بارش سے تمہارے گھر بھر جائیں جو دنیا کو سیراب کرنے کے لئے اس نے نازل کی ہے اور اس نور سے بھر پور ہو جاؤ جس کے پھیلانے کا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے۔

(باقی آئندہ......)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن میں تقاریب آمین میں بابرکت شرکت

مکرم عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 15 اور 16 / دسمبر 2018ء بروز ہفتہ اور اتوار بعد از نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دو تقاریب آمین مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئیں جن میں 30 / بچوں اور 30 / بچیوں نے باری باری حضور انور کے قرب میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ تقاریب کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بچوں اور بچیوں کے علاوہ سب احباب (اور نصرت ہال میں موجود خواتین) نے بھی شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریبات آمین تمام شاملین بچوں اور بچیوں اور ان کے والدین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

... ...

وہ خوش نصیب بچے جن کی آمین 15 / دسمبر 2018ء کو ہوئی

... ...

لڑکے	لڑکیاں
1۔ باسل احمد۔ جماعت Mitcham	1۔ عروۃ الوثقیٰ۔ جماعت Kingston
2۔ کاشف وہاب احمد۔ جماعت Mosque South	2۔ وانیہ وقاص۔ جماعت Putney
3۔ طالع تسلیم۔ جماعت Raynes Park	3۔ جاذبہ خلیل۔ جماعت Croydon
4۔ زکریا احمد۔ جماعت Crawley	4۔ صوفیہ احمد۔ جماعت Mitcham Park
5۔ دانیال احمد۔ جماعت East Croydon	5۔ کنزہ کنول۔ جماعت Putney
6۔ سفیر احمد جنجوعہ۔ جماعت Baitul Futuh East	6۔ سبیکہ محمود۔ جماعت Sweden
7۔ مسرور احمد جنجوعہ۔ جماعت Baitul Futuh East	7۔ سیدہ سبیکہ احمد۔ جماعت Islamabad
8۔ نوید ایان۔ جماعت Balham	8۔ شافیہ ناصر۔ جماعت Wimbledon Park
9۔ دانش احمد۔ جماعت Roehampton	9۔ ملاحت منصور۔ جماعت Carshalton
10۔ عاطف محمد۔ جماعت Wimbledon S.	10۔ امل نور جنجوعہ۔ جماعت Stevenage
11۔ خاقان محمود۔ جماعت Sweden	11۔ جاذبہ محسن۔ جماعت Mosque West
12۔ خاقان محمود۔ جماعت Jamia UK	12۔ جاذبہ منان۔ جماعت Norbury
13۔ وجدان احمد۔ جماعت Mosque South	13۔ فرحین شہزاد۔ جماعت Wandsworth
14۔ سفیر احمد۔ جماعت Mosque South	14۔ رافعہ ناصر۔ جماعت Norbury
15۔ دانیال احمد۔ جماعت Mosque South	15۔ فائزہ علی۔ جماعت Putney

... ...

وہ خوش نصیب بچے جن کی آمین 16 / دسمبر 2018ء کو ہوئی

... ...

لڑکے	لڑکیاں
1۔ طلحہ شریف۔ جماعت Mosque East	1۔ تحریم فاطمہ۔ جماعت Wandsworth
2۔ فارس ازیان احمد۔ جماعت Morden	2۔ فیضیہ سمیع۔ جماعت Birmingham
3۔ سید مسرور احمد۔ جماعت Upper Mitcham	3۔ تحمیدہ مشتاق۔ جماعت Mitcham
4۔ محب منیب۔ جماعت Bury St Edmunds	4۔ سلمانہ احمد۔ جماعت Tooting
5۔ خاقان سمیع۔ جماعت Birmingham	5۔ عدیلہ احمد۔ جماعت Tooting
6۔ انیس احمد۔ جماعت Manchester	6۔ مریم طاہر۔ جماعت Putney
7۔ مرزا وجاہت احمد۔ جماعت Glasgow	7۔ صوفیہ ملک۔ جماعت Morden
8۔ سید ابیان شاہ۔ جماعت Croydon	8۔ باسمہ شاہد۔ جماعت Roehampton
9۔ فرخ عالم۔ جماعت Morden Park	9۔ ھبۃ السبوح ملہی۔ جماعت Putney Heath
10۔ جاذب احمد بھٹی۔ جماعت Surbiton	10۔ باسمہ آفتاب۔ جماعت Roehampton
11۔ تمثیل احمد۔ جماعت Thornton Heath	11۔ سدرہ نوید۔ جماعت Morden
12۔ ثمر احمد۔ جماعت Morden	12۔ ھبۃ النور۔ جماعت Liverpool
13۔ اریز احمد۔ جماعت Manchester South	13۔ قرۃ العین۔ جماعت Liverpool
14۔ خاقان محمود۔ جماعت Roehampton	14۔ سبیقہ نعیم۔ جماعت Wandsworth
15۔ مسرور احمد لون۔ جماعت Battersea	15۔ عطیۃ السبوح۔ جماعت Tooting

خطبہ جمعہ

”اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے، زور سے نہیں۔“

ہجرتِ مدینہ کے دوران غارِ ثور میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی خدمت اور سفر میں معیت کی سعادت پانے والے،
وفا کے پتلے، بدری صحابی حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ
جو بئرِ معونہ کے دردناک واقعہ میں شہادت کا عظیم رُتبہ پا کر تاریخ اسلام میں ہمیشہ کے لئے اَمر ہو گئے۔

”اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلندتر کرتا چلا جائے۔“

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 رجنوری 2019ء بمطابق 18 رصلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج میں حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ کا ذکر کروں گا اور ان کا کافی لمبا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔ اسلام کی تاریخ کے بعض اہم واقعات میں بھی ان کا کردار ہے۔ انہیں ان کا حصہ بننے کی توفیق ملی۔ اور وہ واقعات ایسے ہیں جن کی تفصیل بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور قبیلہ اَزْد سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخیافی بھائی طُفَیل بن عبداللہ بن سَخْبَرَۃ کے غلام تھے۔ یہ بھی سیاہ فام غلام تھے۔ اخیافی بھائی وہ ہوتے ہیں جو ماں کی طرف سے بھائی ہوں۔ باپ مختلف تھے۔ آپ اسلام لانے والے سابقین میں شامل تھے۔ پہلے اسلام لانے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں جانے سے قبل اسلام لا چکے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد کافروں کی طرف سے آپ کو بڑی تکالیف پہنچائی گئیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

ہجرت مدینہ کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں تھے تو آپؓ حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حکم دیا تھا کہ بکریاں ہمارے پاس لے آیا کرنا۔ پس آپ سارا دن بکریاں چراتے تھے اور شام کو حضرت ابوبکر کی بکریاں غار ثور کے قریب لے جاتے تھے۔ تو آپ دونوں اصحاب خود بکریوں کا دودھ دوہ لیتے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ۔ جب عبداللہ بن ابی بکر ان دونوں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس جاتے تھے تو حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ ان کے پیچھے پیچھے جاتے تھے تاکہ ان کے قدموں کے نشان مٹ جائیں۔ پتہ نہ لگے کہ حضرت ابوبکر کے بیٹے کہاں جا رہے ہیں، کفار کو کسی قسم کا شک نہ پڑے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر غار ثور سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ حضرت ابوبکر نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ اس وقت ان کو راستہ دکھانے والا بَنُو الدِّیْل کا ایک مشرک شخص تھا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 134 عامر بن فہیرہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ اور حضرت حارث بن اوس بن مُعاذ کے درمیان مؤاخات قائم کروائی تھی۔ حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئرِ معونہ کے موقع پر چالیس سال کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 174 عامر بن فہیرہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت سے قبل سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا تھا جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف دی جاتی تھی جن میں سے ایک حضرت بلالؓ تھے اور حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 319 عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیقؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن ہم حضرت ابوبکر کے گھر ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے، یعنی اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے آرہے ہیں۔ آپؐ ایسے وقت آئے کہ جس میں آپؐ ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! خدا کی قسم آپؐ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے۔ کہتی تھیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے اور جب آپؐ پہنچے تو اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ابوبکر نے اجازت دی۔ آپؐ اندر آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے کہا جو تمہارے پاس ہیں انہیں باہر بھیج دو۔ حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! گھر میں تو صرف آپؐ ہی کے گھر والے ہیں یعنی عائشہؓ اور ان کی والدہ اُمّ رومان۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی میرے ساتھ چلو۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! ساتھ چلنا ہے تو پھر میری ان دو سواری کی اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں قیمتاً لوں گا۔ حضرت عائشہ کہتی تھیں چنانچہ ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان تیار کر دیا اور ہم نے ان کے لئے توشہ تیار کر کے چمڑے کے تھیلے میں ڈال دیا۔ حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت اسماء نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑہ کاٹ کر تھیلے کے منہ کو اس سے باندھا اس لئے ان کا نام ذَاتُ النِّطَاق ہو گیا۔

کہتی تھیں کہ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کے ایک غار میں جا پہنچے اور اس میں تین راتیں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں کے پاس جا کر رات ٹھہرتے اور اس وقت وہ چالاک اور ہوشیار جوان تھے یعنی کہ اچھی ہوش و حواس میں تھے اور اندھیرے میں ہی ان کے پاس سے چلے آتے تھے۔ صبح صبح اندھیرے منہ ہی واپس آ جاتے تھے اور مکہ میں قریش کے ساتھ ہی صبح کرتے تھے جیسے وہیں رات گزاری ہے۔ جو تدبیر بھی ان کے متعلق یعنی کفار کے متعلق سنتے وہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب اندھیرا ہو جاتا تو غار میں پہنچ کر ان کو بتا دیتے۔ مکہ میں جو سارا دن رہتے تھے تو کفار کے جو بھی منصوبے تھے وہ شام کو آپ کو بتایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا غلام عامر بن فُہَیْرَۃ بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک دودھیل بکری ان کے پاس چراتا رہتا اور جب عشاء کے وقت سے کچھ گھڑی گزر جاتی تو وہ بکری ان کے پاس لے آتا اور وہ دونوں تازہ دودھ پی کر رات گزارتے۔ اور یہ دودھ ان دونوں کی دودھیل بکری کا ہوتا۔ عامر بن فُہَیْرَۃ رات کے پچھلے پہر گلّے میں چلا جاتا اور بکریوں کو آواز دینا شروع کر دیتا۔ تین رات تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنو دیل کے قبیلے کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر رکھ لیا تھا اور وہ بنو عبد بن عدی سے تھا۔ بہت ہی واقف کار راستہ بتانے کا ماہر تھا۔ اس شخص نے عاص بن وائل کے خاندان کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ڈبویا تھا اور وہ کفار قریش ہی کے مذہب پر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں نے اس پر اعتبار کیا۔ گو وہ کافر تھا اور قریش کا ہی زیادہ

پروردہ بھی تھا لیکن بہرحال آپؐ نے اس پہ اعتبار کیا اور اپنی سواری کی اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے یہی وعدہ ٹھہرایا کہ وہ تین دن کے بعد صبح کے وقت ان کی اونٹنیاں لے کر غارثور پر پہنچے گا۔ عامر بن فُهَيْرَة اور رہبر ان دونوں کے ساتھ چلے۔ وہ رہبر ان تینوں کو سمندر کے کنارے کے راستے سے لے کر چلا گیا۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب ھجرۃ النبیؐ... الخ حدیث3905)

سراقہ بن مالک بن جُعْشَم کہتے تھے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے ایلچی آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ان دونوں میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرنے لگے اس شخص کے لئے جو ان کو قتل کرے یا قید کرے۔ اسی اثناء میں کہ میں اپنی قوم بنومُدلِج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک شخص سامنے سے آیا۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ کس طرح پکڑا جائے یا قتل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، حضورؐ پر کس طرح حملہ کیا جائے۔ کہتے ہیں یہ باتیں ہماری مجلس میں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص آیا اور آ کر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے تھے۔ کہنے لگا: سُراقہ! مَیں نے ابھی سمندر کے کنارے کی طرف کچھ سائے دیکھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی ہیں۔ سُراقہ کہتے تھے کہ مَیں نے شناخت کر لیا کہ وہی ہیں مگر مَیں نے اسے کہا کہ وہ ہرگز نہیں ہیں بلکہ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے گئے تھے اور اس کی بات ٹال دی۔ پھر میں اس مجلس میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ سُراقہ کو اس وقت لالچ بھی تھا کہ کہیں یہ نہ پیچھے چلا جائے اور پھر یہ انعام کا حق دار ٹھہر جائے۔ تو کہتے ہیں بہرحال میں نے ٹال دیا اور کچھ دیر کے بعد اٹھا اور گھر گیا اور اپنی لونڈی سے کہا کہ میری گھوڑی نکالو۔ وہ ٹیلے کے پرے ہی رہے۔ یعنی پیچھے جو ایک چھوٹا سا ٹیلا تھا اس کی طرف میری گھوڑی لے جاؤ، اور وہیں رکھو۔ وہاں اس کو میرے لئے تھامے رکھو۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ لیا اور اس کو لے کر گھر کے پیچھے کی طرف سے نکلا۔ مَیں نے نیزے کے بھال کو زمین پر رکھا اور اس کے اوپر کے حصے کو نیچے جھکایا اور اس طرح اپنی گھوڑی کے پاس پہنچا اور اس پر سوار ہو گیا۔ یعنی گھوڑی پر سوار ہونے کے لئے اپنا واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ نیزہ کا سہارا لیا اور گھوڑی پر سوار ہو گیا۔ میں نے اس کو چمکایا یعنی تھوڑی سی اس کو تھپکی دی اور اس کو دوڑایا اور وہ سرپٹ دوڑتی ہوئی مجھے لے گئی یہاں تک کہ جب ان کے قریب پہنچا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں اس سے گر پڑا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ جھکا کر میں نے اس سے تیر نکالا اور اس سے فال لی کہ آیا ان کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں یعنی جو میرا قتل کا یا پکڑنے کا ارادہ ہے وہ میں کر سکوں گا یا نہیں۔ کہتا ہے کہ پس وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ یعنی فال میرے خلاف نکلی۔ یہی کہ میں نہیں پکڑ سکتا۔

کہتا ہے میں پھر اپنی گھوڑی پر سوار ہو گیا اور پانسے کے خلاف عمل کیا یا جو بھی فال نکلی تھی اس کے خلاف عمل کیا۔ گھوڑی پھر سرپٹ دوڑتے ہوئے مجھے لئے جا رہی تھی اور اتنا نزدیک ہو گیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سن لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکر کثرت سے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کیا ہوا، جب میں قریب پہنچا تو میری گھوڑی کی اگلی ٹانگیں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئیں اور میں گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑی کو ڈانٹا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اپنی ٹانگیں زمین سے نکال نہ سکتی تھی۔ آخر جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور بڑا زور لگا کر سیدھی کھڑی ہوئی تو اس کی دونوں ٹانگوں سے گرد اٹھ کر فضا میں دھوئیں کی طرح پھیل گئی۔ یعنی اتنی دھنسی ہوئی تھی کہ نکالتے ہوئے زور لگایا تو مٹی جو باہر نکلی وہ اتنی زیادہ تھی کہ لگتا تھا کہ غبار چھا گیا ہے۔ کہتا ہے اب میں نے دوبارہ تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا یعنی وہ جو میں چاہتا تھا اس کے خلاف فال نکلی یعنی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو نہیں پا سکتا۔ تب میں نے انہیں آواز دی کہ تم امن میں ہو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر کہا کہ اب آپ امن میں ہیں اور پھر وہ ٹھہر گئے۔ یعنی اب میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میری بدنیت نہیں ہے۔ کہتے ہیں اب میں اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ جب نیت ٹھیک ہو گئی تو گھوڑی بھی چل پڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی یا وہ لوگ بھی کچھ دیر پیچھے آئے یا ٹھہر گئے۔ کہتا ہے کہ ان تک پہنچنے میں مجھے جو روکیں پیش آئیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بول بالا ہو گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کے متعلق دیت مقرر کی ہے اور مَیں نے ان کو وہ سب چیزیں بتائیں جو کچھ کہ لوگ ان سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یعنی کفار کے جو بھی بد ارادے تھے اس کی ساری تفصیل بتا دی۔ اور پھر میں نے ان کے سامنے زاد اور سامان پیش کیا۔ میں نے کہا کہ یہ سامان ہے۔ آپ سفر میں جا رہے ہیں تو سفر کا کھانے پینے کا کچھ سامان پیش کیا مگر انہوں نے مجھ سے نہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا کہ نہیں۔ انہیں ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی مجھ سے کوئی اور فرمائش کی سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا کہ ہمارے سفر کے متعلق حال پوشیدہ رکھنا یعنی کسی کو بتانا نہ کہ کس راستے سے ہم جا رہے ہیں۔ کہتا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی اور اب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، کہ آپ میرے لئے امن کی ایک تحریر لکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن فُهَيْرَة، یہی جو حبشی غلام تھے اور آزاد تھے سے فرمایا کہ تحریر لکھ دو اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔

ابن شہاب کی روایت ہے کہ عروۃ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں حضرت زبیرؓ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے اور مدینہ میں مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل پڑے ہیں۔ اس لئے وہ ہر صبح حَرَّة میدان تک جایا کرتے تھے اور وہاں آپؐ کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی تھی۔ یعنی دوپہر تک انتظار کرتے تھے، شدید سورج جب چڑھ جاتا تھا تو پھر گرمی کی وجہ سے واپس چلے جاتے تھے۔ وہ اس انتظار میں تھے کہ کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچیں۔ کہتے ہیں ایک دن ان کا بہت دیر انتظار کرنے کے بعد جو لوٹے اور اپنے گھروں پر جب پہنچے تو ایک یہودی شخص اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کے لئے چڑھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سراب ان سے آہستہ آہستہ ہٹ رہا تھا۔ یعنی دور سے ایک ہیولہ نظر آتا تھا لیکن آہستہ آہستہ شکلیں واضح ہوتی گئیں۔ یہودی سے رہا نہ گیا اور بے اختیار بلند آواز سے بول اٹھا۔ اے عرب کے لوگو! مدینہ والوں کو آواز دی کہ یہ تمہارا وہ سردار ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ پتہ تھا اس کو کہ مسلمان روزانہ ایک جگہ جاتے ہیں اور انتظار میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ سنتے ہی مسلمان اٹھ کر اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حرۃ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپؐ انہیں ساتھ لئے ہوئے اپنی داہنی طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں ان کے ساتھ اترے اور یہ دوشنبہ یعنی سوموار کا دن تھا اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ لوگوں سے ملنے کے لئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے۔ اور انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا آئے اور حضرت ابوبکر کو سلام کرنے لگے یہاں تک کہ دھوپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑنے لگی۔ یعنی کافی دیر ہو گئی۔ دھوپ ذرا چڑھ گئی۔ جو ذرا سایہ تھا وہ پرے ہٹ گیا تو حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے محلے میں دس سے کچھ اوپر راتیں ٹھہرے اور وہ مسجد بنائی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

پھر آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپؐ کے ساتھ پیدل چلنے لگے اور وہ اونٹنی مدینہ میں وہاں جا کر بیٹھی جہاں اب مسجد نبویؐ ہے۔ ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ سہیل اور سہل کے کھجوریں سکھانے کی جگہ تھی۔ ایک کھلا میدان تھا جہاں یہ دولڑکے اپنی فصل کی کھجوریں سکھایا کرتے تھے۔ جو دو یتیم بچے تھے۔ یہ بچے حضرت سعد بن زُرَارَة کی پرورش میں تھے۔ جب آپؐ کی اونٹنی نے آپؐ کو وہاں بٹھا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہیں ہماری قیامگاہ ہو گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دولڑکوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کی قیمت دریافت کی تا اسے مسجد بنائیں تو ان دونوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! ہم آپؐ کو یہ زمین مفت دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ زمین مفت لینے سے انکار کیا اور اسے ان سے خریدا اور پھر مسجد بنائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھونے لگے اور جب اینٹیں ڈھو رہے تھے تو ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے:

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ   هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ

کہ یہ بوجھ خیبر کے بوجھ جیسا نہیں بلکہ اے ہمارے رب! یہ بوجھ بہت بھلا اور پاکیزہ ہے۔ نیز فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَة   فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

کہ اے اللہ اصل ثواب تو آخرت کا ثواب ہے۔ اس لئے تُو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب ھجرۃ النبیؐ... الخ حدیث3906)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس واقعہ ہجرت کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ آپؓ نے اسے اپنے مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے اس لئے تھوڑی سی یہ تفصیل بھی مَیں بیان کر دیتا ہوں۔ آپؓ

لکھتے ہیں کہ:

’’آخر مکہ مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔ صرف چند غلام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ مکہ میں رہ گئے۔ جب مکہ کے لوگوں نے دیکھا کہ اب شکار ہمارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے تو رؤساء پھر جمع ہوئے اور مشورے کے بعد انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دینا ہی مناسب ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے آپؐ کے قتل کی تاریخ آپؐ کی ہجرت کی تاریخ سے موافق پڑی۔ جب مکہ کے لوگ آپؐ کے گھر کے سامنے آپؐ کے قتل کے لئے جمع ہو رہے تھے تو آپؐ رات کی تاریکی میں ہجرت کے ارادہ سے اپنے گھر سے باہر نکل رہے تھے۔ (ایک طرف کفار اکٹھے ہو رہے تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کی رہنمائی فرمائی تو اسی وقت آپ باہر نکل رہے تھے۔) مکہ کے لوگ ضرور شبہ کرتے ہوں گے کہ ان کے ارادہ کی خبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مل چکی ہو گی مگر پھر بھی جب آپؐ ان کے سامنے سے گزرے تو انہوں نے یہی سمجھا کہ یہ کوئی اور شخص ہے اور بجائے آپؐ پر حملہ کرنے کے سمٹ سمٹ کر آپؐ سے چھپنے لگ گئے (کہ یہ نہ ہو کہ یہ جو کوئی اَور شخص تھا جا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دے کہ ہم اکٹھے ہو رہے ہیں) تا کہ ان کے ارادوں کی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر نہ ہو جائے۔‘‘ (اس لئے سمٹ رہے تھے۔)

آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’اس رات سے پہلے دن ہی آپؐ کے ساتھ ہجرت کرنے کے لئے ابوبکرؓ کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی۔ پس وہ بھی آپؐ کو مل گئے اور دونوں مل کر تھوڑی دیر میں مکہ سے روانہ ہو گئے اور مکہ سے تین چار میل پر ثور نامی پہاڑی کے سرے پر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے۔ جب مکہ کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے چلے گئے ہیں تو انہوں نے ایک فوج جمع کی اور آپؐ کا تعاقب کیا۔ ایک کھوجی انہوں نے اپنے ساتھ لیا جو آپؐ کا کھوج لگاتے ہوئے ثور پہاڑ پر پہنچا۔ وہاں اس نے اس غار کے پاس پہنچ کر جہاں آپؐ ابوبکرؓ کے ساتھ چھپے ہوئے تھے یقین کے ساتھ کہا کہ یا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس غار میں ہے یا آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ اس کے اس اعلان کو سن کر حضرت ابوبکرؓ کا دل بیٹھنے لگا اور انہوں نے آہستہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا دشمن سر پر آ پہنچا ہے اور اب کوئی دم میں (تھوڑی دیر میں) غار میں داخل ہونے والا ہے۔ آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ابوبکر ڈرو نہیں۔ خدا ہم دنوں کے ساتھ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب میں کہا یا رسول اللہ! میں اپنی جان کے لئے نہیں ڈرتا کیونکہ میں تو ایک معمولی انسان ہوں۔ مارا گیا تو ایک آدمی ہی مارا جائے گا۔ یا رسول اللہ! مجھے تو صرف یہ خوف تھا کہ اگر آپ کی جان کو کوئی گزند پہنچا تو دنیا میں سے روحانیت اور دین کا نام مٹ جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا کوئی پروا نہیں۔ یہاں ہم دو ہی نہیں ہیں تیسرا خدا تعالیٰ بھی ہمارے پاس ہے۔ چونکہ اب وقت آ پہنچا تھا کہ خدا تعالیٰ اسلام کو بڑھائے اور ترقی دے اور مکہ والوں کے لئے مہلت کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مکہ والوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور انہوں نے کھوجی سے استہزاء شروع کر دیا اور کہا کہ کیا انہوں نے اس کھلی جگہ پر پناہ لینی تھی؟ یہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے اور پھر اس جگہ کثرت سے سانپ بچھو رہتے ہیں۔ یہاں کوئی عقل مند پناہ نہیں لے سکتا اور بغیر اس کے کہ غار میں جھانک کر دیکھتے کھوجی سے ہنسی کرتے ہوئے وہ واپس لوٹ گئے۔

دو دن اسی غار میں انتظار کرنے کے بعد پہلے سے طے کی ہوئی تجویز کے مطابق رات کے وقت غار کے پاس سواریاں پہنچائی گئیں اور دو تیز رفتار اونٹنیوں پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی روانہ ہوئے۔ ایک اونٹنی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رستہ دکھانے والا آدمی سوار ہوا اور دوسری اونٹنی پر حضرت ابوبکرؓ اور ان کے ملازم عامر بن فُہَیْرَۃ سوار ہوئے۔ مدینہ کی طرف روانہ ہونے سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ مکہ کی طرف کیا۔ اُس مقدس شہر پر جس میں آپؐ پیدا ہوئے، جس میں آپؐ مبعوث ہوئے اور جس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ سے آپؐ کے آباؤ اجداد رہتے چلے آئے تھے آپؐ نے آخری نظر ڈالی اور حسرت کے ساتھ شہر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے مکہ کی بستی! تُو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے بھی نہایت افسوس کے ساتھ کہا۔ ان لوگوں نے اپنے نبیؐ کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔

جب مکہ والے آپ کی تلاش میں ناکام رہے تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ واپس لے آئے گا اس کو سو (100) اونٹنی انعام دی جائے گی اور اس اعلان کی خبر مکہ کے اردگرد کے قبائل کو بھجوا دی گئی۔ چنانچہ سُرَاقہ بن مالک ایک بدوی رئیس اس انعام کے لالچ میں آپؐ کے پیچھے روانہ ہوا۔ تلاش کرتے کرتے اس نے مدینہ کی سڑک پر آپؐ کو جا لیا۔ جب اس نے دو اونٹنیوں اور ان کے سواروں کو دیکھا اور سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ہیں تو اس نے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑا دیا مگر راستہ میں گھوڑے نے زور سے ٹھوکر کھائی اور سُرَاقہ گر گیا۔ سُرَاقہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنا واقعہ خود اس طرح بیان کرتا ہے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 222 تا 224)

اور پھر وہ ساری تفصیل جو سُرَاقہ کے حوالے سے پہلے بیان ہو چکی ہے وہ آپؓ نے تحریر فرمائی ہے۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ

جب عامر بن فُہَیْرَۃ نے حضورؐ کے ارشاد پر امن کا پروانہ لکھ دیا اور سُرَاقہ کو امن کا پروانہ دیا تو اس وقت جب سُرَاقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سُرَاقہ کے آئندہ حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب سے ظاہر فرما دئے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب کے ذریعہ ظاہر فرمایا کہ آئندہ سُرَاقہ کے ساتھ کیا حالات ہونے ہیں اور ان کے مطابق آپؐ نے اسے فرمایا۔ سُرَاقہ! اُس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سُرَاقہ نے حیران ہو کر پوچھا، کسریٰ بن ہُرمُز شہنشاہِ ایران کے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! آپؐ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔

سراقہ مسلمان ہو کر مدینہ آ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی شان کو دیکھ کر ایرانیوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دئے اور بجائے اسلام کو کچلنے کے خود اسلام کے مقابلے میں کچلے گئے۔ (ایرانیوں نے حملے شروع کئے تھے۔) کسریٰ کا دارالامارۃ اسلامی فوجوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوا اور ایران کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ جو مال اس ایرانی حکومت کا اسلامی فوجوں کے قبضے میں آیا اس میں وہ کڑے بھی تھے جو کسریٰ ایرانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھتے وقت پہنا کرتا تھا۔ سُرَاقہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اس واقعہ کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت اسے پیش آیا تھا مسلمانوں کو نہایت فخر کے ساتھ سنایا کرتا تھا اور مسلمان اس بات سے آگاہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطَب کر کے فرمایا تھا کہ سُرَاقہ! اُس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھ میں کسری کے کنگن ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب اموال غنیمت لا کر رکھے گئے اور ان میں انہوں نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ حضرت عمرؓ کے سامنے، آپؓ کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا وقت جب خدا کے رسول کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ آنا پڑا تھا، وہ سُرَاقہ اور دوسرے آدمیوں کا آپؐ کے پیچھے اس لئے گھوڑے دوڑانا کہ آپ کو مار کر یا زندہ کسی صورت میں بھی مکہ والوں تک پہنچا دیں تو وہ سو اونٹوں کے مالک ہو جائیں گے اور اس وقت آپؐ کا سُرَاقہ سے کہنا کہ سُرَاقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ کتنی بڑی پیشگوئی تھی۔ کتنا مصفّٰی غیب تھا۔ کتنی صاف غیب کی خبر تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے سامنے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو خدا کی قدرت ان کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ انہوں نے کہا سُرَاقہ کو بلاؤ۔ سُرَاقہ بلائے گئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ سُرَاقہ نے کہا۔ اے خدا کے رسولؐ کے خلیفہ! سونا پہننا تو مسلمانوں کے لئے منع ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں منع ہے۔ ٹھیک ہے مردوں کے لئے سونا پہننا منع ہے مگر ان موقعوں کے لئے نہیں۔ یہ وہ موقع نہیں ہے جہاں منع ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے۔ یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا میں تمہیں سزا دوں گا کیونکہ اب تو یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور اس کا باقی حصہ بھی تمہیں پورا کرنا ہو گا۔ سُرَاقہ کا اعتراض تو محض شریعت کے مسئلے کی وجہ سے تھا ورنہ وہ خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے کا خواہش مند تھا۔ سُرَاقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لئے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 226-222)

بعض کتب کے مطابق سُرَاقہ بن مالک کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے والے الفاظ آپؐ نے ہجرت کے موقع پر نہیں فرمائے تھے بلکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حُنَین اور طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو جِعرانہ کے مقام پر فرمائے۔ (بخاری بشرح الکرمانی جزء 14 صفحہ 178 کتاب بدء الخلق باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3384 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1981ء)

لیکن عموماً روایت یہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ہجرت کے موقع پر ہی کہا تھا جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے۔

جب عامر بن فُہَیْرَۃ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو وہاں آ کر بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو آپ تندرست ہو گئے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آپ کے بعض صحابہ بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عامر بن فُہَیْرَۃ رضی اللہ عنہ، حضرت بلالؓ بھی

بیمار ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی عیادت کی اجازت مانگی تو آپؐ نے ان کو اجازت عطا فرما دی۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ آپؓ کا کیا حال ہے تو انہوں نے جواب میں یہ شعر پڑھا:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ   وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

کہ ہر شخص جب اپنے گھر میں صبح کو اٹھتا ہے تو اسے صبح بخیر کہا جاتا ہے بحالیکہ موت اس کی جوتی کے تسمے سے بھی نزدیک تر ہوتی ہے۔ یعنی کہ جب وہ سو کر اٹھتا ہے تو ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ موت تو ایک دن آنی ہی آنی ہے۔ پھر آپ نے حضرت عامر بن فُھَیْرَۃ سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا کہ:

إِنِّي وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ   إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ

کہ یقیناً مَیں نے موت کو اس کا ذائقہ چکھنے سے قبل ہی پا لیا ہے یقیناً بزدل کی موت اچانک آ جاتی ہے یعنی بہادر موت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور بزدل نے اس کے لئے تیاری نہیں کی ہوتی۔ پھر آپؓ نے حضرت بلالؓ سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

يَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً   بِفَجٍّ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّ جَلِيلُ

کاش مجھے معلوم ہو کہ آیا میں کوئی رات وادیٔ مکہ میں بسر کروں گا اور میرے ارد گرد اِذْ خِر اور جَلِیل (مکہ کے گھاس) ہوں۔ پھر آپؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپؐ کو ان اصحاب کے قول بتائے۔ بتایا کہ حضرت ابوبکر نے یہ کہا، عامر بن فُھَیْرَۃ نے یہ کہا، حضرت بلال نے یہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَفِيْ مُدِّهَا وَانْقُلْ وَبَاءَهَا إِلَى مَهْيَعَةَ۔

اے اللہ! مدینہ کو ہمیں ایسا ہی پیارا بنا دے جیسا کہ تُو نے مکہ کو ہمارے لئے محبوب بنایا تھا یا اس سے بھی بڑھ کر۔ اے اللہ ہمارے لئے اس کے صاع میں اور اس کے مدّ میں (یہ دو وزن کے پیمانے ہیں) برکت ڈال دے اور مدینہ کو ہمارے لئے صحت مند مقام بنا دے اور اس کی وباء کو مَھْیَعَہ مقام کی طرف منتقل کر دے یعنی ہم سے دور لے جا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد10 صفحہ 101–102 حدیث 25092 مسند عائشہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت عامر بن فُھَیْرَۃ بئرِ معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ جب وہ لوگ بئرِ معونہ میں قتل کئے گئے اور حضرت عَمْرِو بن اُمَیَّہ ضَمْرِی قید کئے گئے تو عَامِر بن طُفَیل نے ان سے پوچھا یہ کون ہے؟ اور اس نے ایک مقتول کی طرف اشارہ کیا تو عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ عامر بن فُھَیْرَۃ ہے۔ عَامِر بن طُفَیل نے کہا کہ میں نے دیکھا یعنی عامر بن فُھَیْرَۃ کو دیکھا کہ وہ قتل کئے جانے کے بعد آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں یہاں تک کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آسمان ان کے اور زمین کے درمیان ہے۔ پھر وہ زمین پر اتارے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قتل کئے جانے کی خبر صحابہ کو دی اور فرمایا تمہارے ساتھی شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے ربّ سے دعا کی ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو بتا کہ ہم تجھ سے خوش ہو گئے اور تُو ہم سے خوش ہو گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتا دیا۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوہ الرجیع...الخ حدیث 4093)۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔ غیر کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھا دیا جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تھی۔

حضرت عامر بن فُھَیْرَۃ کو کس نے شہید کیا اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپؓ کو عَامِر بن طُفَیل نے شہید کیا، جس نے یہ بات بیان کی ہے۔

(استیعاب جلد2 صفحہ 796 عامر بن فھیرہؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

عامر بن طفیل نے ہی پوچھا تھا نہ کہ کس نے شہید کیا تھا۔ یہ دشمنوں میں سے تھا۔ اور جبکہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو جَبَّار بن سَلْمٰی نے شہید کیا تھا۔ بہرحال بئرِ معونہ کے وقت یہ شہید ہوئے تھے۔

(استیعاب جلد1 صفحہ 229–230 جبار بن سلمیٰؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

حضرت مصلح موعودؓ حضرت عامر بن فُھَیْرَۃ کے شہادت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''چنانچہ دیکھ لو اسلام نے تلوار کے زور سے فتح نہیں پائی بلکہ اسلام نے اس اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ فتح پائی ہے جو دلوں میں اتر جاتی تھی اور اخلاق میں ایک اعلیٰ درجہ کا تغیر پیدا کر دیتی تھی۔ ایک صحابی کہتے ہیں میرے مسلمان ہونے کی وجہ محض یہ ہوئی کہ میں اس قوم میں مہمان ٹھہرا ہوا تھا جس نے غداری کرتے ہوئے مسلمانوں کے ستر قاری شہید کر دئے تھے۔ جب انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو کچھ تو اونچے ٹیلے پر چڑھ گئے اور کچھ ان کے مقابلے میں کھڑے رہے۔ چونکہ دشمن بہت بڑی تعداد میں تھا اور مسلمان بہت تھوڑے تھے اور وہ بھی نہتے اور بے سروسامان۔ اس لئے انہوں نے ایک ایک کر کے تمام مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ آخر میں صرف ایک صحابی رہ گئے جو ہجرت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا نام عامر بن فُھَیْرَۃ تھا۔ بہت سے لوگوں نے مل کر اُن کو پکڑ لیا اور ایک شخص نے زور سے نیزہ ان کے سینے میں مارا۔ نیزے کا لگنا تھا کہ ان کی زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا کہ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کے ربّ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں نے ان کی زبان سے یہ فقرہ سنا۔'' یعنی حملہ کرنے والوں کے ساتھیوں میں سے وہی صحابی وہی جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ''جب میں نے ان کی زبان سے یہ فقرہ سنا تو میں حیران ہوا اور میں نے کہا یہ شخص اپنے رشتہ داروں سے دور، اپنے بیوی بچوں سے دور اتنی بڑی مصیبت میں مبتلا ہوا اور نیزہ اس کے سینہ میں مارا گیا مگر اس نے مرتے ہوئے اگر کچھ کہا تو صرف یہ کہ ''کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ کیا یہ شخص پاگل تو نہیں؟ چنانچہ میں نے بعض اور لوگوں سے پوچھا یہ کیا بات ہے اور اس کے منہ سے ایسا فقرہ کیوں نکلا؟ انہوں نے کہا کہ تم نہیں جانتے یہ مسلمان لوگ واقعہ میں پاگل ہیں۔ جب یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور انہوں نے کامیابی حاصل کر لی۔'' یہ کہتے ہیں کہ ''میری طبیعت پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ان لوگوں کا مرکز جا کر دیکھوں گا اور خود ان لوگوں کے مذہب کا مطالعہ کروں گا۔ چنانچہ میں مدینہ پہنچا اور مسلمان ہو گیا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کا کہ ایک شخص کے سینہ میں نیزہ مارا جاتا ہے اور وہ وطن سے کوسوں دور ہے۔ اس کا کوئی عزیز اور رشتہ دار اس کے پاس نہیں اور اس کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔'' جب یہ شخص اس حملے کے بعد مسلمان ہوا تھا تو ''اس کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ جب وہ یہ واقعہ سنایا کرتا اور فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کے الفاظ پر پہنچتا تو اس واقعہ کی ہیبت کی وجہ سے یکدم اس کا جسم کانپنے لگ جاتا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تو'' حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ''اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے زور سے نہیں۔''

(ماخوذ از سیر روحانی، انوار العلوم جلد22 صفحہ 250–251)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عامر بن فُھَیْرَۃ کی شہادت کے وقت آپؓ کے منہ سے جو الفاظ نکلے ان میں فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اور فُزْتُ وَاللّٰهِ دونوں الفاظ ملتے ہیں۔ دونوں روایتیں ہیں اور یہ الفاظ اَور صحابہ کے منہ سے بھی نکلے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا بھی ذکر کیا ہے اور کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ ''ہمیں تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ جنگوں میں اس طرح جاتے تھے کہ ان کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنگ میں شہید ہونا ان کے لئے عین راحت اور خوشی کا موجب ہے۔ اگر ان کو لڑائی میں کوئی دکھ پہنچتا تھا تو وہ اس کو دکھ نہیں سمجھتے تھے بلکہ سکھ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہؓ کے کثرت کے ساتھ اس قسم کے واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی راہ میں مارے جانے کو ہی اپنے لئے عین راحت محسوس کیا۔ مثلاً وہ حفاظ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط عرب کے ایک قبیلہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجے تھے ان میں حَرَام بن مِلْحَان اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس عَامِر بن طُفَیل کے پاس گئے اور باقی صحابہؓ پیچھے رہے۔ شروع میں تو عَامِر بن طُفَیل اور ان کے ساتھیوں نے منافقانہ طور پر ان کی آؤ بھگت کی لیکن جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے ایک خبیث کو اشارہ کیا اور اس نے اشارہ پاتے ہی حرام بن مِلْحَان پر پیچھے سے نیزے کا وار کیا اور وہ گر گئے۔ گرتے وقت ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ یعنی مجھے کعبہ کے رب کی قسم! مَیں نجات پا گیا۔ پھر ان شریروں نے باقی صحابہ کا محاصرہ کیا اور ان پر حملہ آور ہو گئے۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فُھَیْرَۃ جو ہجرت کے سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان کے متعلق ذکر آتا ہے بلکہ خود ان کا قاتل جو بعد میں مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنے مسلمان ہونے کی وجہ ہی یہ بیان کرتا تھا کہ جب میں نے عامر بن فُھَیْرَۃ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا فُزْتُ وَاللّٰهِ۔ یعنی خدا کی قسم! میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا ہوں۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ صحابہؓ کیلئے موت بجائے رنج کے خوشی کا موجب ہوتی تھی۔'' (ایک آیت کی پُر معارف تفسیر، انوار العلوم جلد18 صفحہ 612–613)

پس بڑے خوش قسمت تھے وہ لوگ اور خاص طور پر عامر بن فُھَیْرَۃ جن کو حضرت ابوبکرؓ کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا موقع ملا اور آپؐ کے ساتھ ہجرت کا بھی موقع ملا اور پھر یہ کہ غارِ ثور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا وغیرہ خوراک مہیا کرنے یا اس زمانے میں خوراک تو بکری کا وہ دودھ تھا، دودھ پہنچانے کے لئے ان کو مقرر کیا گیا اور یہ باقاعدگی سے تین دن وہاں بکری لے جاتے رہے اور بکری کا دودھ وہاں پہنچاتے رہے۔ پھر ان کو یہ بھی موقع ملا کہ سُرَاقہ کو امن کی تحریر انہوں نے لکھ کر دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر تھی۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر بھی ان کی دعا سے دُور بیٹھے ہوئے ملی۔ تو یہ وفا کے پتلے تھے جنہوں نے ہر موقع پر وفا دکھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اتنی خوبیوں، سعادتوں اور امتیازات سے نوازا تھا کہ ان کے بارہ میں اب تک جو لکھا جا چکا ہے آئندہ وقتوں میں اس سے بھی بہت زیادہ لکھا جائے گا۔ میں اس مضمون میں حضرت چوہدری صاحبؓ کے حالاتِ زندگی، نمایاں کامیابیوں اور خدمات کے تذکرہ سے ہٹ کر اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں چند واقعات اور تاثرات لکھنا چاہتا ہوں تا کہ نئی نسل کے سامنے، جو ان کی زندگی میں انہیں دیکھ نہیں سکی، حضرت چوہدری صاحبؓ کی سیرت اور شخصیت کا کسی حد تک ایک جامع نقشہ ابھر سکے۔

زندگی کی سب سے بڑی سعادت

سب سے پہلے تو میں ایک نہایت پُرلطف اور دل پر گہرا اثر کرنے والی بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے ایک ادبی رسالہ کے نمائندہ نے ایک دفعہ اپنے رسالہ کے خصوصی شمارہ کے لئے آپ کا انٹرویو لیتے ہوئے کچھ اس طرح کا سوال کیا کہ چوہدری صاحب! آپ نے زندگی میں کامیابیاں تو بے شمار حاصل کی ہیں، یہ بیان فرمائیں کہ آپ کے خیال میں آپ کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت کیا ہے؟ حضرت چوہدری صاحبؓ نے اس بظاہر مشکل سوال کا بہت ہی برجستہ اور جامع جواب اس طرح دیا کہ میری زندگی کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ میں نے زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کو شناخت کرنے اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ فالحمدللہ علی ذالک

ابتدائی تعارف

جب میں نے ہوش سنبھالا تو حضرت چوہدری صاحبؓ ایک بڑے انسان اور مدبر راہنما کے طور پر دنیا میں خوب مشہور تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی تقاریر سننے کا موقع ملتا۔ آپ کے اندازِ خطابت میں ایک جدّت اور ندرت ہوتی تھی۔ آپ بات خوب کھول کر اور آسان طریق پر بیان فرماتے تا کہ سب اسے اچھی طرح سمجھ جائیں۔ یہ میرا دُور سے آپ سے ابتدائی تعارف تھا۔ اس کے بعد مجھے پہلی بار جب آپ سے براہ راست بات کرنے کا موقع ملا اور جس کی یاد میرے ذہن میں اچھی طرح نقش ہے وہ اس طرح ہے کہ حضرت اباجان مرحوم و مغفور نے اپنے مکان ”بیت العطاء“ (دارالرحمت وسطی۔ ربوہ) میں چند بزرگان کی دعوت کی۔ ان میں چوہدری صاحبؓ بھی شامل تھے۔ دعوت کے بعد جب چوہدری صاحبؓ واپس جانے لگے تو حضرت اباجان نے کہا کہ میں انہیں چھوڑنے ان کے ساتھ ان کی کوٹھی واقع دارالصدر غربی تک جاؤں۔ مجھے یاد ہے کہ چوہدری صاحب اور میں دونوں پیدل روانہ ہوئے۔ میں ان کی عظیم شخصیت اور ادب کی وجہ سے بالعموم خاموش ہی رہا لیکن آپ مختلف باتیں بیان فرماتے رہے۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ بہت شفیق، بے تکلف اور سادہ طبیعت کے بزرگ انسان ہیں۔ باتوں کے دوران ایک بار انہوں نے میرے بازو کو کہنی کے اوپر سے پکڑا تو میرا بازو ان کی انگلیوں میں آ گیا۔ اس پر مجھے یاد ہے کہ چوہدری صاحبؓ فرمانے لگے ?Is that all کہ بس صرف اتنا ہی؟ ہم دونوں پیدل چلتے ہوئے ان کی کوٹھی تک پہنچ گئے۔ چوہدری صاحبؓ نے شکریہ ادا کیا اور میں نے دعا کی درخواست کی۔ یہ پندرہ بیس منٹ کی ملاقات میری ان سے پہلی ملاقات تھی اور اس کا حسین تاثر آج تک میرے ذہن پر نقش ہے۔

شفقتوں کا آغاز

آپ سے زیادہ ملاقاتوں کا موقع تو تب ملا جب میں مبلغ سلسلہ اور نائب امام کے طور پر 1970ء میں لندن آیا۔ اس دَور کے واقعات بغیر کسی خاص ترتیب کے بیان کرتا ہوں جن سے حضرت چوہدری صاحبؓ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ جب میں لندن آیا تو یہ میرے لئے بیرون پاکستان جانے کا پہلا موقع تھا۔ احمدیت کی برکت سے میں نے پہلی بار ہوائی جہاز کا سفر کیا۔ سکول اور کالج میں انگریزی پڑھنے کا موقع تو ملا لیکن لکھنے اور خاص طور پر بولنے کا ماحول زیادہ نہیں تھا۔ کالج اور جامعہ میں زبانی یاد کر کے چند تقاریر بھی کیں لیکن عام گفتگو اور بول چال کا محاورہ نہیں تھا۔ یہ بات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ لندن آنے کے قریباً دو ماہ بعد میرا انگریزی کا امتحان ہو گیا۔ اور اس کے ممتحن تھے حضرت چوہدری صاحبؓ!

ہوا یوں کہ محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب نے جو اس وقت امام اور مبلغ انچارج تھے ایک دن مجھ سے کہا کہ اب کسی روز آپ نے مسجد میں خطبہ جمعہ بھی دینا ہے (جو انگریزی میں ہوتا تھا)۔ میں نے عرض کی کہ ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ مواقع ملتے رہیں گے۔ بات ختم ہو گئی۔ لیکن ہوا یہ کہ چند دنوں بعد جمعہ کا دن آیا اور جب میں سنتوں کی ادائیگی سے فارغ ہوا اور چند منٹوں بعد دوسری اذان ہو گئی تو خان صاحب محترم نے جو میرے ساتھ ہی بیٹھے تھے کہنی کے اشارہ سے فرمایا کہ خطبہ کے لئے اٹھیں۔ میں ذہنی طور پر بالکل تیار نہ تھا۔ لیکن موقع ایسا تھا کہ معذرت کی بھی کوئی گنجائش نہ تھی۔ مسجد نمازیوں سے بھری تھی۔ زیادہ بات بھی نہ کی جا سکتی تھی۔ بہر حال مجھے اٹھنا پڑا۔ دعا کرتے ہوئے میں نے خطبہ کا آغاز تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ سے کیا۔ یہ سب کچھ تو آسان تھا۔ اس عرصہ میں میں نے دائیں بائیں ایک نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ حسبِ معمول پہلی صف کے دائیں کونے میں کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ آپ نے نئے خطیب کی آواز سنی تو نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ مجھے یقین ہے کہ دعا تو آپ نے ضرور کی ہو گی لیکن میری حالت یہ تھی کہ حضرت چوہدری صاحبؓ کی شخصیت کا رعب بلکہ خوف دل پر چھایا ہوا تھا لیکن عین اس وقت مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یہ نصیحت یاد آئی جو آپؒ نے الوداعی ملاقات میں فرمائی تھی کہ لندن جا کر خوب اعتماد اور بے تکلفی سے انگریزی بولنا اور ابتداء میں کوئی غلطی بھی ہو تو ہرگز نہ گھبرانا۔ اس نصیحت نے مجھے بہت حوصلہ دیا اور میں نے دل ہی دل میں یہ کہہ کر اپنے آپ کو حوصلہ دیا کہ چوہدری صاحبؓ بیٹھے ہیں تو کوئی بات نہیں۔ آخر چوہدری صاحبؓ نے بھی تو آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے اتنی شاندار انگریزی سیکھی ہے۔

چند لمحات میں یہ سب خیالات میرے ذہن سے گزر گئے اور میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے خطبہ دینا شروع کر دیا۔ اب تو مجھے یاد بھی نہیں کہ خطبہ کس موضوع پر تھا۔ بہرحال پندرہ بیس منٹ کا خطبہ دیا اور خطبہ ثانیہ کے بعد نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد سنتیں ادا کیں اور قدرے لمبی ادا کیں۔ یہ بھی خیال تھا کہ اس عرصہ میں حضرت چوہدری صاحبؓ اٹھ کر جا چکے ہوں گے اور یہ مرحلہ نہیں آئے گا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ مسجد میں ہی میرا بازو پکڑ کر سب کے سامنے یوں گویا ہوں کہ راشد صاحب! انگریزی اس طرح نہیں بولی جاتی۔ یہ لفظ یوں نہیں بلکہ اس طرح ہے وغیرہ۔ میں سنتیں ادا کر کے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ چوہدری صاحبؓ ابھی تک نماز میں مصروف ہیں۔ میں نے اسی میں خیریت جانی کہ جلدی جلدی مسجد سے روانہ ہو جاؤں۔ اب امتحان کے نتیجہ کا انتظار تھا۔ خیال یہی تھا کہ اولین فرصت میں حضرت چوہدری صاحبؓ کی طرف سے راہنمائی ملے گی۔ شام کو محترم بشیر رفیق صاحب ملے تو انہوں نے مبارکباد دی۔ میں نے پوچھا کس بات کی؟ تو کہنے لگے کہ چوہدری صاحبؓ نے آپ کو انگریزی میں پاس کر دیا ہے۔ میں نے الحمدللہ کہا اور یہی سوچا کہ چوہدری صاحب نے ازراہ مہربانی نئے خطیب کو اس کی پہلی کوشش میں اپنی وسعتِ قلبی سے رعایتی نمبر دے کر پاس کر دیا ہو گا۔ الحمدللہ کہ ان کی عنایات کا سلسلہ بعد میں بھی متنوّع رنگ میں جاری رہا۔

درویشانہ اندازِ زندگی

اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحبؓ کو دنیا جہان کی بے شمار نعمتوں اور اعزازات سے نوازا تھا۔ آپ دنیا کے عظیم محلات اور ایوانوں میں گئے، عظیم شخصیات سے ملنے کے مواقع آپ کو ملے لیکن آپ طبعاً بہت ہی منکسر المزاج تھے اور آپ کی زندگی پر سادگی اور درویشی کا رنگ غالب تھا۔ اس کا ایک پہلو یہ تھا کہ آپ اپنی ذات پر خرچ میں بہت بچت کرتے لیکن راہِ خدا میں خرچ کرتے ہوئے اور غرباء اور طلباء کی امداد کے وقت خوب دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ اپنی ذات پر بچت کے حوالہ سے آپ کا ایک معمول یہ تھا کہ جب بھی آپ اپنے کاموں کے لئے سنٹرل لندن جاتے تو ڈسٹرکٹ لائن (District Line) کے ایسٹ پٹنی (East Putney) سٹیشن سے آتے جاتے تھے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اگرچہ پیدل راستہ کے لحاظ سے وہ دوسرے سٹیشن ساؤتھ فیلڈز (Southfields) سے قدرے دور تھا۔ لیکن وہاں سے جانے کی صورت میں کرایہ غالباً ایک پینس کم لگتا تھا۔ عام لوگ بالعموم ساؤتھ فیلڈز سٹیشن سے سفر کرتے اور کرایہ کے اس معمولی فرق کا خیال نہ کرتے اور اپنے آرام کو مقدم رکھتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ ہر سفر میں ایک پینس کی بچت کرتے اور دوسروں کو بھی بتاتے اور اس کی تحریک فرماتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے بتایا اور کئی بار یہ بات ان کی تقاریر میں سننا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بعض لوگ مجھ سے بحث کرنے لگ جاتے ہیں کہ چوہدری صاحب ایسا کرنے سے آپ کو کیا بچت ہوتی ہے میں کہتا ہوں: ایک پینس۔ وہ پھر کہتے ہیں آخر آپ کو فائدہ کیا ہوتا ہے؟ میں ان سے پھر کہتا ہوں: ایک پینس۔ حضرت چوہدری صاحبؓ یہ تذکرہ بہت تفصیل سے فرماتے اور اپنے مخصوص انداز میں احباب کو بتاتے کہ دیکھنے میں تو یہ ایک پینس کی بچت ہے لیکن اسی طرح بچت کرتے رہنے سے سینکڑوں ہزاروں پاؤنڈز کی بچت کی جا سکتی ہے۔ ایسے مواقع پر آپ ”قطرہ قطرہ می شوَد دریا“ کا فارسی محاورہ بھی استعمال فرماتے۔

حاجت مندوں کی امداد

آپ کا انداز نصیحت بہت موثر ہوتا۔ پھر اس نصیحت کے ساتھ ساتھ راہِ خدا میں فراخ دلی سے خرچ کرنے کا آپ کا شاندار ذاتی نمونہ سب کے سامنے تھا۔ آپ نے ضرورت مند قابل طلبہ اور حاجت مندوں کی امداد کی خاطر ساؤتھ فیلڈز ٹرسٹ کے نام سے ایک ادارہ بنایا ہوا تھا جس سے وظائف بطور قرضہ حسنہ یا بطور امداد دیتے جو اپنی ذات میں عظیم خدمت اور صدقہ جاریہ تھا۔ علاوہ ازیں ضرورت مندوں کی امداد کا ایک وسیع سلسلہ تھا لیکن بالعموم ایسے رنگ میں امداد کرتے کہ کسی اَور کو اس کا علم نہ ہو۔ مجھے اس ٹرسٹ کے ممبر کے طور پر کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے حضرت چوہدری صاحبؓ کی سیرت کے اس پہلو کا بغور مشاہدہ کیا۔

عظیم مالی قربانی کا عاجزانہ انداز

دین کی راہ میں مالی قربانی کی ایک عظیم اور شاندار مثال یہ ہے کہ ایک وقت جماعت میں یہ تجویز چلی کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے مرکز میں موجود دو عمارتوں کو (جو کافی پرانی ہو چکی تھیں) گرا کر ایک بڑا کمپلیکس بنایا جائے جس میں ایک بڑا ہال، دفاتر، دو بڑے رہائشی مکان اور ایک چھوٹا رہائشی فلیٹ ہو۔ اس تعمیراتی منصوبہ کے لئے جماعت کے پاس اس وقت مطلوبہ رقم نہیں تھی۔ حالات کچھ ایسے بنے کہ حضرت چوہدری صاحب نے جماعت کو یہ رقم بصورت قرض مہیا فرمانے کی اس صورت میں پیشکش فرمائی کہ یہ رقم آپ کو قسط وار واپس کر دی جائے گی۔ قرآنی تعلیم کے مطابق اس غرض سے ایک معاہدہ تحریر کیا گیا کہ حضرت چوہدری صاحب جماعت کو ایک لاکھ پاؤنڈز ادا کریں گے اور جماعت اس کی واپسی کی ذمہ دار ہو گی۔ ایک شام معاہدہ کی تحریر چوہدری صاحب کو دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ میں بغور مطالعہ کرنے کے بعد دستخط کر کے کل دے دوں گا۔

اگلی صبح چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس بارہ میں سوچا تو میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ ظفر اللہ خان! آج تم جو کچھ ہو احمدیت کی بدولت ہو۔ تم نے جو کچھ پایا وہ سارے کا سارا اسی جماعت کا فیضان ہے۔ کیا اب تم اسی محسن جماعت کو ایک رقم قابلِ واپسی قرض کے طور پر دینا چاہتے ہو؟ میرے نفس نے مجھے بہت ملامت کی اور میں اپنے ارادہ پر بہت شرمسار ہوا اور بہت استغفار کی۔ اسی لمحہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ مطلوبہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ایک عاجزانہ عطیہ کے طور پر جماعت کی خدمت میں پیش کروں گا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ نے معاہدہ کی تحریر پھاڑی اور ایک لاکھ پاؤنڈز کا چیک اسی وقت جماعت کے حوالہ کر دیا۔ اور ساتھ یہ درخواست بھی کی کہ میری اس ادائیگی کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور شخص سے میری زندگی میں ہرگز ذکر نہ کیا

جائے۔قربانی، عاجزی اور اخلاص کا کیا شاندار نمونہ ہے!

اس عمارت کے حوالہ سے ایک اور شاندار واقعہ اس جگہ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ عمارت کا سنگ بنیاد 1967ء میں رکھا گیا اور 1970ء میں تکمیل ہوئی۔ حضرت چوہدری صاحب نے جماعت سے درخواست کی کہ جب تک ان کی زندگی ہے اور انہیں لندن میں قیام کے لئے جگہ کی ضرورت ہو تو عمارت کی دوسری منزل سے ملحقہ جو چھوٹا سا فلیٹ ہے اس میں رہائش کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بخوشی اس کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ چھوٹا سا فلیٹ واقعی بہت چھوٹا تھا۔ مجھے کئی بار اس فلیٹ میں جانے اور اس کو بغور دیکھنے کا موقع ملا۔ فلیٹ بہت مختصر تو تھا لیکن حضرت چوہدری صاحب کی مختصر اور سادہ ضروریات کے لئے بہت کافی تھا۔ ایک چھوٹا سا بیڈ روم تھا۔ مختصر سا کچن اور غسل خانہ تھا۔ ایک درمیانے سائز کا سٹنگ روم تھا جو آپ کے مطالعہ اور ترجمہ کے کام کا کمرہ تھا۔ آپ کا اکثر وقت اسی میں گزرتا۔ اسی میں ایک طرف سادہ سا صوفہ رکھا ہوتا۔ آنے والے مہمانوں سے اسی جگہ بات چیت ہو جاتی۔

چھوٹے بیڈ روم کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یہ بیڈ روم اتنا مختصر تھا کہ ایک سنگل بیڈ کے علاوہ کپڑوں کی چھوٹی الماری اور ایک چھوٹی سی میز اور کرسی ہوتی تھی۔ چلنے پھرنے کی جگہ نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس مختصر سے بیڈ روم میں آپ نے سالہا سال بڑی سادگی اور قناعت سے گزارا کیا۔ آپ کے ایک بے تکلف عزیز نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ حضرت چوہدری صاحب ایک بار انہیں اپنا فلیٹ دکھانے کے لئے ساتھ لئے گئے۔ جب اس چھوٹے سے بیڈ روم میں داخل ہوئے انہوں نے بے ساختہ کہا کہ اتنے چھوٹے سے بیڈ روم میں آپ کیسے گزارہ کرتے ہیں؟ یہ بات سن کر حضرت چوہدری صاحب نے جو برجستہ جواب دیا وہ عجیب عارفانہ جواب تھا۔ آپ نے فرمایا:

"جس جگہ آگے جانا ہے وہ تو اس سے بھی تنگ ہوگی"

اللہ کے پاک بندوں کی سوچ بھی کیا نرالی ہوتی ہے۔ قدم قدم پر آخرت یاد رہتی ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس سفر آخرت کے لئے تیار کرتے رہتے ہیں۔

سادگی اور قناعت

حضرت چوہدری صاحبؓ کی زندگی میں سادگی، بے تکلفی اور قناعت کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ آپ کا لباس بہت عمدہ، صاف اور باوقار ہوتا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ ایک ہی لباس کو لمبا عرصہ بہت احتیاط اور نفاست سے استعمال فرماتے اور اس بات کا ذکر کرنے میں کبھی عار محسوس نہ فرماتے کہ میرا یہ سوٹ کتنا پرانا ہے بلکہ بڑے شوق اور خود اعتمادی سے بیان کیا کرتے تھے کہ میں نے یہ سوٹ یا موزے فلاں سن میں فلاں دوکان سے اتنی قیمت میں خریدے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ جو قمیص میں نے اس وقت پہنی ہوئی ہے وہ اتنے سال قبل میں نے نیویارک میں فلاں سڑک کے کنارے پر واقع ایک دوکان سے ایک ڈالر میں خریدی تھی۔ الغرض یہ بات احباب میں بہت معروف تھی کہ چوہدری صاحب ایک لباس کو لمبا عرصہ استعمال کرتے ہیں۔

یہ لکھتے ہوئے مجھے یاد آیا کہ ایک عید کے موقع پر حضرت چوہدری صاحبؓ نے اس عاجز کو ایک اُونی مفلر عید کے تحفہ کے طور پر دیا۔ مفلر دیتے ہوئے آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ یہ مفلر پُرانا نہیں، میں نے اسے صرف ایک دفعہ استعمال کیا ہے اور یہ دن وہ تھا جب میں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ میں نے یہ قیمتی اور یادگار تحفہ بہت شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

آپ کا مرغوب ترین موضوع

حضرت چوہدری صاحبؓ کا اندازِ گفتگو بھی عجیب شان رکھتا تھا۔ جماعتی اجلاسات میں آپ کا اندازِ بیان بہت پُرتاثیر اور معلوماتی ہوتا۔ موضوع کے عین مطابق، باموقع اور ٹھوس گفتگو فرماتے۔ ایک بات جس کا ذکر میں نے آپ کی زبان سے بارہا سنا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا ہے۔ اس پہلو پر آپ اپنے تربیتی خطابات میں بہت زور دیتے اور اکثر آیت کریمہ لَئِنۡ شَکَرۡ تُمۡ لَاَ زِیۡدَنَّکُمۡ (ابراہیم:8) کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ اپنی گفتگو میں بھی شکرِ نعمت کا مضمون بارہا بیان فرماتے اور اس انداز میں بیان فرماتے کہ سننے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ بسا اوقات میں نے یہ بات مشاہدہ کی کہ آپ کسی بے تکلف مجلس میں بیٹھے ہیں اور اپنی زندگی کے واقعات اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر آنے پر آپ کی آواز بھرّا جاتی اور شکرگزاری کے جذبہ سے آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

میں کہہ سکتا ہوں کہ شکرگزاری آپ کا مرغوب ترین موضوعِ گفتگو تھا۔ آپ نے اسی جذبہ سے سرشار ہو کر اپنی خود نوشت سوانح عمری کا نام بھی "تحدیثِ نعمت" رکھا جو آپ کی ذات کے حوالہ سے خوب جچتا ہے۔ اس کتاب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ واقعات کے ضمن میں جہاں بھی کسی شخص کی طرف سے مدد یا حسنِ سلوک کا ذکر آتا تو آپ اس کا شکریہ ادا کرنا نہ بھولتے بلکہ دعائیہ الفاظ بھی درج فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا شکر ادا کرنا اس عبدِ شکور کی مبارک زندگی کا لازمی حصہ تھا۔

دعا اور نمازوں کا اہتمام

حضرت چوہدری صاحبؓ بہت دعا گو انسان تھے۔ دعا اور عبادت ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ نمازوں کا بہت اہتمام کرتے۔ نمازوں کے صحیح اوقات پر ہمیشہ بہت گہری نظر رکھتے۔ جب بھی ہالینڈ سے لندن آتے تو نمازوں کے اوقات کا ضرور دریافت فرماتے۔ نماز بہت اہتمام، خوبصورتی، یکسوئی اور آرام سے اول وقت میں ادا فرماتے۔ نماز میں تلاوت سنتے وقت ایسے شخص کی تلاوت کو پسند فرماتے جو مضمون کو سمجھتے ہوئے اور اس کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب جگہ پر ٹھہرتے ہوئے تلاوت کرتا ہو۔ مسجد میں آنے کے بعد اپنا وقت نماز سے قبل اور بعد تسبیحات اور ذکر الٰہی میں گزارتے۔

صبح کی سیر

صبح کی سیر کا بہت اہتمام فرماتے اور یہ سارا وقت ذکر الٰہی اور دعاؤں کے لئے وقف کر دیتے۔ اس غرض سے آپ نے اپنے ذہن میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کا ایک نقشہ اور ترتیب بنائی ہوئی تھی۔ اس کے مطابق آپ سارے وقت کو اس نیک کام میں گزارتے۔ میں نے کئی دفعہ آپ سے سنا کہ جب میں سیر کرتے ہوئے فلاں جگہ یا فلاں موڑ پر پہنچتا ہوں تو اس وقت تک میں نے اتنی دفعہ درود کا ورد کر لیا ہوتا ہے یا فلاں دعا مکمل کر لی ہوتی ہے۔ اگر کسی روز فجر کے بعد بارش ہو رہی ہوتی تو آپ محمود ہال کے اندر چل پھر کر سیر کا وقت پورا کر لیتے۔ اس طرح دعاؤں اور تسبیحات کا مقررہ تعداد میں ورد پورا کرنے سے آپ کو فاصلہ کا اندازہ بھی ہو جاتا تھا۔ سیر کے حوالہ سے ایک دلچسپ بات یاد آئی جو ایک دفعہ آپ نے مجھے بتائی۔ فرمانے لگے کہ فلاں شکل و شباہت کا ایک انگریز شخص ہے جو ہر روز صبح کی سیر میں ایک خاص مقام پر مجھے ملتا ہے۔ وہ آرہا ہوتا ہے اور میں جا رہا ہوتا ہوں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو گڈ مارننگ (Good Morning) کہتے ہیں۔ فرماتے تھے کہ وہ شخص وقت کا بہت ہی پابند لگتا ہے اور پھر مسکراتے ہوئے فرماتے کہ میں بھی تو اس سے کم نہیں ہوں!

دعا اور نمازوں کا اہتمام

دعاؤں کے حوالہ سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لوگ آپ سے دعا کی درخواست کرتے (اور ایسے لوگوں کی تعداد یقیناً کئی سو ہو گی) تو آپ ان کے نام اور ان کی ضروریات کو توجّہ سے سن کر اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیتے۔ مجھے ایک دفعہ بتایا کہ میں نے ایسے سب لوگوں کی فہرست ایک خاص ترتیب سے ذہن میں بنائی ہوئی ہے اور ان کی ضروریات کے لحاظ سے مختلف گروپ بھی بنائے ہوئے ہیں۔ اس طریق سے سب کے نام آپ کو یاد ہوتے اور سب کے لئے آپ باقاعدگی سے نام بنام دعا کرتے تھے۔

اس سلسلہ میں بعض لطائف بھی ہو جاتے۔ ایک مثال حضرت چوہدری صاحبؓ نے خود بیان فرمائی کہ ایک نوجوان نے ایک دفعہ ان سے درخواست کی کہ دعا کریں کہ میری شادی ہو جائے۔ بس اس کا نام حضرت چوہدری صاحبؓ کے "کمپیوٹر" میں داخل ہو گیا اور آپ اس کے متعلق دعا کرتے رہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ قریباً تین سال کے بعد وہ نوجوان مجھے ملا تو میں نے اس سے پوچھا کہ سناؤ شادی ہو گئی ہے؟ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب شادی ہو گئی ہے اور دو بچے بھی ہیں! چوہدری صاحب نے فرمایا کہ مجھے بتا تو دیا ہوتا، میں تو ابھی تک تمہاری شادی کے لئے دعا کر رہا ہوں!

زبردست حافظہ

اللہ تعالیٰ نے بے شمار علمی صلاحیتوں کے ساتھ آپ کو زبردست حافظہ بھی عطا فرمایا تھا۔ میں نے آپ کے ہاتھ میں کبھی ڈائری نہیں دیکھی۔ اپنی مصروفیات اور ملاقاتوں کے سب پروگرام ذہن میں محفوظ رکھتے اور کبھی کوئی دقت محسوس نہ کرتے تھے۔ خاص طور پر اپنے احباب اور تعلق والوں کے فون نمبر سب آپ کو زبانی یاد تھے۔ جن دنوں آپ کا قیام لندن میں ہوتا تو آپ کا معمول تھا کہ اکثر دس گیارہ بجے میرے دفتر میں تشریف لے آتے۔ میز کے سامنے والی کرسی پر تشریف رکھتے اور فرماتے کہ فلاں شخص سے فون ملا دیں۔ میں فون کی کاپی کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو فرماتے کہ ان کا نمبر میں آپ کو زبانی بتا دیتا ہوں۔ جب بھی آپ تشریف لاتے ہر بار ایسے ہی ہوتا۔ اس سلسلہ میں ایک حیران کن بات آپ نے یہ بتائی کہ جب میں برطانیہ میں ہوتا ہوں تو برطانیہ کے احباب کے ٹیلیفون نمبرز میرے ذہن میں روشن ہو جاتے ہیں اور جب میں امریکہ جاتا ہوں تو وہاں کے نمبرز روشن ہو جاتے ہیں اور برطانیہ کے نمبرز اس وقت ماند پڑ جاتے ہیں۔

اسی نوعیت کی ایک اور حیران کن بات یہ تھی کہ آپ سال کی مختلف تاریخوں کے بارہ میں زبانی بتا دیا کرتے تھے کہ اس تاریخ کو کون سا دن ہوگا۔ پروگرام بناتے وقت ہماری نظریں تو کیلنڈر کی طرف اُٹھتیں لیکن چوہدری صاحب فوراً زبانی حساب کر کے بتا دیتے کہ کون سا دن ہوگا۔ میں نے ایک بار آپ سے پوچھا کہ اس کا راز اور طریق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ جب نیا سال چڑھتا ہے تو میں اس کی چند اہم اور بنیادی تاریخوں کا دن اچھی طرح ذہن میں نقش کر لیتا ہوں اور جب ضرورت ہوتی ہے تو انہی اہم تاریخوں سے آگے پیچھے زبانی حساب کر کے دن معلوم کر لیتا ہوں۔

ایک حیران کن واقعہ

حضرت چوہدری صاحبؓ نے اپنے تفصیلی حالاتِ زندگی اپنی کتاب، تحدیث نعمت میں خود تحریر فرمائے ہیں۔ یہ کتاب معلومات کا عظیم خزانہ ہے۔ جماعتی، سیاسی، ملکی بلکہ عالمگیر حالات پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس کتاب کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ ساری کتاب یا اس کا بیشتر حصّہ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا یا لکھوایا۔ کتاب مکمل ہو گئی تو آپ نے کسی دوست کے ذریعہ اس کے حوالہ جات، تاریخیں اور باقی تفاصیل احتیاطاً چیک کروالیں۔ غالباً کسی تصحیح کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ جب یہ کتاب شائع ہو گئی۔ تو آپ نے اس کے کچھ نسخے میرے پاس دفتر میں رکھوا دئے تا کہ خواہشمند احباب وہاں سے حاصل کرسکیں۔ ایک روز جبکہ حضرت چوہدری صاحبؓ بھی میرے دفتر میں تشریف رکھتے تھے، ایک دوست آئے جو چند روز قبل کتاب لیکر گئے تھے۔ کہنے لگے کہ اس نسخہ میں چند صفحات شامل نہیں ہیں۔ غالباً جلد بندی میں رہ گئے ہیں۔ میں نے وہ کتاب ان سے لے کر دوسری کتاب ان کو دیدی۔ وہ جانے لگے تو حضرت چوہدری صاحبؓ نے ان سے پوچھا کہ جو کتاب آپ نے واپس کی ہے اس میں غائب صفحات سے پہلے اور بعد میں کیا بات بیان ہوئی ہے۔ اس دوست نے کتاب دیکھ کر بتایا تو حضرت چوہدری صاحبؓ نے بیٹھے بیٹھے اس درمیانی عرصہ کی اہم باتیں ان کو بتا دیں اور فرمایا کہ میں نے خلاصتہً بیان کر دیا ہے باقی تفاصیل اب آپ گھر جا کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

☆…دیانت داری اور محنت سے اپنا کام کرو۔☆…حضورِانور نے فرمایا کہ دعا کے لئے خط لکھتے رہیں اگر چہ آپ کو جواب نہ بھی ملے۔ اس طرح آپ کی ذمہ داری ختم اور میری ذمہ داری شروع۔ **(ملاقات کرنے والوں کو حضورِانور کی نصائح)**

☆…جو احباب مساجد کے قریب رہتے ہیں ان کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنا چاہئے۔☆…نوجوانوں کو مسجدوں سے attach کریں تا کہ ان کو اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگے۔ لوگوں کو خطبات کے ساتھ MTA کے ساتھ attach کریں۔ عہدیداران کے پیچھے پڑ کر ان کو بھی MTA اور خطبات سے attach کریں۔☆…جہاں جہاں لوگ مسجد سے دور رہتے ہیں ان کو نماز سینٹر بنا کر کسی ایک گھر میں یا کسی ایک جگہ جمع کر لیں۔☆…کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ MTA دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔☆…مربیان کا کام ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھائیں، کلاسیں لیا کریں۔☆…تربیت کے لئے ایک ذریعہ وصیت کی طرف توجہ دلانا بھی ہے۔…وصیت میں شامل ہونے سے لوگوں کی تربیت اور قربانی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔☆…خلاصہ یہ ہے کہ آپ مبلغین نے اپنی جماعت کے سامنے رول ماڈل بننا ہے، عبادتیں ہیں، نمازیں ہیں، اخلاق ہیں، بات چیت ہے، دینی علم ہے، جنرل نالج ہے، ملکی لحاظ سے بھی معاملات کا علم ہونا چاہئے۔☆…الفضل کا مطالعہ کیا کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان لوگوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا جو الفضل نہیں پڑھتے کہ میں تو الفضل پڑھتا ہوں۔ میرے لئے تو کسی نہ کسی مضمون میں کوئی بات نئی ہوتی ہے۔ **(حضورِانور کی مبلّغین سلسلہ کو زرّیں نصائح)**

ہیوسٹن سے واشنگٹن روانگی، افرادِ جماعت سے ملاقاتیں، تقریباتِ آمین، مبلّغین سلسلہ ریاستہائے امریکہ کی ملاقات اور زرّیں نصائح

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

… … … … … … … …

27؍اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ

حصہ دوم۔ آخری

… … … … … … … …

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت ہیوسٹن نے اپنے اس سنٹر اور کمپلیکس میں ایک خوبصورت باغ بھی لگایا ہوا ہے جہاں مختلف اقسام کے پھلدار درخت بھی ہیں اور پھولوں کے پودے بھی ہیں۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں ایک پودا لگایا۔

حضورِانور نے سیکرٹری زراعت پرویز حسن باجوہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس باغ میں کون کون سے پھلدار پودے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مالٹے کے درخت ہیں، چھوٹے سائز کے اورنج کے درخت بھی ہیں، ناشپاتی بھی ہے، جاپانی پھل بھی لگا ہوا ہے، گنا بھی لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ناریل، پام ٹری اور کھجور کے درخت بھی لگے ہوئے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: انجیر بھی لگائیں۔ نیز فرمایا پونا گنا کیوں نہیں لگاتے، وہ بھی لگائیں۔

حضورِانور نے سیکرٹری زراعت سے استفسار فرمایا کہ بیج وغیرہ کہاں اُگاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بیج وغیرہ اپنے گھر میں اُگاتا ہوں۔ اس کے بعد پودا یہاں لگاتا ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا: ابھی جو پودا میں نے لگایا ہے یہ کونسا پودا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ ایک پھول کا پودا ہے جو ایک درخت بنتا ہے اور اس پر بڑے سائز کے پھول لگتے ہیں۔ اس پر

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورۂ امریکہ کے دوران
جماعت ہیوسٹن کے سنٹر اور کمپلیکس میں واقع ایک خوبصورت باغ میں پودا لگا رہے ہیں

حضورِانور نے فرمایا پھلدار پودا لگانا چاہئے تھا۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اگست 2017ء میں ہیوسٹن میں ایک Hurricane (سمندری طوفان) آیا تھا جس کی وجہ سے ان کے گھر کے اندر کافی پانی آ گیا تھا اور یہ قریباً آٹھ ماہ کسی دوسری جگہ مقیم رہے۔ حضورِانور نے ان سے دریافت فرمایا کہ گھر اتنا اونچا ہے پھر بھی پانی اندر آ گیا۔ اس پر موصوف نے کہا کہ بہت بڑا طوفان تھا۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت ان کا گھر دیکھا اور گھر کے پچھلے حصہ میں باغ بھی دیکھا جس میں انار، لوکاٹ، آڑو، مالٹا، گرے فروٹ اور لیموں کے پھلدار پودے لگائے ہوئے ہیں۔ قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ پانچ بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے واپس آنے کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بجے حضورِانور کی مسجد بیت السمیع تشریف آوری ہوئی۔ حضورِانور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 52 فیملیز کے 236 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز گیارہ مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑا لمبا اور طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ سب سے لمبا سفر کرنے والے گیارہ سو میل کا سفر پندرہ گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کرنے والوں کے تأثرات

ملاقات کرنے والے ایک دوست رانا قمر مبارک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورِانور کے ساتھ ہماری زندگی میں پہلی ملاقات

تھی۔ ہم چھ سال قبل پاکستان سے آئے تھے۔ ریاست Texas کی سرزمین بہت خوش نصیب ہے جس پر اللہ کے خلیفہ کے مبارک قدم پڑے ہیں۔ احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ جب لوگ کہیں گے کہ ہم فلاں شخص کو جانتے ہیں جو خلیفہ وقت سے ملا ہوا ہے۔ اب تک MTA کے ذریعہ سے یا پھر الفضل میں چھپنے والی رپورٹس میں پڑھتے تھے کہ خلیفہ وقت سے ملاقات کرکے لوگ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نعمت سے حصہ عطا فرمایا ہے۔ حضور انور سے مل کر ایسا تاثر ملتا ہے جیسے حضور ہم سب کو جانے کب سے جانتے ہیں۔ بہت پیار سے ملتے ہیں اور سب پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور دل تسکین سے بھر جاتا ہے۔

ایک دوست اظہر بلال جٹ صاحب بیان کرتے ہیں کہ پانچ سال قبل امریکہ آئے تھے۔ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی۔ مجھے اب بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے میں آسمانوں میں اُڑ رہا ہوں۔ حضور انور سے مل کر ایک عجیب سکون دل پر نازل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نعمت اور یہ دن ہمارے دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی نصیب فرمائے۔

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ہم تو آتے جاتے حضور انور کو دیکھنے کے لئے قطاروں میں کھڑے رہتے تھے تا اپنے آقا کی ایک جھلک نصیب ہو جائے۔ حضور انور کو TV پر تو کئی بار دیکھا ہے لیکن اپنے سامنے دیکھا تو حضور انور کے چہرہ پر اتنا زیادہ نور پایا کہ ہماری آنکھیں خود بخود احترام میں جھک گئیں۔

عطاء الہادی صاحب جو ایک افریقن امریکن نو احمدی دوست ہیں اور St. Louis شہر سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند سال قبل بیعت کی تھی اور پھر میرے بعد میری اہلیہ نے بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ میری اہلیہ کی حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ وہ بہت گھبرا رہی تھی لیکن جب ملاقات کے لئے ہم حضور انور کے دفتر میں داخل ہوئے تو اس کی تمام تر گھبراہٹ ایک عجیب سے سکون میں بدل گئی۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ایک نور کی شعاع ہے جو حضور انور کے وجود سے نکل کر اُس میں داخل ہو رہی ہے۔ میں تو خود یہ محسوس کر رہا تھا جیسے ایک پروانہ روشنی کے سامنے محسوس کرتا ہے۔ آج اس خدائی نور کا ایک شعلہ میں اپنے ساتھ سینٹ لوئس لے کر جا رہا ہوں اور اُمید ہے کہ اس سے وہاں کے دوسرے احباب بھی مستفیض ہو سکیں گے۔

ایک دوست ذاہر احمد صاحب جو اٹلانٹا سے بارہ گھنٹے سے زائد کا سفر طے کرکے ملاقات کے لئے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضور انور کا نورانی چہرہ دیکھ کر انسان خود بخود درود پڑھتا ہے اور اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت معانقہ کی خواہش بھی پوری فرمادی۔ الحمدللہ

2008ء میں بیعت کرنے والے ایک دوست Michael Banks صاحب کی اپنی اہلیہ کے ہمراہ خلیفہ وقت سے پہلی ملاقات تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ملاقات سے قبل ہم دونوں ہی بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ ملاقات شروع ہوئی تو میں بول نہیں پا رہا تھا۔ حضور انور کی روحانی شخصیت بہت متاثر کن ہے۔ میں نے حضور انور سے ذکر کیا کہ مجھ میں بہت خامیاں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوئی پرفیکٹ نہیں ہوتا لیکن انسان کو روز بروز کوشش کرکے خود کو بہتر بنانا پڑتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی اور توفیق دی کہ میں بھی خلافت کی نعمت عظمیٰ سے متمتع ہو سکوں۔

ایک دوست خالد اشفاق صاحب جو چھ ماہ قبل پاکستان سے ہجرت کرکے آئے تھے۔ چند سال قبل لاہور میں الفضل اخبار احمدی گھرانوں میں Deliver کرتے ہوئے گرفتار ہوگئے اور چھ ماہ اسیری میں گزارے۔ حضور انور سے اپنی زندگی کی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضور سے ملاقات میری زندگی کا سب سے بہترین لمحہ ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت مجھے شرف معانقہ سے نوازا اور تبرکاً ایک انگوٹھی بھی عطا فرمائی۔

ایک دوست ملک رضوان احمد صاحب جو تھائی لینڈ میں اسیر رہ چکے ہیں۔ ان کی بھی حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم پاکستان میں تھے یہ نہیں جانتے تھے کہ کبھی خلیفہ وقت کا دیدار اور قرب ہمیں بھی نصیب ہوگا۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہماری پندرہ سالہ خواہش پوری کردی ہے۔

ان کی اہلیہ بتانے لگیں کہ ملاقات کا احوال بیان کرنا مشکل ہے۔ جس طرح سورج کی طرف انسان دیکھنے کی کوشش بھی کرے تو دیکھ نہیں پاتا۔ ٹھیک ویسے ہی جب ہم حضور انور کے پُرنور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتے ہیں تو آنکھیں حضور انور کے چہرہ پر ٹکتی نہیں۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت میرے بیٹے کو قلم بھی عطا فرمایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 31 بچوں اور بچیوں سے ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان فاتح احمد نون، طاہر لئیق، تمثیل ملک، ایقان احمد، زوہیب احمد، ثاقب محمود خان، ایان احمد ایاز، زعیم وحید، راشد کرن، دانش عزیز بھٹی، ایان احمد نصیر۔

عزیزات مہروش رحیم، مہر رحیم، ایان ملک، ارحم فاروق، ہدیٰ خان، سمیحہ طارق، ہبۃ الحیٔ مشکوٰۃ، Rodiyallah Oresanya، یسریٰ بشریٰ شیخ، سیدہ سبیکہ کامران، زوہا پال، اذکیٰ مبشر، عائشہ نوید، Mantara Rehan Mooda، زینب مریم ملک، عاصفہ مرتضیٰ ملک، خدیجہ خان، سائرہ بشریٰ بھٹی، آصفہ بشریٰ خان، ماریہ حسنیٰ کوثر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت لجنہ کے ہال اور ان کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ خواتین نے حضور انور کی اچانک آمد پر خوشی و مسرت سے نعرے بلند کئے اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ آج ہیوسٹن میں قیام کا آخری دن تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

28؍اکتوبر 2018ء بروز اتوار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق ہیوسٹن سے واشنگٹن کے لئے روانگی تھی۔

ہیوسٹن سے واشنگٹن روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر پینتیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ روانگی سے قبل کارکنان کے درج ذیل مختلف گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سیکیورٹی گروپ، ضیافت کے کارکنان کی ٹیم، شعبہ ٹرانسپورٹ کے کارکنان، اس موقع پر Sheriff پولیس کے ڈیوٹی دینے والے افراد نے بھی گروپ فوٹو بنانے کا شرف پایا۔

احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مسجد بیت السمیع کے بیرونی احاطہ میں جمع تھی۔ بچے اور بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور اس کے بعد ہیوسٹن انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل بورڈنگ کارڈ کے حصول اور سامان کی بکنگ کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ یونائیٹڈ ایئر لائن کے سینئر سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے اور بارہ بجے یونائیٹڈ ایئر لائن کی پرواز UA 1192 ہیوسٹن کے ''جارج بُش انٹرنیشنل'' ایئرپورٹ سے واشنگٹن کے Dulles ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

قریباً دو گھنٹے پچاس منٹ کے سفر کے بعد واشنگٹن کے مقامی وقت کے مطابق تین بج کر پچاس منٹ پر جہاز واشنگٹن کے Dulles ایئرپورٹ پر اُترا۔ واشنگٹن کا وقت ہیوسٹن کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے اور مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کے استقبال کے لئے واشنگٹن کی مقامی جماعتوں کے علاوہ بعض دور کی جماعتوں سے آنے والے احباب مرد و خواتین بڑی تعداد میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

ڈیٹرائٹ (Detroit)، لاس اینجلیز، شکاگو، ملواکی، اٹلانٹا (Atlanta)، Dallas، سیاٹل، Connecticut، Saint Loius، میامی (MIAMI)، Bay Point، Minnesota، Hawaii، Arkansas، نیویارک اور روچیسٹر سے آنے والے احباب بڑے لمبے سفر اور فاصلے طے کرکے آئے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑے ولولہ اور جوش سے استقبال کیا۔ احباب نے نعرے بلند کئے۔ خواتین زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

بعد ازاں پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

....

29؍اکتوبر 2018ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت اقدس میں امریکہ بھر کی مختلف جماعتوں سے آنے والے خطوط کے علاوہ دنیا کی مختلف جماعتوں سے خطوط اور رپورٹس بذریعہ فیکس اور ای میل موصول ہوتے ہیں اور حضور انور روزانہ ساتھ کے ساتھ ان خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 294 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ 76 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی مختلف 18

جماعتوں سے آئی تھیں۔ خصوصاً Kansas city جماعت سے آنے والے 1095 میل کا سفر 17 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔

ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور ازراہِ شفقت چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والوں کے تأثرات

محمد گورایہ صاحب جن کا تعلق ایک شہید احمدی کے خاندان سے ہے، حضورِانور سے اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نیپال میں 10 سال گزارے ہیں اور میرے بھائی پاکستان میں شہید ہوئے تھے۔ میں 2014ء میں امریکہ آیا تھا اور آج کا دن میرے لئے حقیقی عید کا دن تھا۔ میری حضورِانور سے ملاقات کی دلی خواہش تھی جو آج پوری ہوگئی۔ الحمدللہ

ایک دوست محمد مصطفیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضورِانور سے ملاقات کے دوران اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا اور زار و قطار رو پڑا اور حضورِانور سے زیادہ بات نہ کرسکا۔ حضورِانور کا ہمارے درمیان موجود ہونا ہمارے لئے اپنی اصلاح کا بہترین موقع ہے۔

ذوالقرنین صاحب جو اپنی فیملی کے ساتھ ہیرس برگ سے ملاقات کے لئے آئے تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا محسوس ہورہا تھا کہ جیسے ہم خدا کے شیر کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے پاس کہنے کو کوئی الفاظ نہیں تھے۔ یہ بات بھی ہمارے لئے تعجب کا باعث تھی کہ حضورِانور نے میرے بچوں کی عمروں کا بالکل صحیح اندازہ لگایا۔

امۃ المتین صاحبہ کہتی ہیں کہ الفاظ میرے جذبات کی عکاسی نہیں کرسکتے۔ بہت سکون محسوس کررہی ہوں۔ حضورِانور میرے دادا جان کو جانتے تھے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ میرے دادا کے گنے کے کھیت تھے۔ میں ان کے پاس جاتا تھا تو وہ گنے کی رَو سے مہمان نوازی کیا کرتے تھے جو کہ بہت اچھی ہوتی تھی۔

ملاقات کرنے والے ایک دوست بلال احمد کاہلوں صاحب کہتے ہیں۔ میں نیپال سے امریکہ آیا ہوں۔ نیپال میں مَیں نے دس سال پناہ گزین کے طور پر گزارے۔ آج حضورِانور سے میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ الفاظ میری حالت کے نمائندہ نہیں ہوسکتے۔ یہ لمحات اتنے حسین تھے کہ اب ہمیشہ میری یادوں میں زندہ رہیں گے۔

ایک دوست شاہد احمد ڈار صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پاکستان سے ہجرت کے بعد نیپال میں گیارہ سال کا عرصہ گزارا ہے۔ حضورِانور سے ملنے کی تڑپ اور خواہش تو ہر احمدی مسلمان کے دل میں بستی ہے۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ آج میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوگئی ہے۔

سفیر احمد باجوہ صاحب بیان کرتے ہیں آج زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کا دیدار نصیب ہوا۔ جب ہم ملاقات کے لئے دفتر میں داخل ہوئے تو حضورِانور کے چہرہ پر نظر پڑی تو چہرہ مبارک کو نور ہی نور پایا۔ حضورِانور نے جب مجھے شرف مصافحہ عطا فرمایا تو میں نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے آقا کے دست مبارک کو تین دفعہ بوسہ دینے کی سعادت پائی۔

ہیرس برگ سے آنے والے ایک دوست ظفراللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورِانور سے ملاقات اگرچہ چند لمحات پر مبنی تھی لیکن ہمیشہ کے لئے ہماری زندگی کے لئے ایک یادگار بن گئی۔ ملاقات میں حضورِانور نے مجھے ایک نصیحت بھی کی۔ جب میں نے حضورِانور کو اپنی ملازمت کے بارہ میں بتایا تو حضورِانور نے فرمایا کہ دیانت داری اور محنت سے اپنا کام کرو۔

ایک دوست منور احمد صاحب نے اپنی فیملی کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی، بیان کرتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہماری مراد پوری فرمادی۔ حضورِانور نے مجھے اور میری فیملی کو دعا کے لئے مستقل خط لکھنے کی تاکید فرمائی۔ **حضورِانور نے فرمایا کہ دعا کے لئے خط لکھتے رہیں اگرچہ آپ کو جواب نہ بھی ملے۔** اس طرح آپ کی ذمہ داری ختم اور میری ذمہ داری شروع۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقات مبلغین سلسلہ امریکہ

آج پروگرام کے مطابق امریکہ کے مبلغین کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے میٹنگ روم میں تشریف لائے۔ اس میٹنگ میں 29 مبلغین شامل ہوئے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ کیا مبلغین کی میٹنگ ہر ماہ ہوتی ہے۔ اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ ہر ماہ تو نہیں لیکن دو ماہ کے بعد ہوتی ہے۔ اس پر حضورِانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ہر ماہ کہا ہوا ہے۔ دو ماہ تو نہیں، ہر ماہ کیا کریں۔ جو مبلغین قریب ہیں دو تین صد میل کے اندر ہیں وہ آجایا کریں۔ ان کو بلوالیا کریں اور جو دور ہیں وہ tele-conference کے ذریعہ میٹنگ میں شامل ہوں نیز حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ علاقے بدل بدل کر میٹنگ کیا کریں۔ اس طرح ہر علاقے کے مبلغ میٹنگ میں حاضر ہوسکیں گے اور جو اُس علاقے سے دور کے علاقے کے ہوں گے وہاں کے مبلغ کانفرنس کال کے ذریعہ شامل ہوجایا کریں گے۔

حضورِانور نے فرمایا میٹنگ میں مبلغین نے ہر ماہ جو کام کئے ہیں وہ آپس میں share ہوں۔ سب کو پتہ لگے کہ تبلیغ کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کئے گئے ہیں اور کیا نتائج نکلے ہیں۔ کون سا طریقہ زیادہ کامیاب رہا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا فائدہ وہیں ہورہا ہے جہاں ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا:۔ میں نے مربیان کو کہا تھا کہ صبح تہجد پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ رپورٹس میں لکھ دیتے ہیں کہ تہجد پڑھی۔ اکثر یہ کرتے ہیں کہ نماز سے قبل اُٹھے اور دو نفل پڑھ لئے۔ یہ خانہ پوری ہے، تہجد نہیں ہے۔ کم از کم آدھا پونا گھنٹہ پہلے اُٹھیں۔ سردیوں میں تو اور بھی زیادہ وقت مل جاتا ہے۔ اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام مبلغین سے ان کے سینٹرز میں نمازوں کی حاضری کا جائزہ لیا۔

حضورِانور نے فرمایا اگر مساجد میں نمازوں میں حاضری نہیں ہوتی تو مساجد بنانے کا فائدہ کیا۔ حضورِانور نے تمام مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے جماعتی عہدیداران کو لانا شروع کردیں تو کم از کم انصار، خدام کی مجالس عاملہ شامل کرکے پینتالیس، پچاس کی حاضری تو ایک نماز پر ہونی چاہئے۔ حضورِانور نے فرمایا عہدیداروں کا نمونہ قائم ہوگا تو دوسرے لوگوں کو توجہ پیدا ہوگی۔

حضورِانور نے ہدایت فرمائی جو احباب مساجد کے قریب رہتے ہیں ان کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنا چاہئے۔

ایک مبلغ سے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ اپنے حلقہ کی جماعتوں میں بتا کے جاتے ہیں یا بغیر بتائے؟ حضورِانور نے فرمایا کبھی بغیر بتائے بھی چلے جایا کریں۔ اس طرح صحیح جائزہ بھی مل جائے گا۔ پتہ چل جائے گا کہ نمازوں کی حاضری کیا ہوتی ہے۔

حضورِانور نے ایک مبلغ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اپنی ہر جماعت میں ہفتہ وار جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضورِانور نے مبلغین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں کو مسجدوں سے attach کریں تاکہ ان کو اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگے۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ وہ مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھاتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ نمازیں تین ہوتی ہیں۔ فرمایا آپ مغرب اپنے وقت پر ادا کیا کریں اور جب لوگ بعد میں عشاء کے وقت آئیں تو ان کو کہیں کہ آپ مغرب کی نماز پڑھ لیں۔ پھر آپ عشاء کی نماز پڑھائیں تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ مبلغ اپنے وقت پر نماز پڑھ چکا ہے اور نمازیں پانچ اپنے اپنے وقت پر ہوتی ہیں۔ جنہوں نے نہیں پڑھی، ان کو بتادو کہ علیحدہ اپنی نماز پڑھ لیں۔ پھر اس کے بعد عصر ہو یا عشاء کی نماز ہو، یہ اس لئے ضروری ہے کہ نوجوان بچوں کو احساس ہو کہ نمازیں پانچ ہیں، تین نہیں ہیں۔ اگر بچے، نوجوان تین نمازیں سمجھتے ہیں تو یہ ان کی غلط تربیت ہورہی ہے۔ بڑوں کو کہیں کہ تم اپنے نمونے دکھاؤ۔

حضورِانور نے فرمایا اگر زیادہ لوگ عشاء کے لئے آجائیں، جنہوں نے ابھی مغرب کی نماز ادا کرنی ہے تو آپ ان میں سے ایک امام مقرر کرکے ان کو کہہ دیں کہ وہ کسی دوسری جگہ ایک طرف کھڑے ہوکر باجماعت نماز ادا کرلیں۔ کیا پتہ اسی طرح تھوڑی شرمندگی محسوس ہو۔

حضورِانور نے فرمایا: لوگوں کو خطبات کے ساتھ MTA کے ساتھ attach کریں۔ عہدیداران کے پیچھے پڑ کر ان کو بھی MTA اور خطبات سے attach کریں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو احباب جماعت اور عہدیدار مسجد کے قریب رہتے ہیں، مسجد سے بہت زیادہ فاصلہ نہیں ہے ان کو کہیں کہ صبح اپنے کاموں پر جاتے ہوئے نماز فجر پڑھ کر جایا کریں۔ گھروں سے کام پر نکلتے ہیں تو نمازِ فجر مسجد میں باجماعت پڑھ کر جایا کریں۔ سردیوں میں تو یہ ممکن ہے۔

حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ جہاں جہاں نماز سینٹر بنائے ہوئے ہیں وہاں کسی کو باقاعدہ امام مقرر کرنا چاہئے۔ وہاں آنے والے لوگوں کو پتہ ہو کہ فلاں شخص امام مقرر ہے۔

حضورِانور نے فرمایا جہاں جہاں لوگ مسجد سے دور رہتے ہیں ان کو نماز سینٹر بنا کر کسی ایک گھر میں یا کسی ایک جگہ جمع کرلیں۔

حضورِانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے گھروں میں جو بھی نماز سینٹر بنائے ہیں وہاں ہفتہ میں سات دن پانچ وقت نماز ہونی چاہئے اور کم از کم سات دن مغرب وعشاء کی نماز باجماعت پڑھیں۔

حضورِانور نے فرمایا: یہاں MTA دیکھنے کا رواج کم ہے۔ میں نے کہا تھا کہ گھروں میں MTA پر جمعہ کا خطبہ ضرور tv پر لگایا کریں۔ گھروں میں چلتے پھرتے کانوں میں آواز پڑ جاتی ہے۔ اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ کانوں میں آواز پڑ جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ MTA دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضورِانور نے فرمایا: لوگوں کو نمازوں سے جوڑیں۔ MTA کے ذریعہ خلافت سے جوڑیں تو بہت سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ اسی طرح بہت سارے مسائل سامنے بھی آجائیں گے۔

حضورِانور نے مبلغ انچارج صاحب سے تبلیغی پلان کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر مبلغ انچارج نے بتایا کہ داعیین الی اللہ کی تعداد بڑھانے کا پلان ہے۔ اس حوالہ سے کوشش کررہے ہیں۔

حضورِانور نے استفسار فرمایا کہ جماعتیں مربیان سے مدد لیتی ہیں یا آپ نے اپنے پروگرام بنائے ہوئے ہیں؟ مربیان کی سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت سے کوارڈینیشن ہے؟ اطفال وغیرہ کے پروگراموں، کلاسز کے لئے آپ کی مدد لی جاتی ہے؟ لجنہ کے ساتھ کوئی پروگرام ہوئے ہیں؟

اس پر مبلغین نے عرض کیا کہ لجنہ کے ساتھ سوال وجواب کے پروگرام منعقد ہوئے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ لجنہ کے ساتھ جو بھی پروگرام ہے، وہ پردہ کے پیچھے رہ کر کرنا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: تربیتی issue جو بھی آپ کے سامنے آتے ہیں، جو بھی جماعت کے بارہ میں خاص تربیتی issues ہوں وہ اپنی رپورٹس میں جو مرکز کو بھجواتے ہیں۔ اس میں علیحدہ سے ذکر کیا کریں۔

حضورِانور نے فرمایا: میں نے ذیلی تنظیموں کے ذریعہ جرمنی سے جائزہ لیا تھا اس کا فائدہ ہوجاتا ہے۔ یہ ضروری ہے۔ بہت سے امور اور مسائل میرے سامنے آگئے تھے۔ ایک سوالنامہ بنا کر انہوں نے جائزہ لیا تھا۔ بغیر کسی کے نام کے بہت سے issues سامنے آئے تھے۔ اس انفارمیشن کی وجہ سے میری جلسہ کی تین تقاریر ہوگئی تھیں۔

حضورِانور نے فرمایا جو نام نہیں بتانا چاہتا نہ بتائے لیکن جو کوئی بھی تربیتی issue ہے وہ اپنی رپورٹ میں لکھ کر بھجوادیں۔

حضورِانور نے صدران کی طرف سے تعاون کے بارہ

میں پوچھا۔ ایک مبلغ نے عرض کیا کہ صدر کی طرف سے تعاون کی کمی ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: آپ کو یہاں تربیت کے لئے لگایا گیا ہے، تربیت کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ نے حکمت کے ساتھ سمجھاتے رہنا ہے۔ چڑنا نہیں ہے اور نہ چڑ کے جواب دینا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: مربیان کا تعاون عہدیداروں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں کا مسئلہ تعاون کے حوالہ سے ہر جگہ ہے۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ مجھے عبدالمالک خان صاحب مرحوم نے بتایا تھا کہ وہ کراچی میں مربی تھے اور عبداللہ خان صاحب کراچی کے امیر تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر کہا کہ جس طرح مالک خان صاحب اور عبداللہ خان صاحب آپس میں تعاون سے کام کرتے ہیں، اسی طرح باقی مربیان کیوں نہیں کرسکتے۔

نماز جمع کرنے کے حوالہ سے ایک مربی صاحب نے عرض کیا کہ یہاں کسی دوست نے کہا تھا کہ لندن میں نماز جمع ہوتی ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ دس ماہ سے زائد تو ہم پانچ نمازیں علیحدہ علیحدہ ہی ادا کرتے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گرمیوں میں نمازِ مغرب وعشاء اور سردیوں میں نمازِ ظہر وعصر جمع ہوتی ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں کا درمیانی وقفہ بہت کم ہوجاتا ہے۔ حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ جس دوست نے یہ بات کی تھی اُسے سمجھا دینا تھا۔

حضورِانور نے فرمایا: تحریک جدید کی قواعد کی کتاب میں آپ مبلغین کے فرائض اور ذمہ داریوں پر مشتمل قواعد ہیں۔ 23 پوائنٹس ہیں، کیا یہ سب نے پڑھے ہیں؟ آپ سب کو چاہئے کہ اپنے یہ فرائض پڑھیں اور ان کے مطابق کام کریں۔

حضورِانور نے فرمایا: اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور ساری جماعت کو تبلیغ کرنے کے لئے متحرک کریں۔ پھر تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ سیکرٹری تربیت پروگرام بناتا ہے، سیکرٹری تبلیغ پروگرام بناتا ہے، داعیین الی اللہ کی تربیت تو آپ نے کرنی ہے، دینی علم تو آپ کے پاس ہے، اُن کے پاس تو نہیں ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: صبح اُٹھو اور تیار ہو اور آٹھ، ساڑھے آٹھ بجے تک تیار ہو کر اپنے دفتر آؤ اور کام کرو، اپنی ڈاک دیکھو اور پھر تبلیغ کے لئے نکل جاؤ۔ پروگرام پہلے سے بنا ہو۔ حضورِانور نے فرمایا تبلیغ کے لئے مختلف نئے نئے طریقے نکالو۔ نئی راہیں تلاش کرنی پڑتی ہیں۔ جو مبلغین ایسا کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے غانا میں دیکھا ہے کہ جو کام کرنے والے مبلغین تھے وہ تبلیغ کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے تھے۔ سڑک کے کنارے، راستوں پر پمفلٹس لے کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ تقسیم کرتے تھے، اس طرح رابطے ہوتے تھے۔

حضورِانور نے فرمایا: آج سے سات آٹھ سال پہلے کہا تھا کہ ہر سال دس فیصد آبادی تک جماعت کا تعارف پہنچائیں۔ لیکن امریکہ میں اب تک ایک فیصدی بھی جماعت کا تعارف نہیں ہوا ہوگا۔

billboard لگا دیا یا walk یا امن پر پمفلٹ تقسیم کردیا، اس کا اگلا قدم بھی تو ہونا چاہئے۔

حضورِانور نے فرمایا: motivate کرنے کے لئے مربیان نے ہی کام کرنا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: مبلغ تبلیغی کمیٹی کا ممبر ہے۔ آپ نے جو پمفلٹ تیار کرنا ہے، اس کے لئے پہلے ڈسکس کریں کہ لوگ کس چیز سے متاثر ہوتے ہیں۔ جس علاقے میں تقسیم ہونا ہے وہاں کا جائزہ لیں اور پھر علاقہ کی ضرورت کے مطابق پمفلٹ تیار کریں۔

حضورِانور نے فرمایا: اپنے رابطے بڑھائیں، سوشل میڈیا کے ذریعہ بعض اپنے پروگرام کر رہے ہیں۔ تبلیغ کر رہے ہیں۔ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں، سب کو کرنا چاہئے۔

حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ کیا نومبائعین کی تربیت کے حوالہ سے آپ کو جماعت کی طرف سے پروگرام ملتا ہے۔ اس پر مبلغین انچارج نے عرض کیا کہ ہم نے ہر ایک کو پانچ ایسے نومبائعین کو قریب لانے کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے جو دور ہو گئے ہیں۔

اس پر حضورِانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو دور نہیں ہوئے ان کو قریب لانے کے لئے مستقل رابطہ رکھیں۔ ان کو نہ چھوڑیں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ پاکستانی اپنی مجالس لگا لیتے ہیں، اس طرح دوسرے دور ہوجاتے ہیں۔ یہ طریق غلط ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ مربیان کا کام ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھائیں، کلاسیں لیا کریں اور اگر آپ کا اپنا تلفظ ٹھیک نہیں ہے تو ٹھیک کریں اور پھر دوسروں کو سکھائیں۔

حضورِانور نے فرمایا: اب پاکستان سے بھی online کلاسز شروع ہوچکی ہیں۔ لیکن آپ کو بھی باقاعدہ قرآن کریم کی کلاسز لینی چاہئیں۔

حضورِانور نے فرمایا: اپنی جماعت کی اصلاحی کمیٹی میں لوکل مشنری شامل ہے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام ہے کہ مسئلہ کے سامنے آنے سے پہلے اس کا حل تلاش کیا جائے۔

ایک مبلغ کی طرف سے یہ بات پیش ہوئی کہ ایک لڑکی نے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن اس کے والدین پڑھائی کے لئے تلقین کر رہے تھے۔ حضورِانور نے فرمایا اگر ایسا کیس آپ کے سامنے آئے تو اس کو اِس کمیٹی میں حل کریں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ اگر لڑکیوں کو تعلیم دلوا کر اُن سے نوکریاں کروانی ہیں، کمائی کروانی ہے اور اس وجہ سے اُن کی شادی جلدی نہ ہو تو میں ایسی تعلیم کے خلاف ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا: جماعت کے ممبران کو اکٹھا کرنا آپ کا کام ہے۔ لوگوں کو عہدیداروں سے شکایات ہوتی ہیں۔ عہدیداروں کو بھی سمجھائیں اور لوگوں کو بھی سمجھائیں کہ آپ نے عہدیداروں کی بیعت نہیں کی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ جن کے جھگڑے لڑائیاں ہیں، گھروں میں جا کر ان کو سمجھائیں۔ لیکن کسی بھی گھر سے جب تک صلح نہیں ہوجاتی کچھ کھانا پینا نہیں ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: تربیت کے لئے ایک ذریعہ وصیت کی طرف توجہ دلانا بھی ہے۔ اس کے لئے سیکرٹری وصایا کی مدد کریں۔ وصیت میں شامل ہونے سے لوگوں کی تربیت اور قربانی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: مبلغین کو چندے بڑھانے میں، چندوں کا معیار بڑھانے اور باشرح چندہ ادا کرنے کے حوالہ سے سیکرٹریان کی مدد کرنی چاہئے۔ یہ بنیادی تربیت کا کام ہے اور مبلغین کے فرائض میں ہے کہ لوگ صحیح شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنے لگ جائیں۔ براہِ راست دخل اندازی نہیں کرنی لیکن چندے بڑھانے میں مدد کرنی ہے۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ اگر live خطبہ جمعہ فجر کے وقت نشر ہو رہا ہو تو کیا کیا جائے۔ امریکہ میں بعض علاقے ایسے ہیں کہ جب خطبہ جمعہ live آرہا ہوتا ہے تو فجر کا وقت ہوتا ہے۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: جو فجر کا وقت ہے وہ تو وہی ہے اور مخصوص وقت ہے۔ اس لئے وقت پر نماز فجر ادا ہو۔ خطبہ آپ بعد میں سنیں یا جو MTA نے دوبارہ نشر کرنے کے لئے تین گھنٹے کا transmission delay رکھا ہے۔ اُس وقت سن لیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اگر جلسہ کا پروگرام ہو یا کوئی دوسرا ایسا پروگرام ہو کہ خلیفہ وقت کا خطاب live آرہا ہو تو آپ اپنے حالات کے مطابق نماز ظہر وعصر یا مغرب وعشاء جمع کرسکتے ہیں۔ خطاب سننے سے پہلے یا بعد میں وقت کی مناسبت سے جمع کی جاسکتی ہیں۔ لیکن نمازِ فجر کی مجبوری ہے اس کا ایک معین وقت ہے، جس میں تاخیر نہیں کی جاسکتی۔

حضورِانور نے فرمایا: فجر کی نماز کے حوالہ سے جس نے بھی یہ سوال کیا ہے یہ تو پوچھنے والا سوال ہی نہیں۔ ایک مبلغ کو پتہ ہونا چاہئے کہ نماز کے اوقات کیا ہیں۔

شادیوں پر نامناسب حرکات، ناپسندیدہ باتیں ہونے کے حوالہ سے ایک مبلغ نے سوال کیا۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: آپ خطبات سنتے ہیں، میں نے سب بتایا ہوا ہے۔ اگر شادی پر کوئی غیر اسلامی رسمیں، باتیں دیکھیں تو توجہ دلائیں اور بند کروائیں۔ اسلامی روایات اور تعلیمات کے مطابق شادیاں ہونی چاہئیں۔ توجہ دلانے پر اگر پھر بھی اصلاح نہیں کرتے تو پھر اُٹھ کر آجایا کریں۔ وہاں نہیں بیٹھنا۔ اگر بیٹھے رہیں گے تو پھر آپ کو بھی سزا ہوگی۔

حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض غیر احمدی احباب ہم سے اپنا نکاح پڑھوانا چاہتے ہیں تاکہ ان کا اسلامی طرز پر بھی نکاح ہو جائے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: یہ جائزہ لے لیں کہ کیا یہاں نکاح خواں رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اگر آپ رجسٹرڈ ہیں تو نکاح پڑھا سکتے ہیں۔ ایک مبلغ کو فرمایا کہ پہلے پتہ کرکے بتائیں کہ آپ کی سٹیٹ کا قانون کیا ہے؟ جو بھی قانون ہے اس کے مطابق چلنا ہے۔

ایک مبلغ نے سوال کیا کہ اگر کوئی شادی کی غرض سے بیعت کرے تو کیا کیا جائے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا۔ دلوں کا حال تو صرف خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ انہوں نے شادی تو بہرحال کرنی ہے اور اجازت کے بغیر کریں گے تو اخراج ہو جائے گا تو اس طرح کم ازکم وہ کسی برائی سے بچ جائیں گے۔

حضورِانور نے فرمایا: ہمارا ایک نظام ہے۔ اگر کوئی لڑکا بیعت کرتا ہے تو جماعتی قواعد کی رُو سے اُسے ایک سال کا عرصہ گزارنا پڑتا ہے اور اگر ایک سال کے عرصہ سے قبل شادی کرنی ہے اور کسی وجہ سے جلدی کرنی ہے تو میں اجازت دے دیتا ہوں تاکہ گند سے بچیں۔ دوسرا یہ کہ شاید جماعت کے قریب آجائیں۔ ورنہ جس نے شادی کرنی ہے وہ تو کورٹ میں جا کر بھی کرلیتی ہیں تو پھر اخراج کی سزا ہوتی ہے۔ تو ان چیزوں سے بچانے کے لئے میں کم عرصہ میں بھی اجازت دے دیتا ہوں تاکہ اصلاح ہوجائے۔

جس نے پیچھے ہٹنا ہے وہ بدقسمت ہے، وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: نومبائع کو جب بیعت کئے ہوئے سال مکمل ہوجائے تو پھر امیر ملک یا صدر اجازت دیتا ہے۔ اگر سال سے کم عرصہ ہے اور شادی کرنی ہے تو خلیفہ وقت سے اجازت لینا ضروری ہے۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ ہماری مسجد میں بعض غیر احمدی بطور مدد زکوٰۃ لینے کے لئے آتے ہیں تو کیا ہم ان کو زکوٰۃ کی رقم میں سے کچھ دے سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا: زکوٰۃ کی مد تو آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس میں سے آپ از خود تو نہیں دے سکتے۔ آپ انہیں بتا دیں کہ زکوٰۃ وغیرہ کی رقم تو ہم دے نہیں سکتے۔ ہمارا اختیار نہیں ہے۔ آپ اپنے پاس صدقات وغیرہ اور مقامی فنڈ رکھیں، اس میں سے بطور مدد جو دینا ہے، دے دیا کریں۔

بیعت فارم کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا اگر آپ کو تسلی نہیں ہے تو اِس کو اپنے مرکز بھجوا دیں۔ ساتھ خط لگا کر کہ اس کو فی الحال زیر نظر رکھیں اور ابھی pending رکھیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ یورپ میں جو اسائیلم سیکرز بیعت کرتے ہیں ہم ان کو کہہ دیتے ہیں کہ بیعت قبول اُس وقت ہوگی جب کیس پاس ہوجائے گا۔ ان سے ہم چندہ بھی نہیں لیتے۔ ان کا کیس pending رکھتے ہیں۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ بعض افراد لاٹری کا کام کرتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ لاٹری مشین جوا ہے۔ جو یہ کام کرتے ہیں، عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اگر وہ عہدیدار ہیں تو بتائیں۔ محض کارکن کے طور پر کام لینے میں کوئی حرج نہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: جو سؤر اور شراب کا کام کرنے والے ہیں، اُن کے بارہ میں ہدایت ہے کہ ان سے چندہ نہیں لینا۔ اضطراری کیفیت ان کے لئے ہے۔ جماعت کے لئے اضطراری کیفیت نہیں ہے۔ اس لئے جماعت ان سے چندہ نہیں لے گی۔

حضورِانور نے فرمایا: بعض لوگ بطور ملازم کام کرتے ہیں تو وہ دوسرا کام تلاش کریں۔ ایسے لوگوں کو دو تین مہینے تو مہلت دی جاسکتی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: اگر شراب سٹور میں ہے اور وہاں کام کرنے والے اس میں براہِ راست ملوث نہیں ہیں، مثلاً grocery store میں کیشئر ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر وہ براہِ راست اپنے ہاتھ سے بیچتا ہے تو پھر وہ ملوث ہے اور شامل ہے۔ ہاں اگر وہ ایسے ٹِل (till) پر ہے کہ وہاں شراب فروخت نہیں ہوتی تو پھر ٹھیک ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: بہرحال جو ملوث ہیں ایسے لوگوں سے چندہ نہیں لینا، ان کو کوئی عہدہ نہیں دینا، کارکن کے طور پر تو کام کرسکتے ہیں تاکہ تعلق قائم رہے۔ اگر کوئی عام کارکن کے طور پر کام کر رہا ہے تو ٹھیک ہے۔ ایسا شخص کسی شعبے کی نمائندگی نہیں کرسکتا۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ اگر ہم مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھیں اور اس کے بعد درس ہو پھر اس کے بعد عشاء کی نماز ہو تاکہ جماعتی ممبرز کے لئے آسانی ہو۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی سنت یہی تھی کہ پہلے وقت پر

نماز پڑھی جائے۔ اگر نیت نیک ہے تو پھر ٹھیک ہے تاخیر کے ساتھ دوسرے وقت میں پڑھ لی جائے۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ عشاء کے وقت میں نہ چلی جائے۔

حضورِانور نے ایک سوال پر مخرج کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز پڑھنے آتا ہے تو ٹھیک ہے بیٹھک آئے۔ لیکن اس سے کوئی جماعتی کام کارکن کے طور پر بھی نہیں لینا۔ ہم نے اس کو احمدیت سے نہیں نکالا، بلکہ نظام سے نکالا ہے۔ نظام میں جو سسٹم ہے اس میں اس کو involve نہیں کرنا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ مربی کا کام ہے کہ اس کی تربیت کرے۔ اس کو سمجھائے تا کہ وہ نظامِ جماعت کا حصہ بنے۔ حضورِانور نے فرمایا جو بھی سزا یافتہ مجھے خط لکھتا ہے میں اُسے براہِ راست جواب نہیں دیتا۔ جب تک نظامِ جماعت کی طرف سے رپورٹ آجائے اور معافی ہوجائے تو پھر ٹھیک ہے۔ جماعتی نظام کے وقار کو بھی قائم رکھنا ہے اور اس کی اصلاح بھی کرنی ہے۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ ایک جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے مثلاً آٹھ صد سے زائد ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: اگر تربیتی لحاظ سے آپ کو دقتیں پیش آرہی ہیں تو آپ امیر صاحب کو لکھیں تو دو جماعتیں بنادیں۔

آخر پر حضورِانور نے فرمایا: خلاصہ یہ ہے کہ آپ مبلغین نے اپنی جماعت کے سامنے رول ماڈل بننا ہے، عبادتیں ہیں، نمازیں ہیں، اخلاق ہیں، بات چیت ہے، دینی علم ہے، جنرل نالج ہے، ہلکی لحاظ سے بھی معاملات کا علم ہونا چاہئے۔ بعض جگہوں پر آپ لوگ جماعت کی نمائندگی میں جاتے ہیں تو ملکی حالات کا علم ہونا چاہئے۔

حضورِانور نے فرمایا: جماعت کے ہر ممبر میں یہ احساس ہو کہ آپ کسی کی طرف داری کرنے والے نہیں۔ جب خاندانوں کی آپس میں رنجشیں دیکھیں تو ان کو سمجھائیں۔ لیکن کسی کے گھر جائے کی پیالی نہیں پینی جب تک کہ ان کی صلح نہیں ہوتی۔

حضورِانور نے فرمایا: جو بھی باتیں میں نے کی ہیں سب کو ان کے نوٹس لینے چاہئیں۔ حضورِانور نے فرمایا: آپ سب یہ بھی عادت ڈالیں کہ خطبہ جمعہ سنتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ نوٹس لیں اور پھر بعد میں ان کے پوائنٹس بنائیں۔ ہمارے وہاں یوکے میں بعض مبلغین ہیں جو خطبہ کے نوٹس لیتے ہیں اور پھر پورا ہفتہ وہ نوٹس ان کے درس دینے میں کام آجاتے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الفضل کا مطالعہ کیا کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان لوگوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا جو الفضل نہیں پڑھتے کہ میں تو الفضل پڑھتا ہوں۔ میرے لئے تو کسی نہ کسی مضمون میں کوئی بات نئی ہوتی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا جن کو الفضل اخبار نہیں آتا وہ مشنری انچارج کو بتائیں۔ آن لائن تو آجاتا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا: الفضل پڑھنے سے آپ کی اردو بہتر ہوگی۔

حضورِانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر القرآن کو باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ اس کے علاوہ کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور مطالعہ کرنی ہے۔

یو ایس اے کے مبلغین کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان عاشر احمد، مصطفیٰ قویم الدین، فہد مبارز بھٹی، جنید صدیقی، مصطفیٰ احمد، شعیب اسلم چوہدری، اسد چوہدری، مطہر احمد واہلہ۔

عزیزات عتیقہ معاذ مرزا، عائزہ محمود، فاطمہ زہراء، جاذبہ منشاد، لبینہ منصور احمد، مشعل وقار، رضوانہ مرزا، سبیکہ احمد، سیدہ ملاحت، نائلہ امۃ الحیّ، فرح ایمان احمد، عدیلہ امۃ الحیّ۔

تقریب آمین کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بقیہ: حضورِانور ایدہ اللہ کی مصروفیات ... از صفحہ 1

عتبہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ فرمایا۔ نیز خلافتِ احمدیہ سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے ایک دیرینہ خادم سلسلہ و بزرگ، متبحر عالم سلسلہ پروفیسر سعود احمد خان صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

❀... 02؍فروری بروز ہفتہ: آج نمازِ ظہر سے قبل لجنہ اماء اللہ نارتھ ویلز، یوکے نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆... نمازِ عصر کے بعد ٹی آئی کالج اولڈ ایسوسی ایشن (یوکے اور جرمنی) کے ممبران نے اپنے پیارے امام کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

☆ آج شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور مکرم یاسر احمد وسیم صاحب ابن مکرم وسیم احمد ناصر صاحب (کارکن دفتر امام مسجد فضل لندن) اور عزیزہ سیتی مریم صدیقہ بنت مکرم عمر فاروق احمدی صاحب (انڈونیشیا) کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضورِانور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی اور دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

❀... 03؍فروری بروز اتوار: آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ نمازِ ظہر سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے ایک وفد نے حضور انور کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

☆... نمازِ عصر کے بعد الفضل انٹرنیشنل (لندن) کے جملہ سٹاف ورضا کاران نے اپنے پیارے امام کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا اعزاز پایا نیز حضور پُرنور سے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضورِانور نے از راہِ شفقت ویل چیئر پر موجود ایک بزرگ ممبر ٹیم مکرم محمد حنیف صاحب کا حال دریافت فرمایا اور ان کی طرف سے پیش کی جانے والی مٹھائی کو متبرک فرمایا۔

ملاقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِانور نے چار روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسران صیغہ جات، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے صدور اور نیشنل عاملہ کے ممبران اور دیگر احباب نے حضورِانور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 105 فیملیز اور 66؍احباب نے انفرادی طور پر حضورِانور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 15؍ممالک سے تھا جن میں آئس لینڈ، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، جرمنی، کینیڈا، امریکہ، میکسیکو، سویڈن، ناروے، آسٹریلیا، فن لینڈ، انڈیا، قازاقستان، پاکستان اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں... از صفحہ 19

یونیورسٹی، جناب پاون سائینی ایم ایل اے ہریانہ، جناب آر کے موڈگل صاحب چیئرمین شعبہ طبعیات کروکشیتر یونیورسٹی، سردار من ویر سنگھ صاحب سکھ تنظیم وغیرہم ہیں۔

جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم نائب انچارج صاحب شعبہ نور الاسلام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ملک سے وفاداری کے متعلق اسلامی تعلیمات پر تقریر کی۔

اس پیس سمپوزیم میں ایک دلچسپ ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب Islam's teachings of Loyalty & Love کے منتخب حصے دکھائے گئے۔

اس پیس سمپوزیم میں 200 سے زائد افراد نے شرکت کی جن کا تعلق مختلف مکاتبِ فکر سے ہے۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا سے پیس سمپوزیم انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس پیس سمپوزیم کی تشہیر 9 مختلف اخبارات اور 6 نیوز چینلز کے ذریعہ سے ہوئی۔ اس موقع پر جماعتی بک سٹال بھی لگایا گیا جس کے ذریعہ 300 سے زائد لیف لیٹس اور 100 سے زائد کتب نبیوں کا سردار تحفۃً دی گئیں۔

اللہ تعالیٰ اس پیس سمپوزیم کے نیک اور دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

....

مخزنِ تصاویر

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تصاویر پر مشتمل آفیشل لائبریری 'مخزنِ تصاویر' کے نام سے موسوم ہے اور یہ لائبریری مرکز کے زیر انتظام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے 2006ء میں اس لائبریری کا نئے سرے سے اجرا ہوا اور تب سے یہ لندن میں قائم ہے۔

مخزنِ تصاویر کے قیام کا بنیادی مقصد جماعتی تصاویر کو اکٹھا کر کے ان کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کو باترتیب محفوظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مستقل پراجیکٹ جاری ہے جس میں مختلف کیٹگریز (categories) کے تحت تصاویر کو اکٹھا کر کے محفوظ کیا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصاویر کے علاوہ تاریخی اعتبار سے دیگر اہم شخصیات اور اہم تاریخی مواقع پر لی گئی تصاویر بھی اس لائبریری میں شامل ہیں۔ چنانچہ اس ذریعہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی 'تصویری تاریخ' محفوظ کی جارہی ہے۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07؍فروری 2016ء کو مخزنِ تصاویر ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ اس ویب سائٹ کے ذریعہ لوگ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بیشمار اہم پرانی تاریخی تصاویر اور نئی تصاویر دیکھ سکتے ہیں اور بعض تصاویر آن لائن آرڈر کے ذریعہ خرید بھی سکتے ہیں۔ تصاویر کے ساتھ درج کی گئی معلومات 6 مختلف زبانوں میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح کسی بھی جماعتی شعبہ، ادارے، تنظیم وغیرہ کو اگر اپنے لٹریچرز، سووینیرز، کیلنڈرز وغیرہ میں تصاویر شامل کرنی ہوں تو ان کو اسی ویب سائٹ کے ذریعہ آرڈر کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کے پاس جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق کسی قسم کی تاریخی تصاویر موجود ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ تصاویر سے متعلق ضروری معلومات و کوائف لکھ کر درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ ان معلومات میں یہ باتیں ضرور شامل کریں: بھیجنے والے کا نام، تاریخ اور مقام جب تصویر لی گئی وغیرہ۔ آپ کی بھیجی گئی تصاویر ریکارڈ میں محفوظ کرنے کے بعد آپ کو باحفاظت واپس کردی جائیں گی۔

Makhzan-e-Tasaweer
Tahir House
22 Deer Park Road
London
SW19 3TL
e-mail: info@makhzan.org
website: www.makhzan.org

جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے 14ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

نماز تہجد، درس القرآن، علمی اور تربیتی مضامین پر مشتمل ٹھوس تقاریر اور مجلس سوال وجواب کا انعقاد

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج

رپورٹ: جبار ندیم۔ افسر جلسہ سالانہ مڈغاسکر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 12 اور 13 اکتوبر 2018ء کو جماعت احمدیہ مڈغاسکر کو اپنا 14واں جلسہ سالانہ دارالحکومت Antananarivo (انتا نانا ریؤ) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ''اسلام میں مرد وزن کے حقوق و فرائض'' رکھا گیا تھا۔

جلسہ کی تیاریاں

جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے ایک جلسہ سالانہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ علاوہ ازیں، مختلف جماعتوں میں ریجنل مشنریز نے لوکل معلمین کے ساتھ مل کر لوگوں کو جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات اور روایات سے آگاہ کیا۔ جلسہ کے تمام تر پروگرام و تقاریر کو مقامی زبان Malagasy (مالاگاسی) میں تیار کیا گیا تاکہ سامعین کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کے علاوہ بعض لوکل ممبران کو اردو عربی ترانے بھی تیار کروائے گئے۔ جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد اور نئی جلسہ گاہ کو مختلف تعارفی، معلوماتی اور تصویری بینرز سے سجایا گیا۔ حکومتی عہدیداران، پریس کے نمائندگان اور مختلف مذاہب اور فرقوں کے رہنماؤں کو جلسہ کے دعوت نامے دئے گئے۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کے علاوہ کھانے کا انتظام بھی جلسہ گاہ میں کیا گیا۔ رہائش کا انتظام جماعتی کالج کے کمرہ جات میں کیا گیا۔

اس دفعہ بیرونی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے وفود کی آمد جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل 11 اکتوبر 2018ء بروز جمعرات کو شروع ہو گئی تھی۔ ماریشس جماعت سے ایک کثیر تعداد جلسہ میں شامل ہوئی۔

11 اکتوبر 2018ء کو تقریباً شام 5 بجے مہمان خصوصی مکرم Moussa Taujoo صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس اپنی اہلیہ کے ہمراہ ایئر پورٹ سے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کے مرکزی مشن پہنچے۔ ممبران جماعت احمدیہ مڈغاسکر اور مہمانان نے ان کا پُرجوش استقبال کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا روز 12 اکتوبر 2018ء

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز 12 اکتوبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد تمام حاضرین کو ناشتہ اور تیاری کا وقت دیا گیا۔ صبح ساڑھے گیارہ بجے تقریب پرچم کشائی کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب ماریشس نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم مجیب احمد صاحب صدر جماعت و مشنری انچارج نے مڈغاسکر کا قومی پرچم لہرایا۔ اس دوران حاضرین نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب ماریشس نے دعا کروائی۔ بعد ازاں بعض ترانے پیش کئے گئے۔ ایک ترانہ ناصرات نے کلمہ طیبہ بزبان عربی مع مالاگاسی ترجمہ پیش کیا۔ دوسرا ترانہ اطفال نے عربی زبان میں اور ایک ترانہ خدام نے اردو زبان میں پیش کیا۔ بعد ازاں کالج کے طلباء نے ترانے کی صورت میں خوش آمدید کے الفاظ بزبان French (فرنچ) اور پھر مقامی زبان Malagasy (مالاگاسی) میں پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب ماریشس نے French (فرنچ) زبان میں خطبہ جمعہ دیا جس کا ترجمہ معلم مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے Malagasy (مالاگاسی) زبان میں کیا۔ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی ادا کی گئی۔

دوسرا سیشن

حاضرین جلسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سن رہے ہیں

دوپہر کے کھانے کے بعد سہ پہر تین بجے، دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ تمام حاضرین نے ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنا۔ لوکل ممبران جماعت نے مسجد میں خطبہ جمعہ کا رواں ترجمہ مالاگاسی (Malagasy) زبان میں سنا جو معلم عبد الرحمٰن صاحب نے ساتھ ساتھ کیا۔

تیسرا سیشن

مکرم عیسیٰ تیجو صاحب، سیکرٹری اشاعت ماریشس کی صدارت میں تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو معلم Botofenotsara (بوٹو فے نو چارا) صاحب نے کی۔ بعد ازاں معلم Maximin (ماکسی مِین) صاحب نے اس کا Malagasy (مالاگاسی) ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے منتخب اشعار مکرم رانا فاروق ساجد صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ ان اشعار کا Malagasy (مالاگاسی) ترجمہ عزیزم Faly (فالی) صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مدثر احمد صاحب قائمقام مشنری انچارج مڈغاسکر نے Malagasy (مالاگاسی) میں ''اسلام کے قائم کردہ حقوق نسواں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار جبار ندیم ریجنل مشنری Fianarantsoa Region (فیانا رَنت سوا) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام ''نونہالان جماعت'' میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔ ان اشعار کا مالاگاسی ترجمہ معلم عبدالرحمٰن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں احمد خان نسیم صاحب نے وہی تقریر ''اسلام کے قائم کردہ حقوق نسواں'' اردو زبان میں کی۔ دعا کے ساتھ اس سیشن کا اختتام ہوا۔

چوتھا سیشن

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد چوتھے سیشن یعنی مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا۔ اس سیشن کی صدارت مکرم مدثر احمد صاحب قائمقام مشنری انچارج مڈغاسکر نے کی۔ آپ نے ممبران جماعت کی طرف سے کئے گئے سوالات کے لوکل Malagasy (مالاگاسی) زبان میں جوابات دیئے۔ اس سیشن کے اختتام پر ممبران جماعت کو رات کا کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز 13 اکتوبر 2018ء

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 13 اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ کا آغاز بھی نماز تہجد کی ادائیگی سے کیا گیا۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد ازاں تمام حاضرین جلسہ کو ناشتہ اور تیاری کا وقت دیا گیا۔

پانچواں سیشن

صبح نو بجے پانچویں سیشن کا آغاز ہوا۔ جس میں حکومتی عہدیداران، پریس کے نمائندگان اور مختلف مذاہب اور فرقوں کے رہنماؤں کو خصوصی دعوت دی گئی تھی۔

مکرم امیر صاحب ماریشس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ معلم زبیر صاحب نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ مکرم Denery (دینیری) صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم میں سے خاکسار جبار ندیم ریجنل مشنری Region

تقریب پرچم کشائی کی ایک تصویر

Fianarantsoa (فیانا رَنٹ سوا) نے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے اور مکرم ناصر صاحب نے اِن کا Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد معلم عبد الرحمٰن صاحب نے Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ''بچوں کی تربیت کے حوالے سے والدین کے فرائض'' کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں اطفال الاحمدیہ نے گروپ کی صورت میں نظم ''ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے'' ترنم کے ساتھ

اطفال الاحمدیہ مڈغاسکر نظم پڑھتے ہوئے

پڑھی اور Malagasy (مالاگاسی) زبان میں اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار جبار ندیم ریجنل مشنری Fianarantsoa Region (فیانا رَنٹ سوا) نے Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ''اسلام میں پردے کا تصور'' کے عنوان پر تقریر کی۔

چھٹا اور اختتامی سیشن

مکرم امیر صاحب ماریشس ...باقی صفحہ 20 پر...

بقیہ: خطاب حضور انور اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 2018ء ....از صفحہ 24

لئے عام طور پر روزمرہ مثالوں سے سمجھنا زیادہ آسان ہوتا ہے اس لئے اب میں ان احمدی خواتین کے کچھ واقعات کا ذکر کروں گا جنہوں نے گزشتہ چند سالوں میں احمدیت کی خاطر بے مثال قربانیاں دیں۔ یہ واقعات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ ہماری جماعت میں سچی قربانی کی روح زندہ ہے۔

پہلی خاتون جن کا میں ذکر کروں گا وہ کینیڈا سے تعلق رکھنے والی انجم صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے خوب تحقیق کے بعد احمدیت قبول کی۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اس دَور میں آنحضرت ﷺ کے حقیقی نمائندہ ہیں۔ انہوں نے اس حقیقت کو جان لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی سکھایا وہی اسلام کی اصل تعلیم کا آئینہ دار ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بابرکت جماعت میں شامل ہونا اور پھر اس راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ضروری ہے۔

اس کے بعد ان کو واقعۃً اپنے ایمان کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ 1994ء میں جب انہوں نے بیعت کی تو ان کا شوہر مشتعل ہوگیا اور پورا زور لگایا کہ یہ احمدیت پر ایمان کو ترک کر دیں۔ اس نے انہیں زبردستی جمعہ کی نماز پڑھنے یا کسی بھی جماعتی پروگرام میں شرکت کرنے سے روک دیا۔ وہ کچھ غیر احمدی مولویوں کو گھر لے آیا جنہوں نے اس خاتون کو احمدیت چھوڑنے کے لئے مجبور کیا، لیکن ان کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ باوجود انتہائی دباؤ، ظلم وستم اور ہراساں کیے جانے کے وہ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں اور ثابت قدمی کا ایک مثالی نمونہ قائم کیا۔

نتیجۃً ان کے شوہر نے انہیں تین بچوں سمیت گھر سے نکال دیا اور وہ سڑک پر آگئیں۔ انجم صاحبہ کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس لئے وہ اپنے بچوں کے ساتھ کچھ دن ایک ہوٹل میں قیام پذیر رہیں۔ اس پر ان کے خاندان والوں نے یہ افواہ پھیلائی کہ جماعت انہیں پیسے دیتی ہے، لیکن یہ بالکل غلط بات تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ پہلے وہ آرام دہ زندگی گزار رہی تھیں لیکن اب انہیں گھروں میں صفائی وغیرہ کا کام کرنا پڑ رہا تھا جس سے بمشکل اتنی آمدنی ہوتی تھی کہ وہ اپنے بچوں کی خوراک اور رہائش کا انتظام کر پاتی تھیں۔ ان دردناک حالات کے باوجود ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

یہ دباؤ اور مصائب ان کے ایمان کو ایک ذرہ برابر بھی کم نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد انہیں غیر احمدی افراد کی طرف سے رشتہ کے پیغامات موصول ہوئے لیکن انہوں نے ہر ایک کو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اگر شادی کروں گی تو صرف کسی احمدی کے ساتھ۔ اس پر ان میں سے ایک آدمی ان سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور جلد ہی وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قائل ہوگیا۔ بعد ازاں ان کی شادی ہوگئی اور تب سے یہ خاندان جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھتا ہے۔ اس بہادر خاتون نے نہ صرف اپنے اور اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت کی بلکہ وہ ایک غیر احمدی کو بھی احمدیت کی آغوش میں لے آئیں۔

بھارت کے شہر کلکتہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نور جہاں صاحبہ نے 1981ء میں بیعت کی۔ ان کی بیعت کی ایک بڑی وجہ جماعت احمدیہ کا دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ بنی۔ ان کو اس بات نے خاص طور پر بہت متأثر کیا کہ جماعت احمدیہ میں دنیا کے دور دراز علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے مالی قربانی اور چندہ کا نظام قائم ہے۔

انہوں نے اپنی احمدی سہیلیوں کو دیکھا جو باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بھی اس قربانی میں شامل ہونے کے لئے چندہ دینا چاہتی ہیں۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ جماعت صرف احمدیوں سے ہی چندہ وصول کرتی ہے اس لئے ان سے چندہ وصول کرنا ممکن نہیں۔ اس پر اُنہوں نے بتایا کہ وہ پہلے ہی جماعت کی کچھ کتابیں پڑھ چکی ہیں اور اگرچہ ابھی تک باقاعدہ بیعت نہیں کی لیکن دل سے احمدی ہوچکی ہیں۔

> آپ مجھے اپنے وراثتی حصہ کے بدلے اپنا عقیدہ بدلنے پر مجبور کررہے ہیں لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ ان چندروپوں کے عوض اللہ تعالیٰ مجھے پہلے ہی اس دنیا کا سب سے انمول تحفہ احمدیت کی شکل میں عطا فرماچکا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں اب کسی بھی مالی نقصان اور خاندانی وراثت سے محرومی کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں کرتی۔

چنانچہ چندہ دینے کی شدید خواہش کی وجہ سے انہوں نے بیعت کر لی اگرچہ اس پر ان کے والد اور دیگر رشتہ دار شدید مخالف ہو گئے۔ انہوں نے ان کو برا بھلا کہا اور ہراساں کیا۔ انہیں سخت مالی تنگی کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے صبر اور قربانی کی جزا دی اور انہیں ایک سکول میں نوکری مل گئی۔ رفتہ رفتہ وہ اس سکول کی ہیڈ مسٹرس بن گئیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاندان کی وجہ سے احمدیت سے دور چلی جاتیں اس کے بالکل برعکس ہوا اور ان کا خاندان بھی بالآخر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمدللہ

ایک اور خاتون جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ رئیسہ صاحبہ ہیں۔ ان کا تعلق کانپور انڈیا سے ہے۔ جب انہوں نے اپنے بچوں کے ہمراہ احمدیت قبول کی تو انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بیعت کرنے سے قبل بھی ان کے معاشی حالات تنگ ہی تھے۔ مختلف دیہات میں چوڑیاں بیچ کر معمولی آمدن پیدا کیا کرتی تھیں۔ بیعت کے بعد انہیں مزید مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے خاندان کے اکثر افراد ان کے مخالف ہو گئے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو صبر کا پھل عطا فرمایا اور ان کے مالی حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے اور بجائے مختلف دیہات میں جا کر چوڑیاں بیچنے کے انہوں نے خود اپنی دوکان بنالی۔ جب انہوں نے اپنے حالات کی بہتری دیکھی تو ان کا ایمان مزید ترقی کر گیا۔ جہاں پہلے وہ غربت کی زندگی بسر کر رہی تھیں وہاں اب اپنے دین کی خاطر مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔

میں انڈیا سے سنجیدہ صاحبہ کا ایمان افروز واقعہ بھی سنانا چاہتا ہوں۔ ان کے شوہر نے 2000ء میں بیعت کی اور اس کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو بھی تبلیغ کی، جنہوں نے جلد ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کر لیا۔ بیعت کے بعد اس خاتون کے گھر والوں نے سخت مخالفت کی اور بالکل قطع تعلق کر لیا۔ وہ انہیں مارتے اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے رہے۔ لیکن انہوں نے بے مثال ہمت دکھائی اور اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ ان کا تعلق امیر خاندان سے تھا لیکن بیعت کے بعد ان کے والد نے انہیں جائیداد اور تمام حقوق سے محروم کرنے کی دھمکی دے کر مجبور کرنا چاہا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا انکار کر دیں۔ اس پر سنجیدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے اپنے وراثتی حصہ کے بدلے اپنا عقیدہ بدلنے پر مجبور کر رہے ہیں لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ ان چند روپوں کے عوض اللہ تعالیٰ مجھے پہلے ہی اس دنیا کا سب سے انمول تحفہ احمدیت کی شکل میں عطا فرما چکا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں اب کسی بھی مالی نقصان اور خاندانی وراثت سے محرومی کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں کرتی۔

اسی طرح ایک اور انڈین خاتون الفا صاحبہ، جو کوریا ضلع سیتاپور سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے بیعت کی۔ ان کے گاؤں میں تمام لوگ غیر احمدی تھے۔ اس کے نتیجہ میں انہیں ہولناک مظالم کا سامنا کرنا پڑا حتّٰی کہ ان کے والدین نے بھی انہیں دھمکیاں دیں اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔ وہ ان سے طنزاً پوچھا کرتے تھے کہ اب تمہاری بیٹیوں سے شادی کون کرے گا؟ یہ تو بن بیاہی بیٹھی رہ جائیں گی۔

اس پر الفا صاحبہ بڑے تحمّل سے جواب دیتیں کہ انہوں نے احمدیت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر قبول کی ہے اور یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کی ضروریات کا خیال رکھے گا۔

> میں نے ایک خواب کی بنا پر احمدیت کی صداقت کو قبول کیا ہے، ہم دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں کیسے کہہ دوں کہ میں عیسائی ہوں؟ میں یہ نوکری تو چھوڑ سکتی ہوں پر احمدیت کسی حال میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔

وہ کہتیں کہ ان کی بیٹیوں کی شادیاں احمدی مسلمانوں سے ہی ہوں گی، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو حقیقی صبر اور ثبات قدم کا اجر ملا۔ اس رپورٹ کے مرتب ہونے تک ان کی دو بیٹیوں کی شادیاں احمدی معلمین سے ہو چکی ہیں جبکہ تیسری بیٹی کی بات ایک نیک، شریف احمدی کے ساتھ چل رہی ہے۔

سپین میں ایک احمدی خاتون، وفا صاحبہ کو احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ان کے شوہر نے انہیں طلاق دے دی پر ان کے ایمان میں لغزش نہ آئی۔ انہوں نے اس آزمائش کو بہت صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔ الحمدللہ بعد میں ان کی شادی ایک عرب احمدی سے ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نیکیوں اور جماعت کے لئے مالی قربانی میں مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔

اسی طرح فلسطین میں ایک خاتون ہیں جنہیں احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت شدید ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ انہیں اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے عدالت بھی لے جایا گیا۔ ان کے شوہر انہیں طلاق دے چکے ہیں لیکن احمدیت پر ان کے ایمان میں کبھی ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا اور وہ مثالی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین کی خاطر ہر قربانی دینے کے عہد کو نبھا رہی ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی غیرت مند اور مخلص خواتین بھی عطا فرمائی ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔ مثلاً 2011ء میں پاکستان کے شہر لیہ سے تعلق رکھنے والی ایک احمدی خاتون جن کا نام مریم خاتون تھا غیر احمدیوں کے ایک حملہ کے نتیجہ میں شہید ہوگئیں۔ دشمنانِ احمدیت نے تین معصوم بچوں کی اس ماں کے گھر میں داخل ہو کر ان پر فائرنگ کر دی اور وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی شہید ہوگئیں۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 26 سال تھی۔

یہ صرف چند واقعات ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والی احمدی مسلم خواتین اپنے دین کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دے رہی ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے خوابوں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کیا اور احمدیت میں شامل ہوگئیں۔ یہ خواتین بعد میں مثالی احمدی عورتیں ثابت ہوئیں جنہوں نے نیکی، تقویٰ اور دین کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کے جذبہ میں ترقی کی۔ مثال کے طور پر افریقہ کے ایک ملک گنی بساؤ کے ایک گاؤں میں ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک خواب میں دیکھا کہ مقامی احمدی معلم نے انہیں ایک کتاب دی اور کہا کہ ان کی نجات اس کتاب میں ہے۔

اس کتاب کو کھولنے پر انہیں ایک تصویر نظر آئی۔ انہوں نے معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ تصویر حضرت خلیفۃ المسیح کی ہے۔ صبح بیدار ہونے کے بعد وہ اسی معلم کے پاس گئیں اور انہیں خواب سنائی۔ اس پر معلم صاحب نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کی صداقت کا واضح نشان دکھایا ہے۔ اس خاتون نے جواب دیا کہ انہیں اچھی طرح علم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک واضح اشارہ ہے۔ اس لئے وہ بیعت کے لئے اور ہر اس قربانی کے لئے تیار ہیں جس کا جماعت ان سے مطالبہ کرے گی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد سے وہ مالی قربانی میں ترقی کر رہی ہیں اور بہت بہادری سے باہر تبلیغ کے لئے جاتی ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنی مثال دے کر بتاتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف ان کی رہنمائی کی۔

اسی طرح بنگلہ دیش سے ایک احمدی پالاش صاحب ہیں

جن کی اہلیہ ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔ وہ اپنی اہلیہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب سکول کی انتظامیہ کو اُن کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ بہت سیخ پا ہوئے اور انہیں کہا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں یا پھر کم ازکم لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیں کہ وہ عیسائی ہیں چاہے دل سے احمدی ہی رہیں۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ میں نے ایک خواب کی بنا پر احمدیت کی صداقت کو قبول کیا ہے، ہم دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں کیسے کہہ دوں کہ میں عیسائی ہوں؟ میں یہ نوکری تو چھوڑ سکتی ہوں پر احمدیت کسی حال میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔

جب تک یہ غیر معمولی قربانی کی روح جماعت میں موجود ہے، یقین رکھیں کہ کوئی بھی کبھی بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، انشاء اللہ۔ ہمارے دشمن جماعت کو تباہ کرنے کے لئے چاہے جتنے مرضی منصوبے اور اسکیمیں بنالیں وہ کبھی اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے، انشاء اللہ۔

یہ صرف لجنہ کی ممبرات ہی نہیں ہیں جو دین کی خاطر قربانیاں پیش کر رہی ہیں بلکہ اس میدان میں کم عمر ناصرات بھی دوسروں کے لئے مثالی نمونے قائم کر رہی ہیں۔ مثلاً بنگلہ دیش میں ایک گاؤں ہے جہاں چند احمدی آباد ہیں اور انہیں بے انتہا مخالفت کا سامنا ہے۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا ہے اور وہ معاشرتی دباؤ میں زندگی گزار رہے ہیں۔ چوتھی کلاس میں پڑھنے والی اس گاؤں کی ایک دس سالہ احمدی بچی بھی ان کے مظالم سے نہ بچ سکی۔ سکول میں اس کے استادوں نے کہا کہ تمہارا باپ عیسائی ہو چکا ہے اور وہ دوزخ میں جائے گا۔

انہوں نے اس چھوٹی بچی کے سامنے اس کے والد کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔ انہوں نے اس بچی کو لالچ دیا کہ اگر وہ اپنے والد سے الگ ہو جائے تو اسے ایک خوبصورت گھر، بہترین تعلیم اور خوراک دیں گے۔ یہ چھوٹی بچی جو اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہی کہنے لگی کہ میرے ابا جان دوزخ میں نہیں جا سکتے کیونکہ وہ باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں اور وہ عیسائی بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ عیسائی نمازیں نہیں پڑھتے۔

اس نے کہا کہ نہ میں اپنی جماعت کو چھوڑوں گی نہ اپنے والد کو چاہے تم مجھے کتنا ہی لالچ دو۔ اپنے والد کی مثال دیکھنے کے بعد احمدیت پر میرا ایمان مزید پختہ ہو گیا ہے۔

یہ واقعہ لڑکی کے والد نے خود سنایا اور جب وہ یہ واقعہ سنا رہے تھے تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اپنی بیٹی کے نیک نمونہ کو یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔

مَیں نے آپ کے سامنے موجودہ دور میں پیش آنے والے چند واقعات بیان کئے ہیں تاکہ آپ کو بتا سکوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ظاہر کر رہا ہے اور کیسے دنیا بھر میں احمدی عورتوں اور بچیوں میں پُرخلوص قربانی کی روح پیدا کر رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ بہت سی احمدی خواتین نے ہولناک مظالم اور مشکلات کو برداشت کیا اور کچھ نے تو اپنے ایمان کے لئے اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ غیرت مند خواتین مشکل حالات سے خوفزدہ نہیں ہوئیں اور پیچھے نہیں ہٹیں، بلکہ ان مظالم اور ناانصافیوں کے نتیجہ میں ان کا احمدیت پر ایمان مزید پختہ ہوتا چلا گیا اور انہوں نے پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیاں اسلام کی حقیقی خدمتگار بن کر بسر کرنے کا تہیہ کیا۔

جب تک یہ غیر معمولی قربانی کی روح جماعت میں موجود ہے، یقین رکھیں کہ کوئی بھی کبھی بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، انشاء اللہ۔ ہمارے دشمن جماعت کو تباہ کرنے کے لئے چاہے جتنے مرضی منصوبے اور اسکیمیں بنالیں وہ کبھی اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے، انشاء اللہ۔ یقیناً دشمنانِ احمدیت ہمارے لئے خطرناک حالات پیدا کرتے رہیں گے لیکن انہیں اپنے شرمناک منصوبوں میں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو گی کیونکہ جو ایمان احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں میں ہے وہ اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہمیشہ ہر حال میں پھلتی پھولتی رہے گی۔

البتہ میں یہاں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں احمدی مسلمان ساری دنیا میں جماعت کی خدمت اور اس کی خاطر قربانی کی توفیق پا رہے ہیں وہاں ہر ایک احمدی مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائے، کسی بھی احمدی مسلمان کے معیار میں کمی نہ آئے، ہمیشہ اپنے ایمان کو بڑھانے کی کوشش کریں اور ان مبارک راستوں پر چلیں جن پر چلنے کا خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ہمیشہ ان مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر فعل اور فرمان اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہی کی کامل پیروی میں ہے۔ اس لئے میری یہ شدید خواہش اور دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تمام احمدی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ رہنے اور ہر ایک معاملہ میں ان کی تعلیمات اور ہدایات کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

ان سنہری راہوں پر چلیں جو براہ راست اللہ کی طرف لے جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں جنہوں نے ہمیں سکھایا کہ ہم کس طرح اپنے خالق کا پیار پا سکتے ہیں۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”مومن وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ”اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔“

نیز فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 28 ایڈیشن 1985ء)

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ہمیشہ صادقوں کی جماعت کا حصہ رہیں اور ایمان میں کبھی کمزوری نہ دکھائیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ایمانی طور پر مضبوط رہیں۔ ہم نے اس ہستی کی بیعت کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا ہے۔ ہم نے اس وجود کو مانا ہے جو مکمل طور پر آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آیا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے غیر تشریعی نبی، امام مہدی اور مسیح موعود کا مقام عطا فرمایا ہے۔ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کی تنزلی پر دلی کرب محسوس کرتے ہوئے بے چین ہو کر صادقین کی ایک پاک جماعت کی بنیاد رکھی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر فعل اور فرمان اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہی کی کامل پیروی میں ہے۔ اس لئے میری یہ شدید خواہش اور دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تمام احمدی مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ رہنے اور ہر ایک معاملہ میں ان کی تعلیمات اور ہدایات کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اللہ کرے کہ ہر احمدی مسلمان ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد قائم ہوئی۔ ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ آپ کو اپنے ایمان پر ثباتِ قدم نصیب ہو۔

یقین رکھیں کہ اگر آپ احمدیت سے وابستہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا بلکہ وہ آپ کو حقیقی مومن کا مقام عطا فرمائے گا اور آپ کو صادقوں میں شمار کر لے گا۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی کا ایمان ہمیشہ بڑھتا رہے اور ہر احمدی اپنے اس دعویٰ میں سچا ثابت ہو کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔

نیز آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے بچوں کی اخلاقی اور روحانی ماحول میں اچھی تربیت کریں تا کہ ان کا احمدیت کی سچائی پر ایمان پختہ ہو۔ ان میں اسلام کی حقیقی اقدار پیدا کریں تا کہ وہ ایسے مثالی شہری بن سکیں جو اپنے دین وملّت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والی ایسی غیرت مند خواتین اور مخلص مائیں عطا فرماتا رہے گا جو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں گی کہ وہ نیکی کے علمبردار اور احمدیت کے خادم بنیں تب تک ہماری جماعت کو نقصان پہنچانے کا ہر منصوبہ ناکام ونامراد رہے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جماعت ہمیشہ ترقی کرے گی اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ کیسے ہر روز اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ پورا فرما رہا ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت ہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت پھل پھول رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے اور ہمیشہ کرتی رہے گی، انشاء اللہ۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ کون سے خوش قسمت لوگ ہیں جو آخری دم تک اس مبارک جماعت کا حصہ رہیں گے۔ یقیناً وہ تمام احمدی جو اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدہ کو پورا ہوتا دیکھیں گے اور جو صدق نہیں دکھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی مبارک جماعت سے علیحدہ کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے سے خبردار فرما چکے ہیں۔

جہاں احمدی مسلمان ساری دنیا میں جماعت کی خدمت اور اس کی خاطر قربانی کی توفیق پا رہے ہیں وہاں ہر ایک احمدی مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائے، کسی بھی احمدی مسلمان کے معیار میں کمی نہ آئے، ہمیشہ اپنے ایمان کو بڑھانے کی کوشش کریں اور ان مبارک راستوں پر چلیں جن پر چلنے کا خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ہمیشہ ان مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔

میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نئے آنے والے احمدی کو توفیق دے کہ وہ جماعت کا مخلص ممبر بنا رہے تا کہ سچے مومنوں میں اس کا شمار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان میں کمزوری اور سستی سے بچائے اور اُسے اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آخر میں مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو بھی ہر لحاظ سے اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(ترجمہ: لئیق احمد بلال، اظہار احمد راجہ)

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

بینن (مغربی افریقہ)

بینن میں مزید 4 مساجد کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو سال 2018ء میں بھی متعدد مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کی محررہ 4 رپورٹس کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

... ...

☆... ریجن باسیلا کا گاؤں ایبوماکرو (Igbomakro): اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا نفوذ سال 2015ء میں ہوا جب گاؤں کے کچھ افراد نے بیعت کی۔ مخالفین افراد جماعت کو یہ کہتے کہ اگر تم لوگوں کو مسجد کی ضرورت ہے تو ہم فوری طور پر مسجد بنوادیں گے مگر تم احمدیت چھوڑ دو۔ لیکن احمدی ثابت قدم رہے اور کہتے رہے کہ خواہ کتنا ہی عرصہ لگے یہاں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی مسجد بنائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 رنومبر 2018ء کو اس گاؤں میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح ہوا جس میں مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب اور علاقہ کی انتظامیہ نے بھی شرکت کی جن میں افسر پولیس اور محکمہ جنگلات کے ڈائریکٹر، گاؤں کے چیف اور کیتھولک چرچ کے پادری شامل ہیں۔ سب نے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے پیغامِ امن کو سراہا اور مسجد کے افتتاح پر مبارک باد دی۔ پروگرام کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے اسلام میں امن کی تعلیم اور مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆... ریجن باسیلا کا گاؤں کاگرے (Kagore): اس گاؤں میں بھی احمدیوں کو مخالفت کا سامنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ثابت قدم رہے اور 5 رنومبر 2018ء کو احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ مکرم امیر صاحب بینن کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں غیر از جماعت دوست اور علاقہ کی انتظامیہ بھی شامل ہوئی۔ محکمہ پولیس اور گاؤں کے چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی۔ امیر صاحب کے ساتھ وفد میں مکرم امین بلوچ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عمار احمد صاحب فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے شامل تھے۔ مکرم امین بلوچ صاحب نے مالی قربانی کے موضوع پر اور مکرم عمار احمد صاحب نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے خلافت کی اہمیت اور مساجد کو آباد رکھنے پر تلقین کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔ پروگرام کی حاضری 130 رہی۔ الحمد للہ۔

☆... ریجن باسیلا کا گاؤں جگبالو (Jagbalou): اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 2006ء میں ہوا۔ جماعت احمدیہ بانتے (Bante) کے ایک احمدی دوست کی وساطت سے احمدیت کا پیغام اس گاؤں میں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 6 رنومبر 2018ء کو احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب کا انعقاد مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ احمدیوں کے علاوہ علاقہ کی انتظامیہ بھی شامل ہوئی۔ گاؤں کی جامع مسجد کے امام صاحب اور گاؤں کے چیف صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ دونوں نے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی اور جماعت احمدیہ کے قیام امن کی کوششوں کو سراہا۔ مرکز سے مکرم امین بلوچ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عمار احمد صاحب فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے نے بھی اس موقع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے مسجد کو آباد رکھنے، اس کی اہمیت اور آداب کے حوالہ سے تقریر کی اور آخر پر دعا کروائی۔ ظہرانہ کا بھی انتظام تھا۔ اس پروگرام کی حاضری 110 رہی۔ الحمد للہ۔

☆... ریجن باسیلا کا گاؤں گوچا (Goutcha): یہ گاؤں بانتے (Bante) سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کا بادشاہ بھی احمدی ہے۔ اس مسجد کا افتتاح بھی 6 رنومبر 2018ء کو ہوا۔ امیر صاحب بینن مع وفد اس کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔ گاؤں کے بادشاہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'ہم جماعت احمدیہ کے بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمیں مسجد تعمیر کر کے دی۔ یہاں اس علاقہ میں پہلے کوئی مسجد موجود نہیں تھی۔ یہ محض جماعت احمدیہ کی ہی برکت ہے'۔ انہوں نے مزید کہا: 'ہمارے دل حقیقی اسلام سے روشناس ہو چکے ہیں۔' گاؤں کے چیف نے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے خوبصورت مسجد تعمیر کرنے پر مبارکباد دی۔ مرکزی وفد میں شامل دونوں مربیان نے اور امیر صاحب نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ حاضری 302 رہی۔

اللہ تعالیٰ تمام مساجد کو مخلصین سے بھر دے اور جماعت احمدیہ بینن کو روز افزوں ترقیات سے نوازے۔

بینن کے ایک گاؤں Igbomakro میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

بینن کے ایک گاؤں Kagore میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

بینن کے ایک گاؤں Jagbalou میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

بینن کے ایک گاؤں Goutcha میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

....

ہندوستان

ہندوستان کے صوبہ ہریانہ کے شہر کروکشیتر میں پیس سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

مؤرخہ 29 رستمبر 2018ء کو جماعت احمدیہ کی جانب سے صوبہ ہریانہ کے شہر کروکشیتر میں پیس سمپوزیم بعنوان ''ملک سے وفاداری'' بمقام ہوٹل سیفر ان منعقد کیا گیا جس کا علاقہ کے لوگوں پر غیر معمولی اثر پڑا۔ الحمد للہ۔

مکرم نائب ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جماعتی نمائندہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے پیس سمپوزیم کے انعقاد کا مقصد بیان کیا اور مہمانان کرام کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں موضوع سے متعلق مہمانان کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریر کرنے والوں میں قابل ذکر جناب ہریش کمار صاحب آئی جی جیل خانہ جات ہریانہ، جناب آر کے دیسوال چیئرمین شعبہ فلسفہ کروکشیتر

...باقی صفحہ 15 پر...

پیس سمپوزیم جماعت احمدیہ کروکشیتر ہریانہ، اسٹیج کا منظر

پیس سمپوزیم جماعت احمدیہ کروکشیتر ہریانہ 2018

بقیہ: جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مڈغاسکر از صفحہ 16

کی صدارت میں اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ معلم عبد الرحمٰن صاحب نے تلاوت کرنے کی سعادت پائی اور اس کا Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ترجمہ مکرم Veri Jerson (ویری جیرسوں) صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" میں سے منتخب اشعار مکرم رانا فاروق ساجد صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھے اور ان اشعار کا Malagasy (مالاگاسی) ترجمہ مکرم معلم Anselme (آنسیلم) صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد سابق منسٹر نیشنل پولیس مکرم Arsene (آرسین) صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔ آپ کے تأثرات کا French (فرنچ) زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ میونسپل کمیٹی کے صدر صاحب نے بھی اپنے تأثرات میں جماعت کے کاموں کو سراہا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے کالج کی پرنسپل، Madame Tsiry (مادام تسیری) صاحبہ نے کالج کی کارگزاری رپورٹ بابت سال 2017ء۔2018ء پیش کی۔

بعد ازاں مکرم مجیب احمد صاحب صدر جماعت و مشنری انچارج مڈغاسکر نے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کی کارگزاری رپورٹ بابت سال 2017ء۔2018ء French (فرنچ) زبان میں پیش کی جس کا Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ترجمہ بھی پڑھا گیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب ماریشس نے French (فرنچ) زبان میں اختتامی تقریر کی جس کا Malagasy (مالاگاسی) زبان میں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کیا گیا۔ امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حوالہ سے ذکر کیا کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ ماں ہو، بیوی ہو، بیٹی ہو۔ نیز احادیث نبویہ ﷺ سے اپنی گزارشات کو مزین کیا اور کہا کہ یہ حقوق کوئی اور مذہب عورتوں کو نہیں دیتا۔ آخر پر امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اور یوں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

سابق منسٹر نیشنل پولیس مکرم Arsene (آرسین) صاحب اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے۔

اختتامی اجلاس کے بعد مقامی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے مختلف نمائندوں نے مکرم امیر صاحب ماریشس کا انٹرویو لیا جس میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے مقصد اور اسلام میں حقوق نسواں کے متعلق سوالات کئے گئے۔

حاضرین جلسہ اختتامی دعا کے دوران

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ مڈغاسکر 2018ء میں کل حاضری 601 رہی۔ نیز کل 36 حکومتی افسران اور دیگر مہمانان نے شمولیت اختیار کی۔ جلسہ کی تشہیر 2 ٹی وی چینلز، 2 ریڈیو چینلز اور 7 اخبارات نے کی۔ اس طرح قریباً 7 ملین افراد تک یہ پیغام پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو باثمر کرے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: تعارف کتاب "سوشل میڈیا" ....از صفحہ 21

آٹھویں باب میں میڈیا کے ذریعہ جھوٹ اور فریب کے اظہار کے چند پہلوؤں کا بیان ہے جن میں جعلی facebook اکاؤنٹس کے خوفناک نقصانات بھی شامل ہیں۔ نیز خبردار کیا گیا ہے کہ سائبر اٹیک (Cyber attack) کے نتیجہ میں معاشرتی اور اقتصادی نظام درہم برہم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح ذاتی طور پر اگر اپنا موبائل فون عاریۃً کسی کو استعمال کرنے کے لئے دیا جائے تو وہاں بھی دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اس باب کے آخر میں خلفائے کرام کی تصاویر کے نامناسب استعمال اور اسلامی معاشرہ میں رائج ہونے والی بدعات سے اجتناب کی نصیحت کی گئی ہے۔

کتاب کے دسویں اور آخری باب میں "سوشل میڈیا" کی افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آغاز میں MTA کی برکات کا بیان ہے کیونکہ MTA ہی احمدیوں کو خلافت سے جوڑنے اور غیروں میں دعوت الی اللہ کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس باب میں مزید بتایا گیا ہے کہ احمدیت کی مخالفت (جس کا بھرپور اظہار سوشل میڈیا کے ذریعہ آجکل جاری ہے) جماعت احمدیہ کی ترقی میں کبھی روک نہیں بن سکتی۔ اسی طرح ماہوار انگریزی رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" اور احمدیہ ویب سائٹ "الاسلام ڈاٹ آرگ" (www.alislam.org) بھی اشاعتِ اسلام کے نہایت مفید ذرائع ہیں جبکہ خطبہ جمعہ ایک ایسا روحانی مائدہ ہے جس سے ضرور استفادہ کیا جانا چاہئے۔ نیز الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ معاندین احمدیت آج بھی مختلف فتنوں کو ہوا دینے کی نت نئی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن اس ضمن میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اُن وعدوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو ماضی میں پورے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

الغرض کتاب میں اُن ذمہ داریوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو سوشل میڈیا سے استفادہ کرتے ہوئے ایک احمدی کو ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ چونکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو کُل عالم میں پھیلانے کے لئے موجودہ دَور کی ایجادات اور ذرائع ابلاغ کے جدید طریق بہت معاون اور سُودمند ثابت ہو رہے ہیں اسی لئے اس بابرکت کتاب کا اختتام ذیلی عنوان "وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا" کے تحت سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ تفصیلی ارشاد پر کیا گیا ہے جس کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ "تیز رفتار وسائل اس طرف توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ ہم اس تیز رفتاری کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اُس کے دین کے لئے استعمال کریں۔"

سیّدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مرتّب کی جانے والی اس کتاب میں خلافتِ خامسہ کے آغاز سے لے کر 2017ء تک کے خطباتِ جمعہ، خطابات، پیغامات اور سوال و جواب کی نشستوں میں ارشاد فرمودہ پُرحکمت اور زرّیں نصائح کو یکجا کرکے پیش کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ارشادات نورِ بصیرت کے حامل ایسے پاکیزہ وجود کے مشاہدات کا نچوڑ ہیں جس کی زبان میں خدائے قدّوس نے غیرمعمولی برکت عطا فرمائی ہے۔

پس آج سوشل میڈیا کے سیلاب میں بے دست و پا بہتی چلی جانے والی نوجوان نسل کے لئے یہ نصائح صرف "تنکے کا سہارا" نہیں ہیں بلکہ ایسا مضبوط سفینہ فراہم کرتی ہیں جس پر بیٹھ کر وہ اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی طاقتوں کو بھی جلا بخش سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی طباعت کے لئے تیار ہے جبکہ چند دیگر زبانوں (مثلاً عربی، جرمن، فرانسیسی، انڈونیشین اور بنگلہ وغیرہ) میں تراجم کی کارروائی مختلف مراحل میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم نئے دَور کی ایجادات سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنی علمی، تربیتی اور دعوت الی اللہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نیز خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر اور اسلام احمدیت کے قابل فخر سپوت بن کر خدمت کے میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 22

خاندان کے ساتھ اُن کے ایک دوست بھی ایک بار ٹھہرے اور انہوں نے بتایا کہ اُن کی اہلیہ نے آپ کی تبلیغ اور حسن سلوک کو دیکھ کر احمدیت قبول کی تھی۔ اسی طرح جب میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لیکچرار تھا تو ایک روز شدید بارش ہوئی کہ پانی میں سائیکل چلانا مشکل ہوگیا۔ سارا سٹاف بارش رُکنے کا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ میرا گھر باقی سٹاف کے گھروں کی نسبت نزدیک ہے چنانچہ جب ایک صحتمند مددگار کارکن نے حامی بھری تو میں نے چٹ پر لکھ کر پیغام بھجوایا کہ پندرہ لوگ ناشتہ کے بعد یہاں پھنس گئے ہیں اگر کچھ بنا ہوا ہے تو بھجوا دیں۔ آپ کو رقعہ ملا تو فوراً کام والی کو ساتھ ملا کر روٹیاں بنانا شروع کر دیں اور پکے ہوئے کوفتوں کے ساتھ ہمیں بھجوا دیں۔ میرے ساتھیوں کو یہ پُرلطف دعوت ہمیشہ یاد رہی۔

آپ کو اپنے بچوں سے بہت محبت تھی۔ آپ نے نہ صرف اپنے بچوں بلکہ اُن کے بچوں بلکہ اگلی نسل کے لئے بھی سویٹر اپنے ہاتھ سے بُن کر انہیں تحفۃً دیئے جن کی کُل تعداد 56 بنتی ہے۔ آپ نے نہایت سادہ اور قانع زندگی گزاری۔

...❀...❀...❀...

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics
Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

تعارف کتاب

''سوشل میڈیا''

(Social Media)

(فرخ سلطان محمود)

سرورق : سوشل میڈیا (اردو)

مصنفہ : انتخاب از ارشادات حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پبلشر : لجنہ سیکشن مرکزیہ لندن

شائع شدہ : لندن

ایڈیشن : اوّل

تاریخ طباعت : اگست 2018ء

تعداد : 18000

تعداد رنگین تصاویر : 5

تعداد صفحات : 128

قیمت : £1- ایک پاؤنڈ سٹرلنگ (برطانیہ میں)

انگریزی زبان کے بعض الفاظ اور اصطلاحات اردو اور دیگر زبانوں میں کچھ اس طرح سے مستعمل ہیں کہ ان کا ترجمہ کرنے سے معانی میں تبدیلی کا خدشہ سر اٹھانے لگتا ہے۔ کچھ ایسا ہی ''سوشل میڈیا'' کی اصطلاح کے ساتھ بھی ہے۔ صدیوں سے پرنٹ میڈیا نے انسان کو علم کی منازل کو بسرعت طے کرتے چلے جانے کے قابل بنایا اور اُس علم کے نتیجہ میں حسن اخلاق اور معاشرتی آداب بھی پروان چڑھے۔ دورِ حاضر میں سوشل میڈیا کا منفی استعمال اُنہی اخلاق و آداب کو معدوم کرنے کے درپے نظر آتا ہے۔ وجہ ہم جانتے ہیں کہ پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام الناس کے اذہان عموماً ایسے علماء کے زیر اثر چلے جاتے تھے جن کی سوچ علومِ حقیقی سے کشید کردہ معلومات کے نتیجہ میں افادۂ عام کا ذریعہ قرار دی جاتی تھی۔ جبکہ اس کے برعکس ''سوشل میڈیا'' کا پودا عموماً ایسے دماغوں سے پھوٹتا ہے جو افراط و تفریط کے شکار مختلف النوع گروہوں کے منفی اثرات کو معاشرے میں سمونے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بسااوقات معروف عمدہ اخلاق، خوبصورت آدابِ زندگی اور صلائے عام میں قرار دی جانے والی حسین معاشرتی تہذیب کی دھجیاں بھی بکھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

گزشتہ صدی تک انسان باہمی تعلقات پیدا کرنے اور نبھانے میں فخر محسوس کرتا تھا، لیکن اب بے جان آلات کے ذریعے اَن دیکھے وجودوں سے یوں روابط اُستوار کررہا ہے کہ ''سوشل میڈیا'' کے بداثرات کے نتیجہ میں صرف نئی نسل ہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والی انسانی تہذیب بھی اپنی بقا کی جنگ لڑنے میں مصروف نظر آتی ہے۔ الغرض دورِ حاضر کا المیہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی افراط کے نتیجہ میں انسان اپنے جسمانی رشتوں سے مسلسل دُور ہوتا چلا جارہا ہے اور جدید ٹیکنالوجی کے سیلاب میں بہتے ہوئے اپنے ہم جلیسوں کی صحبت سے لطف اندوز ہونے کی بجائے ایسے آلاتِ مواصلات سے اپنے تعلقات پروان چڑھا رہا ہے جن کی وجہ سے آج سوشل میڈیا کی اصطلاح (term) زبان زدِ عام ہوئی ہے۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے غیر ذمہ دارانہ استعمال کے نتیجہ میں ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے حقوق و فرائض سے غافل ہوتے چلے جارہے ہیں۔

اگرچہ ''سوشل میڈیا'' فوری روابط، حقائق کے اظہار اور علمی آگہی کے علاوہ بھی بے شمار فوائد ہم تک پہنچا رہا ہے جن سے ہم شب و روز فیضیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ تلخ حقیقت بھی عیاں ہے کہ اس کے منفی استعمال کے نتیجہ میں ذاتی اور معاشرتی سطح پر ایسی اخلاقی کمزوریاں جڑ پکڑ رہی ہیں جن کے زیر اثر انسانی شعور عقل کے تابع رہ کر فیصلے کرنے کی بجائے جذبات کی رَو میں بہتے ہوئے اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ پس ''سوشل میڈیا'' نہ صرف معاشرتی قدروں کو پامال کرکے ذاتِ آدم کو تنہا کرنے میں مصروف ہے بلکہ انسان کی عملی صلاحیتوں کو تنزّل کا شکار کردینے کی اہلیت رکھنے والا یہ میڈیا آج کے مہذّب معاشروں میں بے حسی اور ڈپریشن پھیلانے کا ایک بڑا ذریعہ سمجھا جارہا ہے جس پر آج کئی دانشور اور صاحبانِ عقل و خرد نوحہ کناں ہیں۔ پس یہ کیسے ممکن تھا کہ قیامت تک کے لئے زندہ رہنے والے مذہب اسلام میں اس حوالہ سے مکمل رہنمائی موجود نہ ہوتی۔ چنانچہ حال ہی میں شائع ہونے والی ایک مختصر کتاب ''سوشل میڈیا'' اس امر کی غمّاز ہے کہ ہر دَور کے مسائل کا نہایت احسن حل اسلامی تعلیم میں موجود ہے۔

سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منتخب ارشادات پر مبنی اس کتاب کا تعارف کیا ہے!؟

= دراصل یہ کتاب امام الزّمان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت علیٰ منہاج نبوۃ کے منصب پر فائز اُس روحانی وجود کی دلی تڑپ کی آئینہ دار ہے جس کے کاندھوں پر خدا تعالیٰ نے آج غلامانِ احمدیت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی ذمہ داری ڈالی ہے۔

= یہ کتاب، بلاشبہ، خلقِ خدا کی محبت میں مخمور ایک ولی اللہ کی ایسی صدائے ناصحانہ ہے جو ستائش کی تمنّا سے بالاتر ہوکر محض اس لئے بلند کی گئی ہے کہ احمدی مسلمانوں کا معاشرہ ہر پہلو سے امن اور سلامتی سے لبریز نظر آئے۔

= مختصر مگر نہایت پُر اثر نصائح سے لبریز یہ کتاب، خداداد بصیرت کے حامل اُس بابرکت وجود کے مشاہدات کا بیان ہے جو احمدی بچیوں اور خواتین کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً محض لِلّٰہ رہنمائی کرنا چاہتا ہے تا کہ ہم نہ صرف اپنے خالق کا قرب حاصل کرسکیں بلکہ آئندہ نسلوں کی پرورش بھی اس طور کرسکیں کہ وہ اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کرنے کے قابل ہوں۔

اس کتاب کی افادیت چند فقرات پر مشتمل اُس پیش لفظ سے بھی ظاہر ہے جو کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہی رقم فرمودہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

''سوشل میڈیا کے ذریعہ اچھائیوں کے ساتھ ساتھ بہت سی برائیاں بھی دنیا میں پھیل رہی ہیں اس لئے ہماری لجنہ اور ناصرات کو اسے محتاط طریقے سے استعمال کرنا چاہئے۔ اور اس سلسلہ میں مختلف مواقع پر میں نے جو ہدایات دی ہیں انہیں لجنہ مرکزیہ اس کتاب میں یکجا کرکے شائع کررہی ہے۔ آپ سب کو چاہئے کہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

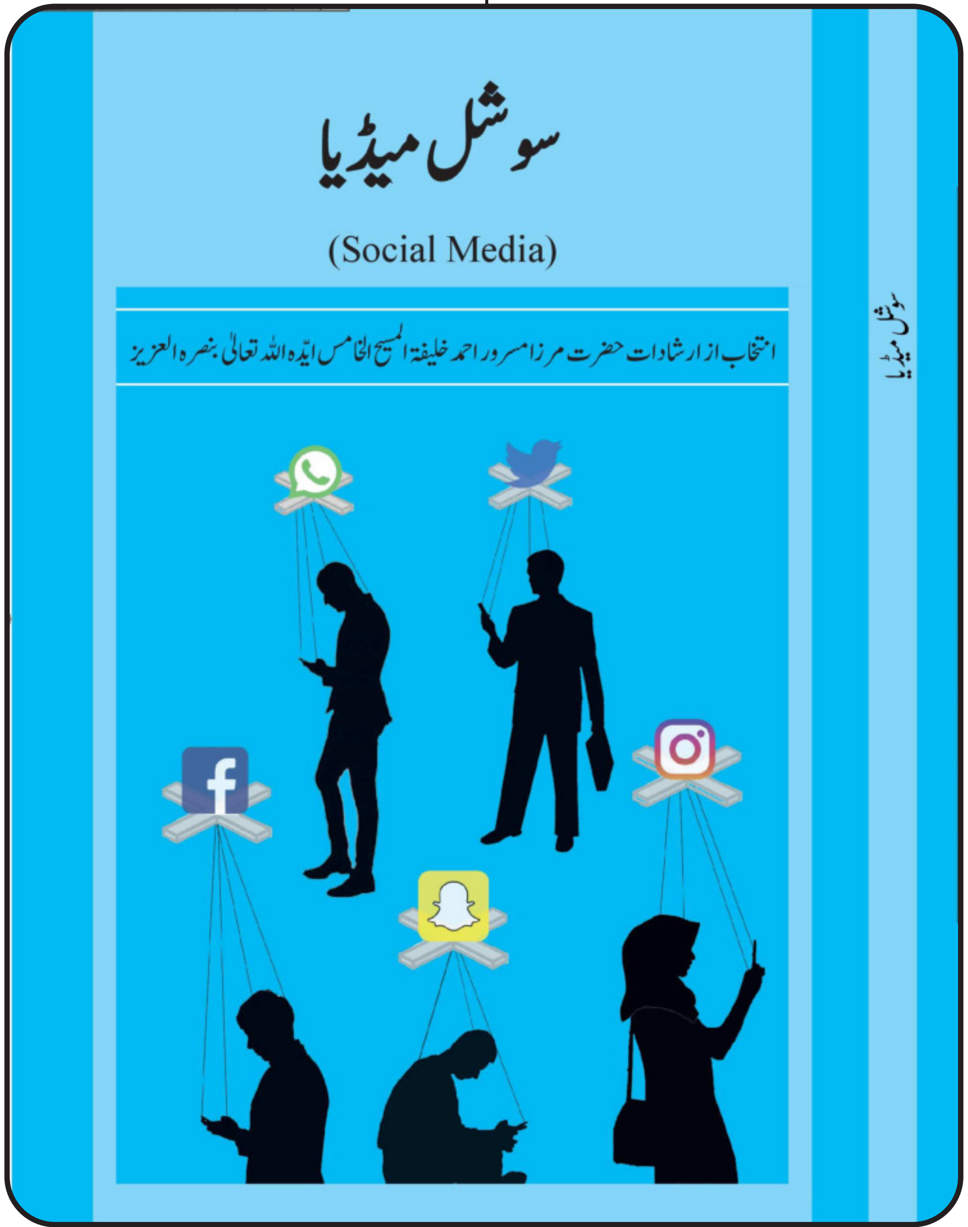

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

یہ نہایت مفید کتاب A5 سائز کے صرف سوا سو صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلا باب تخلیق انسانی کے حقیقی مقصد (یعنی اپنے خالق کے ساتھ رشتۂ عبودیت) سے معنون ہے۔ نیز سوشل میڈیا کے منفی استعمال کے نتیجہ میں عبادات میں غفلت سے متنبہ کرتا ہے۔ دوسرے باب میں مومن کو لغویات سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ نیز حیا کا معیار بلند کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے زینت کے نام پر بے حیائی کے فروغ اور معاشرتی برائیوں کے بین الاقوامی سطح پر پھیلاؤ سے متنبہ کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں بچوں کی تربیت کے حوالہ سے والدین کا کردار بیان کیا گیا ہے اور اُنہیں اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچانے اور بچپن سے ہی اچھی تربیت کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اسی طرح کم عمر بچوں میں موبائل فون کے غیر ضروری استعمال کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات واضح کرکے یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ اپنے گھروں میں ٹیلی وژن کے غیر اخلاقی پروگرام بلاک کردئے جائیں۔ چوتھا باب سوشل میڈیا کے حوالہ سے دَورِ حاضر میں ماؤں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ پانچواں باب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدی بچیوں کو براہ راست کی جانے والی نصائح پر مشتمل ہے۔ ان میں سوشل میڈیا پر چَیٹنگ اور تصاویر کے تبادلہ کے ذریعہ بے پردگی کے رجحان کو بیان کرنے کے بعد اسلامی پردہ کا یہ فائدہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظاہری اور چھپی ہوئی فحشاء سے روکتا ہے۔ اسی طرح facebook کے استعمال میں احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھنے کی نصیحت کی گئی ہے اور یہ اصولی ہدایت بھی دی گئی ہے کہ لڑکیوں کے تبلیغی روابط صرف لڑکیوں سے ہونے چاہئیں۔

اسی باب میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے منفی استعمال کے نتیجہ میں غیروں کے ساتھ رشتے اُستوار کرنے کی صورت میں آئندہ نسلوں کے افسوسناک انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

کتاب کا چھٹا باب نوجوان نسل کی رہنمائی سے معنون ہے۔ اس باب میں نوجوان نسل کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور غضِّ بصر کو نفس کا جہاد قرار دیا گیا ہے۔ نیز خبردار کیا گیا ہے کہ ہماری عادات ہی ہماری اصلاح کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس باب کا اختتام برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنے کے لئے کی جانے والی چند جامع دعاؤں سے کیا گیا ہے۔ کتاب کا ساتواں باب واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے لئے مخصوص ہے کہ وہ کیسے اسپیشل بن سکتے ہیں؟ اس میں بتایا گیا ہے کہ اعلیٰ معیاروں کو قائم کرکے اور غیر اخلاقی باتوں سے اجتناب کرکے ہی واقفینِ نَو اسپیشل بن سکتے ہیں۔ حضور انور نے اُن کو خاص طور پر یہ نصیحت بھی فرمائی ہے کہ وہ میڈیا کے شعبہ میں تعلیم حاصل کریں اور باقاعدگی سے خطباتِ جمعہ بھی سنا کریں۔ کتاب کے ...باقی صفحہ 20 پر...

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ کے اگست و ستمبر، اکتوبر اور نومبر و دسمبر 2012ء کے شماروں میں تین اقساط میں مکرم عبدالہادی ناصر صاحب (سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے اپنی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد دین صاحب جمیل کا ذکرخیر کیا ہے جو 20؍جنوری 2011ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پاگئی تھیں۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے والد مکرم احمد دین صاحب قادیان میں تجارت کرتے تھے اور جلسہ سالانہ پر غلّہ بھی سپلائی کیا کرتے تھے۔ آپ ابھی کمسن تھیں کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ پرورش اور تربیت کی ذمہ داری آپ کی والدہ مکرمہ صوباں بیگم صاحبہ نے نبھائی جو بہت صابرہ و شاکرہ تھیں اور یہی خوبیاں اُن سے اُن کی بیٹی میں بھی ودیعت ہوئیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ میرے والد احمد دین جمیل صاحب کی تربیت اُن کے دادا حضرت میاں امام الدین صاحبؓ نے کی تھی۔ حضرت میاں صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفرِ جہلم کے دوران جہلم جاکر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ وہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے اور لوگ کثیر تعداد میں اُن کے پاس دعا کروانے آیا کرتے تھے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کی منگنی کسی جگہ پہلے سے طے ہوچکی تھی اور یہ بھی طے پایا تھا کہ اُس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں نکاح کا اعلان ہوجائے گا۔ لیکن جب دونوں گھرانے قادیان میں باہم ملے تو کسی بات پر اتفاق نہ ہوسکا اور وہ رشتہ ختم ہوگیا۔ اس پر میرے دادا نے واپس جانے سے پہلے قادیان میں ہی میرے والد کا رشتہ طے کرنے کی خواہش کا اظہار کسی سے کیا۔ چنانچہ جب یہ لوگ پہلی بار میری والدہ کے ہاں گئے تو میرے والد کو لمبا عرصہ پہلے کی دیکھی ہوئی اپنی ایک خواب یاد آگئی جس میں اس گھر کا نقشہ دکھایا گیا تھا حتّٰی کہ گھر میں کنواں بھی اُسی طرح موجود تھا۔ چنانچہ شرح صدر کے ساتھ یہاں رشتہ طے ہوگیا۔

میری والدہ جب بیاہ کر اپنے سسرال آئیں تو حضرت میاں امام الدین صاحبؓ کو بہت خوشی ہوئی۔ وہ آپ سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اور دُرّثمین کی نظمیں سنتے اور دعائیں دیتے۔ میری والدہ نے نہ صرف اُن کی دعاؤں کو لفظ بہ لفظ پورے ہوتے دیکھا بلکہ خود بھی خداتعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کیا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجدگزار خاتون تھیں۔ سچے خواب دیکھتیں اور اکثر آمدہ حالات سے قبل از وقت آگاہ کردیتیں۔ چنانچہ آپ کو آپ کے خاوند کی وفات اور اُس کے بعد آنے والے مشکل حالات کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح تیار کیا کہ سورۃالبقرۃ کی اُن آیات کو آپ کی زبان پر بشدّت جاری کردیا جن میں نقصانات کے ذریعے آزمائے جانے اور مصائب میں صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ نے بھی اُسی وقت اپنے بچوں کو اکٹھا کرکے یہ آیات سنائیں اور ان کی تشریح کرکے آنے والے حالات کے لئے تیار کیا۔ جلد ہی خاوند کی علالت اور پھر وفات کے بعد آپ کو زندگی کا جب بہت بڑا امتحان درپیش ہوا تو اپنوں نے بھی کنارہ کرلیا لیکن آپ نے بچوں کی دنیاوی تعلیم و دینی تربیت نیز اُن کو ایک اچھا احمدی بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کھانے پکاتے ہوئے اور رات کو بستر میں بچوں کے قریب بیٹھ کر سویٹر وغیرہ بنتے ہوئے کسی نہ کسی بچے کو پڑھائی میں مدد دیتیں یا پھر سب بچوں کو نصیحت آموز کہانیاں سناتیں۔ سلیقہ شعاری کے ساتھ کپڑوں وغیرہ کی صفائی کا ایسا خیال رکھتیں کہ محلّہ والے آپ کے گھریلو حالات کا کبھی اندازہ نہ لگا سکے۔

آپ کی بیوگی کا عرصہ 52 سال پر محیط تھا۔ جب بچے بڑے ہوگئے، اچھی تعلیم حاصل کرکے سب کی شادیاں ہوگئیں تو ایک روز پھر آپ اداس نظر آئیں۔ بہو کے پوچھنے پر بتایا کہ آج بھی میری زبان پر وہی آیات جاری ہوئی ہیں جو میرے خاوند کی وفات سے پہلے جاری ہوئی تھیں۔ بہو نے تسلّی تو دی لیکن چند دن گزرے تھے کہ آپ کے ایک داماد داغ مفارقت دے گئے اور اپنے آخری پیغام میں اپنے چھ کمسن بچوں کی پرورش کی ذمہ داری آپ کے سپرد کردی۔ چنانچہ آپ ایک بار پھر کمرِ ہمّت کس کر اپنے دو نواسوں اور چار نواسیوں کی تعلیم و تربیت میں لگ گئیں۔ سب کو پڑھایا، پھر شادیاں کیں۔ اور جس روز سب سے چھوٹے نواسے کی شادی تھی، اُسی دن آپ بھی اس جہان سے رخصت ہوگئیں گویا مشن کا آخری مرحلہ طے ہونے کا ہی انتظار کررہی تھیں۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ غریب رشتہ داروں پر بہت شفقت کی نظر رکھتی تھیں۔ بہت سی بچیوں کو گھر میں رکھ کر دنیاوی تعلیم دلائی، دینی تربیت کی اور متعدّد کی شادیوں کا انتظام بھی خود کیا۔ آپ اپنے محلّہ کی 26 سال تک صدر لجنہ رہیں۔ محلّہ کے نادار خاندانوں کا خاص خیال رکھتیں۔ جب 1979ء میں پہلی بار امریکہ گئیں تو اپنے بیٹے کو 23 لوگوں کی فہرست دے کر کہا کہ ہر ماہ اتنی اتنی رقم لفافوں میں ڈال کر ان لوگوں کو رازداری سے پہنچادیا کرو۔

پریشان حال لوگوں کی مدد آپ کی فطرت کا حصّہ تھی۔ قیامِ پاکستان سے قبل آپ پونا (ہندوستان) میں بھی مقیم رہیں۔ وہاں بالائی منزل پر مشہور شاعر عبدالحمید عدم اپنی عراقی بیوی کے ساتھ رہتے تھے جس کا نام ملکیہ تھا۔ ایک روز ملکیہ آپ کے پاس اردو میں لکھا ہوا ایک خط لائی اور پوچھا کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ آپ نے پڑھ کر بتایا کہ عدمؔ کی پہلی بیوی کے بیٹے نے اپنے اس خط میں لکھا ہے کہ ہمارے گھر میں بھی فاقے ہیں اور ہم بھوکے ہی سکول جاتے ہیں۔ یہ سُن کر ملکیہ رونے لگی اور کہنے لگی کہ شاید ان حالات کی ذمہ دار وہی ہے۔ پھر آپ کے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ عدمؔ بہت اچھی ملازمت کرتے ہیں لیکن مَیں ہوٹل سے کھانا منگوانے کے لئے کچھ پیسے اپنے پاس رکھ کر باقی رقم عدمؔ کو ہی دے دیتی ہوں تاکہ وہ باقی ضروریات پوری کرسکیں لیکن دراصل وہ شراب اور سگریٹ کے اتنے رسیا ہیں کہ اسی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ آپ نے ملکیہ کو بتایا کہ اگر وہ ہوٹل کی بجائے گھر میں کھانا بنانا سیکھ لے تو اخراجات نصف سے بھی کم ہوجائیں گے اور اگر وہ سگریٹ پینا بھی ترک کردے تو یہ ساری بچت وہ اُس بچے کو بھجوا سکتی ہے جس کے خط نے اُسے رُلادیا ہے۔ اُس کی آمادگی دیکھ کر آپ نے اُسے کھانا پکانا سکھایا۔ اُس نے سگریٹ بھی چھوڑ دئے اور آپ کے بیٹے (مضمون نگار) کے ذریعہ ہر ماہ کچھ نہ کچھ رقم عدمؔ کی پہلی بیوی کے نام منی آرڈر کرنی شروع کردی۔ پھر جب بھی اُن بچوں کے خط آتے اور وہ اپنے بہتر ہوتے ہوئے حالات لکھتے تو ملکیہ کو نہ صرف حوصلہ ملتا بلکہ حقیقی خوشی بھی اُس کے چہرے سے پھوٹنے لگتی۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ کا ایک مشغلہ بچوں کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانا بھی تھا اور یہ سلسلہ نصف صدی تک جاری رہا۔ آپ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے چھ سات دَور کیا کرتیں۔ بہت سا قرآن کریم زبانی یاد تھا۔ رمضان میں لجنہ میں درس بھی دیتیں۔

آپ کا نہ صرف مطالعہ بہت وسیع تھا بلکہ یادداشت بھی حیرت انگیز تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا ایسا مطالعہ تھا کہ کئی روح پرور اقتباسات زبانی یاد تھے۔ حوالہ نکالنے میں مہارت رکھتی تھیں۔ کئی شعراء کا کلام بھی ترنّم سے سناتیں جو آپ کو زبانی یاد تھا۔ خداتعالیٰ سے محبت میں کئی اشعار یاد تھے جنہیں بڑے جذب اور وارفتگی کے عالَم میں پڑھا کرتیں۔ مستجاب الدعوات تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہشات کو اکثر پورا فرمادیتا۔ چنانچہ میرا بیٹا پیدا ہوا تو مَیں نے ان کی گود میں رکھتے ہوئے کہا کہ اس کا نام رکھ دیں۔ کہنے لگیں ڈاکٹر منور احمد۔ مَیں نے حیرت کا اظہار کیا تو کہا کہ مَیں نے اس کا نام خواب میں ڈاکٹر منور ہی رکھا تھا۔ چنانچہ وہ بچہ بڑا ہوکے ڈاکٹر بن گیا۔ آپ بتایا کرتی تھیں کہ خداتعالیٰ کے فضل کا ایسا ہی سلوک میرے پڑدادا کے ساتھ بھی تھا۔ انہوں نے میرے والد صاحب کو یہ دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کو عالم فاضل بنادے۔ یہ دعا نہایت شان سے اس طرح قبول ہوئی کہ ہم دو بھائیوں نے مولوی فاضل اور مولوی عالم کی ڈگریاں حاصل کیں۔ پھر عربی اور اسلامیات میں ماسٹرز کرنے کے بعد M.O.L. کی ڈگریاں بھی لیں۔ تیسرے بھائی نے ریاضی میں ماسٹرز کرنے کے بعد امریکہ سے Ph.D. کی۔ چوتھے بھائی نے اکنامکس میں ماسٹرز کرکے امریکہ سے M.B.A. کیا۔ پانچویں بھائی نے امریکہ سے کمپیوٹر سائنس میں MS کرکے M.B.A. کیا۔ ایک بہن نے B.A. تک پڑھا جبکہ دوسری بہن نے سپیشل ایجوکیشن ٹریننگ حاصل کی اور ایک سکول میں ہیڈمسٹریس بھی رہیں۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ کو آنحضور ﷺ سے بہت محبت تھی۔ اکثر سیرت النبی ﷺ کے واقعات سناتے ہوئے چشم پُرآب ہوجاتیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے لئے بھی بہت غیرت تھی۔ اگر کوئی حضرت اقدس علیہ السلام کی عزّت پر حملہ کرتا تو اُس پر واضح کردیتیں کہ اگر اُس نے توبہ نہ کی تو خدا اُسے ذلیل و خوار کردے گا۔ ایسے کئی واقعات اُن کی زندگی میں ہوئے۔ مثلاً ایک دفعہ آپ کسی کرنل کے ہاں گئی ہوئی تھیں۔ وہاں ایک میجر کی بیوی بھی آگئی جس نے یہ معلوم ہونے پر کہ آپ احمدی ہیں، حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی۔ آپ نے اُسے تنبیہ کی کہ حضورؑ کا الہام ہے کہ ’’جو بھی تیری اہانت کرے گا اُس کو مَیں ذلیل و خوار کردوں گا‘‘۔ اُس نے بڑی تعلّی سے جواب دیا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، جو تمہارے مرزا نے کرنا ہے کرلے۔ بعد میں کرنل کی بیوی نے آپ کو بتایا کہ اُس واقعہ کے چند دن بعد ہی میجر کسی الزام میں پکڑا گیا، کورٹ مارشل ہوکر سزا پائی اور اُس سے کوٹھی خالی کرالی گئی۔ پھر بولی کہ کاش وہ اُس وقت توبہ کرلیتی جب آپ نے اُسے کہا تھا۔

آپ کو اکثر حضور علیہ السلام کی زیارت بھی ہوجاتی۔ ایک بار آپ نے اپنے ایک پوتے کی قرآن کریم پڑھتے ہوئے غلطیاں کرنے پر سرزنش کی۔ پھر خیال آیا کہ شاید زیادہ ہی سختی کردی ہے۔ اُسی روز خواب میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا جنہوں نے فرمایا کہ تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے، قرآن کریم کو ہرگز غلط نہیں پڑھنا چاہئے۔

آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ جلسہ سالانہ پر اکثر مہمان آپ کے گھر میں ہی ٹھہرنا پسند کرتے خواہ صحن میں لگے ہوئے خیموں میں جگہ ملے۔ ہمارے چچا کے …باقی صفحہ 20 پر…

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست و ستمبر 2012ء میں محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک خوبصورت نعت شامل اشاعت ہے۔ اس نعتیہ کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خدا کے پیار کی حسین داستان تیرے لئے
تیرے لئے ہے یہ زمین آسمان تیرے لئے
میری بساط کیا کہ آج ایک نعت کہہ سکوں!
تمہارے حسن و خلق کی مَیں ایک بات کہہ سکوں
بنایا اس جہان کو خدا نے تیرے واسطے
زمین و آسمان کو خدا نے تیرے واسطے
اگر مَیں عقل و خرد سے نہ کوئی کام لے سکوں
نہ تیرا کلمہ پڑھ سکوں نہ تیرا نام لے سکوں
زمانہ مجھ سے چھین لے اگر یہ حق تو کیا کروں؟
اگر کہے کہ جھوٹ ہے یہ میرا سچ تو کیا کروں؟
تو زندہ رہنا ہے محال زندگی فضول ہے!
اسے مَیں زندگی کہوں تو پھر یہ میری بھول ہے!
مَیں جانتی ہوں بس یہی کہ تُو مرا رسولؐ ہے
ترے لئے مَیں مرسکوں، قبول ہے، قبول ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

February 08, 2019 – February 14, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday February 08, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat: Verses 76-119 of Surah Al-Mu'minoon and verses 1-21 of Surah An-Noor.
00:40 Dars-e-Malfoozat: selected extracts from the writings and speeches of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as).
00:50 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 2.
01:20 National Waqfeen-e-Nau Ijtema: Recorded on February 28, 2016.
02:20 Masjid Mubarak Rabwah
02:45 Spanish Service
03:20 Pushto Muzakarah
04:00 Quran Class Surah Ambiyaa, verses 88 - 113 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class no. 171, recorded on December 30, 1996.
05:05 Annual Waqfe Nau Ijtema
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 2.
06:55 Beacon Of Truth: Rec. February 11, 2018.
08:30 Islam Ahmadiyya In America
08:55 Peace Symposium: Recorded on March 19, 2016.
10:05 In His Own Words
10:45 Roti Plant
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail
11:45 Refresher Course Jamia Ahmadiyya
12:05 Tilawat [R]
12:30 Live From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Rec. January 31, 2019.
15:35 Four Days Without A Shepherd
16:25 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
17:35 Refresher Course Jamia Ahmadiyya [R]
18:00 Live Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:40 Australian Service
23:30 Islam Ahmadiyya In America [R]

Saturday February 09, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:45 Refresher Course Jamia Ahmadiyya
01:05 Yassarnal Qur'an
01:20 Peace Symposium 2016
02:30 In His Own Words
03:05 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon: Friday sermon delivered on February 8, 2019.
05:10 The Life Of Khalifatul-Masih I (ra)
05:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 11.
07:10 Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:30 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
10:10 In His Own Words
10:45 Khilafat Turning Fear Into Peace
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat
12:25 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:30 Aaina: Programme no. 1.
14:05 Shotter Shondhane: Rec. November 30, 2018.
15:15 Aaina
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 Live Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:30 Huzoor's (aba) Address at Atfal Ijtema: Recorded on September 16, 2011.
21:30 International Jama'at News
22:30 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
23:40 The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)

Sunday February 10, 2019

00:00 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel: Lesson no. 11.
01:30 Huzoor's (aba) Address At Atfal Ijtema 2011
02:25 In His Own Words
03:05 Islami Mahino ka Ta'aruf
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
05:10 Aaina
05:45 Khilafat Turning Fear into Peace
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 3.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on February 9, 2019.
08:35 Roots To Branches
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on April 23, 2017 in Baitus Sabuh, Frankfurt, Germany.
10:05 In His Own Words
10:40 Aao Urdu Seekhain
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. February 1, 2019.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
16:20 In His Own Words [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Al-Furqaan, verses 22-77.
18:30 Story Time
19:00 LIVE Beacon Of Truth
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
21:05 In His Own Words [R]
22:25 Friday Sermon [R]
23:35 Roots To Branches [R]

Monday February 11, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Qur'an
01:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017
02:30 In His Own Words
03:10 Al-Wasiyyat.
04:15 Friday Sermon
05:20 Noor-e-Deen
05:35 Roots To Branches
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 11.
06:50 Rencontre Avec Les Francophones: A studio sitting of French speaking friends with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Recorded on February 23, 1998.
07:55 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:15 Dharm Darpan
08:50 Huzoor's (aba) Reception In Denmark: Recorded on May 9, 2016.
10:00 In His Own Words
10:35 Swahili Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on August 31, 2018.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Al-Tarteel
12:50 Friday Sermon: Recorded on March 1, 2013.
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Huzoor's (aba) Reception In Denmark 2016 [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:35 International Jama'at News
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Ash-Shu'araa' verses 1-111.
18:30 Somali Service: Programme no. 1.
19:05 Dharm Darpan
19:40 Ashab-e-Ahmad (as)
20:05 Huzoor's (aba) Reception In Denmark 2016
21:15 In His Own Words [R]
22:25 Rencontre Avec Les Francophones
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
23:50 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)

Tuesday February 12, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:15 Huzoor's (aba) Reception In Denmark 2016
02:25 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Ashab-e-Ahmad (as)
05:25 Dharm Darpan
06:00 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 137-148.
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 4.
06:50 Liqa Maal Arab
07:50 Story Time
08:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on April 23, 2017 in Baitus Sabuh, Frankfurt, Germany.
09:55 In His Own Words
10:25 Kasre Saleeb: Christianity and its beliefs.
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
14:00 Shotter Shondhane: Rec. February 2, 2019.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
16:10 In His Own Words [R]
16:45 Face 2 Face: Recorded on December 23, 2018.
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:05 World News
18:25 Tilawat
18:40 Rah-e-Huda: Recorded on February 9, 2019.
20:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
21:25 In His Own Words [R]
22:00 The Prophecy Of Khilafat
22:25 Liqa Maal Arab: A regular sitting of Arabic speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on June 4, 1996.
23:30 Kasre Saleeb
23:30 Development Of Mosques

Wednesday February 13, 2019

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017
02:20 In His Own Words
02:50 Face 2 Face: Recorded on December 23, 2018.
03:55 Liqa Maal Arab
05:00 Servants Of Allah
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 11.
07:00 Question and Answer Session: Recorded on November 5, 1995.
08:00 An Introduction To Ahmadiyyat
09:00 Lajna Imaillah Germany 2011: Rec. September 17, 2011.
10:20 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
10:55 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. February 3, 2019.
15:15 Lajna Imaillah Germany 2011 [R]
16:25 Shaam-e-Ghazal: Programme no. 1.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:40 Aidez Votre Frère
19:25 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Lajna Imaillah Germany 2011 [R]
21:10 Rishta Nata Ke Masayil
21:25 Shaam-e-Ghazal [R]
22:30 Question and Answer Session [R]
23:20 Aadab-e-Zindagi

Thursday February 14, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00 Al-Tarteel
01:30 Lajna Imaillah Germany 2011
02:45 Masjid-e-Aqsa Qadian
03:00 An Introduction To Ahmadiyyat
04:00 Question and Answer Session
04:45 Shaam-e-Ghazal
05:50 Rishta Nata Ke Masayil
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Yassarnal Qur'an
07:00 Quran Class: Surah Al Hajj, verses 15 - 34 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on January 6, 1997.
08:05 Islamic Jurisprudence
08:40 Introduction To Waqf-e-Jadid
09:00 Huzoor's (aba) Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
09:55 In His Own Words
10:30 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
11:00 Japanese Service
11:35 Kasauti
12:05 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2019.
14:00 Islamic Jurisprudence [R]
14:35 Introduction To Waqf-e-Jadid
14:55 In His Own Words [R]
15:30 Persian Service
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham [R]
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 World News [R]
18:20 Kasauti
19:00 Open Forum
19:30 Aadab-e-Zindagi
20:05 Friday Sermon: Recorded on February 1, 2019.
21:10 In His Own Words [R]
21:50 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham [R]
22:20 Quran Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 08 February 2019 | Issue No. 06

احمدی مسلمان خواتین کا جذبہ ایمانی

☆...آپ میں قربانی کی روح تب پیدا ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کے نتیجہ میں آپ میں روحانیت جنم لے گی اور اس کے لئے آپ کو انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسی کے سامنے جھکنا ہوگا۔

☆...ہر احمدی مسلمان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا اس کا سفر خدا تعالیٰ کی طرف ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہا ہے؟

☆...بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاندان کی وجہ سے احمدیت سے دور چلی جاتیں اس کے بالکل برعکس ہوا اور ان کا خاندان بھی بالآخر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمدللہ

☆...اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی غیرت مند اور مخلص خواتین بھی عطا فرمائی ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔

احمدیت کی خاطر بے مثال قربانی پیش کرنے والی خواتین کے ایمان افروز واقعات پر مبنی

لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

فرمودہ 30 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کنگزلے، کنٹری مارکیٹ (Kingsley، Country Market) یوکے

(اس خطاب کا اردو ترجمہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ یوکے کو ایک مرتبہ پھر اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کو مل بیٹھنے کا موقع میسر آئے تاکہ لجنہ اماء اللہ میں باہم اتفاق اور اتحاد کا جذبہ پروان چڑھے، یہاں ایسے مختلف پروگرامز کروائے جائیں جو آپ سب کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ مقابلوں میں حصہ لینے والیوں کے دینی علم میں اضافہ کا بھی موجب ہوں۔

اس کے علاوہ اجتماع پر مختلف نوعیت کے پروگرامز مثلاً کھیلوں وغیرہ کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ ہر عمر کی لجنہ ممبرات اپنی دلچسپی کے مطابق اجتماع میں شامل ہوں اور کسی نہ کسی طرح اجتماع کے روحانی ماحول سے مستفید ہوں۔

اسی طرح ناصرات کے لئے بھی مختلف نمائشیں، مقابلے اور پروگرامز رکھے جاتے ہیں تاکہ ہماری کم عمر بچیاں بھی اجتماع کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیکی اور اخلاقیات کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اپنا دینی علم بڑھا سکیں۔ ایسے پروگرام چھوٹی عمر سے ہی جماعت سے محبت اور وابستگی کی روح پیدا کرنے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

اس طرح لجنہ کا یہ اجتماع ہماری احمدی خواتین اور لڑکیوں کی تربیت کا ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ مجھے امید ہے اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ یہ اجتماع سب کے لئے مفید ثابت ہو۔

بہرحال آج میں آپ کو جس چیز کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے اپنے مذہب اور عقیدہ پر ثابت قدم رہنا اور اس کی راہ میں ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا۔ یقیناً کسی بھی سچی مذہبی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ماننے والے ہمیشہ اپنے دین اور قوم وملّت کو ہر چیز پر ترجیح دیں اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ جب تک ہم مسلسل اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرنے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں گے محض زبانی اقرار کی کوئی اہمیت نہیں۔

ہم احمدی مسلمانوں کے لئے تو اپنی زندگیاں دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا اور بھی زیادہ ضروری ہے، ہمیں اپنے دینی تقاضوں کا ہمیشہ خیال رہنا چاہیے کیونکہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اُس وجود کو مانا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جو حضرت محمد ﷺ کے غلامِ صادق ہیں اور جن کی بعثت کا مقصد اسلام کی اصل تعلیمات کی تجدید ہے۔

یقیناً ہم نے اس شخص کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان مقاصد کے لئے مبعوث فرمایا: پہلا یہ کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کے قریب لا کر ان کے درمیان ایک روحانی تعلق قائم کرنا اور دوسرا مقصد جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے یہ تھا کہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے اور انسانی اقدار کو قائم رکھنے کی تلقین کی جائے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو اسلام کی سچی تعلیمات کے بے مثال نور سے منور فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایسے لوگوں کی جماعت تیار کی جن کا واحد مقصد اِن شاندار تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔

ہم چونکہ آپؑ پر ایمان لائے ہیں اس لئے ہمیں اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ اب یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی زندگیاں اسلامی طریق کے مطابق بسر کریں اور ہمیشہ اس بات کے لئے تیار رہیں کہ ہم دین کی خاطر ہر اس قربانی کے لئے تیار رہیں گے جس کا ہم سے تقاضا کیا جائے گا۔ یہ بات کہہ دینا بہت آسان ہے کہ ہم دین کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں، لیکن حقیقت میں جب تک کوئی دین کو اپنے تمام دنیاوی کاموں پر ترجیح نہیں دیتا، دین کو دنیا پر مقدّم نہیں کرتا تب تک وہ حقیقی قربانی کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔

لجنہ کے عہد میں احمدی خواتین اس بات کا اقرار کرتی ہیں کہ وہ اپنے دین، ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی اور ناصرات یہ عہد کرتی ہیں کہ وہ اپنے دین، ملک اور قوم کی خدمت کریں گی۔ پس آپ سب کو ان الفاظ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور اپنی زندگیوں میں ہر سطح پر ان پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر ان پر قائم رہنا چاہیے۔

ان خواتین اور بچیوں کی طرح بنیں جو اپنے اخلاص اور اپنی قوم اور مذہب کے لئے ہمہ وقت اپنا سب کچھ قربان کرنے کے جذبہ سے دنیا کو منور کرتی ہیں۔ ایسی پاکیزہ اور بے مثال قربانی کے معیار تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ہر لحاظ سے عمل کرنے والی ہوں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا:

''کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بناوے۔''

فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے پاک کرسکتا ہے؟ اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

''جب خدا تعالیٰ کے دروازہ پر تذلّل اور عجز سے اس کی رُوح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اس قابل ہو سکے گا کہ آنحضرت ﷺ کے دین کو سمجھ سکے۔ اس کے بغیر جو کچھ وہ دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے۔ وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبائی تقلید سے سُن سُنا کر بجا لاتا ہے۔ کوئی حقیقت اور رُوحانیت اس کے اندر نہیں ہوتی۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 28 ایڈیشن 1985ء)

آپ میں قربانی کی روح تب پیدا ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کے نتیجہ میں آپ میں روحانیت جنم لے گی اور اس کے لئے آپ کو انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اسی کے سامنے جھکنا ہوگا۔

اپنے ایمان کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کا جذبہ صرف اسی صورت میں پیدا ہوسکتا ہے اگر آپ اپنے اخلاق میں بہتری پیدا کرنے اور نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کی مسلسل کوشش کر رہی ہوں۔ ایک بندہ کا شمار تب ہی ایسے لوگوں میں ہو سکتا ہے جو حقیقتاً اپنے دین کو تمام دنیاوی امور پر مقدم رکھتے ہیں۔ اس بات کی روشنی میں ہر احمدی مسلمان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا اس کا سفر خدا تعالیٰ کی طرف ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہا ہے؟

بلاشبہ محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بے شمار مخلص خواتین عطا فرمائی ہیں اور عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جنہوں نے مشکلات اور مصائب کے باوجود اپنے ایمان کے تقاضوں کو سمجھا اور ان پر عمل کر کے دکھایا۔ ایسی خواتین نے نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری میں بہت ترقی کی ہے۔ اور انہیں اپنے ایمان کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دے کر اسلام کے آغاز میں ایمان لانے والی ان عظیم الشان خواتین کے سنہرے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملی ہے جنہوں نے اپنے ایمان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ چونکہ لوگوں کے

...باقی صفحہ 17 پر...